Food and Agriculture
Organization of the
United Nations

ضمیمہ ۴

ماحولیاتی اور سماجی تنظیم کا لائحہ عمل

سندھ طاس میں ماحولیاتی تبدیلی سے ہم آہنگ زراعت اور پانی کے انتظام و انصرام کا منصوبہ

پاکستان

ادارہ خوراک وزراعت اقوام متحدہ

پیش لفظ

طاس سندھ میں ''ماحولیاتی تبدیلی سے ہم آہنگ زراعت اور پانی کے انتظام وانصرام کا یہ منصوبہ'' حکومت پاکستان کی تکنیکی اور مالی معاونت کے لیے گرین کلائمیٹ فنڈ (جی سی ایف) کی ماونت سے شروع کیا جارہاہے۔ماحولیاتی اور سماجی تبدیلی کے اس لائحہ عمل (ای ایس ایم ایف) کا اطلاق اس منصوبہ کی تمام سرگرمیوں پر ہوگا۔

قومی بااختیار ادارہ کی مشاورت سے اس منصوبے کا مرکزی انتظامی دفتر (پی ایم یو) ایف اے کے دفتر بمقام اسلام آباد میں قائم کیا گیا ہے جو منصوبہ کی تمام سرگرمیوں کے لیے ملتان اور حیدرآباد میں قائم صوبائی سطح پر عملدرآمد کے دفاتر (پی پی آئی یو) سے مستقل رابطہ میں رہے گا۔اس پی ایم یو میں زرعی وماحولیاتی تحفظ کاری کی سرگرمیوں کی قیادت کے لئے لیڈ سیف گارڈ سپیشلسٹ کی تعیناتی عمل میں لائی گئی ہے متعلقہ صوبائی سطح پر عمل درآمد کے دفاتر (پی پی آئی یوز) اور ضلعی عملدرآمد کے دفاتر (ڈی آئی یوز) اس منصوبہ کی روزمرہ بنیادوں پر تمام تر سرگرمیاں منعقد کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ان تمام سرگرمیوں پر عملدرآمد کا کام ای ایس ایم ایف کے تحت انجام دیا جائے گا اس کے ساتھ ساتھ صنفی امور کا منصوبہ (جینڈر ایکشن پلان) اور تحفظ کاری سے متعلق دیگر دستاویزات کو بھی مد نظر رکھا جائے گا۔علاوہ ازیں جی سی ایف سے نظر ثانی کے لئے منصوبہ کی دستاویز کی ترتیب بھی متعلقہ صوبائی سطح پر عمل درآمد کے دفاتر (پی پی آئی یوز) اور ضلعی عملدرآمد کے دفاتر (ڈی آئی یوز) کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔

ماحولیاتی اور سماجی تبدیلی کے لائحہ عمل (ای ایس ایم ایف) کی یہ ایک ایسی دستاویز ہے جس میں بدلتے ہوئے حالات وواقعات اور سرگرمیوں کی بنیاد پر مزید تبدیلیاں لائی جاسکتی ہیں۔اس مقصد کے لئے گرین کلائمیٹ فنڈ (جی سی ایف) سے مشاورت اور رہنمائی ضروری ہوگی۔

جدول کی فہرست:

۱۔ منصوبہ کی لاگت اور سرمایہ کاری (امریکی ڈالر ملین)
۲۔ ضلعی رقبہ اور آبادی
۳۔ پاکستان میں بارانی فہرست کے مطابق خشک علاقوں کی حد
۴۔ پاکستان میں اوسط درجہ حرارت کے رجحانات (۱۹۵۱تا۲۰۰۰)
۵۔ منصوبہ میں شامل پنجاب کے اضلاع کا زمینی احاطہ / خطہ (مربع کلومیٹر)
۶۔ منصوبہ میں شامل سندھ کے اضلع کا زمینی احاطہ / خطہ (مربع کلومیٹر)
۷۔ پنجاب کی اے ای زیڈ خصوصیات۔
۸۔ قومی جنگلات کی درجہ بندی اور تعریف
۹۔ کل آبادی (پنجاب، سندھ)
۱۰۔ پنجاب اور سندھ میں منصوبہ میں شامل اضلاع کی آبادی
۱۱۔ پنجاب اور سندھ میں سکول سے باہر بچوں کی تعداد
۱۲۔ پنجاب میں ضلع وار خواندگی کی شرح
۱۳۔ سندھ میں ضلع وار خواندگی کی شرح
۱۴۔ پاکستان میں سماجی تحفظ کے منصوبوں کی اہم خصوصیات
۱۵۔ پاکستان میں سماجی تحفظ کاری پر ہونے والے معاہدے اور مجالس
۱۶۔ منصوبہ کے لیے تحفظ کاری کی پالیسیوں سے متعلق فہرست
۱۷۔ آئی ایف سی کی کارکردگی مہارت اور ایف اے او کی متعلقہ تحفظ کاری
۱۸۔ متوقع خدشات سے نمٹنے کے اقدامات

اشکال کی فہرست:

۱۔ منصوبہ کے علاقے کا نقشہ (خدشات کی شدت کے فہرست کے لحاظ سے)
۲۔ پنجاب کے منتخب اضلاع میں پہاڑوں کے جغرافیہ کا علم
۳۔ سندھ کے منتخب اضلاع میں پہاڑوں کے جغرافیہ کا علم
۴۔ سندھ میں ضلع کے لحاظ سے مٹی کی قسم/بنیادی مواد
۵۔ زمینی احاطہ/خطہ کی قسمیں
۶۔ پنجاب اور سندھ کے لیے ایف اے او کے تحت فصلوں سے متعلقہ زمینی احاطے/خطے
۷۔ بڑی فصلوں کا حصہ اور ان کا رقبہ (مربع کلومیٹر)
۸۔ ایف اے او/ایس یو پی اے آر سی او کے مطابق گندم کا خطہ
۹۔ ایف اے او/ایس یو پی اے آر سی او کے مطابق گندم کا خطہ
۱۰۔ ایف اے او/ایس یو پی اے آر سی او کے مطابق گنے کا خطہ
۱۱۔ ایف اے او/ایس یو پی اے آر سی او کے مطابق کپاس کا خطہ
۱۲۔ آبادی کے مطابق فی کس پانی کی مقدار کی دستیابی
۱۳۔ سندھ طاس میں زیر زمین پانی کا فضائی نقشہ
۱۴۔ مشترکہ تحقیقی مرکز کا گزشتہ ۱۰ سالہ دور کا سیلابی خطرہ کا نقشہ
۱۵۔ سندھ طاس میں آبپاشی کے نظام کی ترتیب کا عکس
۱۶۔ پاکستان میں آثاریاتی خطے
۱۷۔ پاکستان کے ماحولیاتی خطے
۱۸۔ صوبہ پنجاب کے زرعی ماحولیاتی خطوں کا نقشہ (ضلع کی نشاندہی کے ساتھ)
۱۹۔ پاکستان کے محفوظ علاقوں کا نقشہ (ضلع کی نشاندہی کے ساتھ)
۲۰۔ درجہ بندی کے حوالے سے صحت کی سہولیات کی اقسام
۲۱۔ منصوبہ کا مجموعی انتظام اور عملدرآمد

مخففات:

معانی	سرنامیہ
۱۔ زرعی ماحولیاتی اور پانی کی معلومات کا پورٹل	اے سی ڈبلیو اے
۲۔ زرعی دباؤ کی فہرست کا نظام	اے ایس آئی ایس
۳۔ کام کا سالانہ منصوبہ اور بجٹ	اے ڈبلیو پی بی
۴۔ کسانوں کے لیے آب وہوا اور کاروبار کے اسکول	سی بی ایف ایس
۵۔ منصوبہ کا مرکزی عملدرآمدی یونٹ	سی پی آئی یو
۶۔ بین الاقوامی ترقی کا ادارہ	ڈی ایف آئی ڈی
۷۔ محکمہ آبپاشی	ڈی او آئی
۸۔ عملدرآمد کا ادارہ	ای ای
۹۔ ماحولیاتی اور سماجی انتظام کا منصوبہ	ای ایس ایم پی
۱۰۔ ماحولیاتی اور سماجی تحفظ کار	ای ایس ایس
۱۱۔ زمین کی سطح سے تبخیر	ای ٹی
۱۲۔ اقوام متحدہ کے ادارہ برائے خوراک وزراعت کے قائم کردہ کسانوں کے دیہی سکول	ایف اے او، ایف ایف ایس
۱۳۔ بین الاقوامی تبدیلیوں کا تحقیقی مرکز	جی سی آئی ایس سی
۱۴۔ بین الاقوامی انتباہ کا نظام برائے انتہائی خطرناک کیڑے مار ادویات	جی آئی ای ڈبلیو ایس
۱۵۔ مولومات و مواصلات کی ٹیکنالوجی	آئی سی ٹی
۱۶۔ مزدوروں کی بین الاقوامی تنظیم	آئی ایل او
۱۷۔ مقامی لوگوں کے حقوق	آئی پی آر
۱۸۔ دریائے سندھ کے نظام کا بااختیار ادارہ	آئی آر ایس اے
۱۹۔ معلومات کی ٹیکنالوجی	آئی سٹی
۲۰۔ بین الاقوامی پانی کے انتظام کا ادارہ	آئی ڈبلیو ایم آئی
۲۱۔ معاہدوں کے خطوط	ایل او اے
۲۲۔ وزارت برائے ماحولیاتی تبدیلی	ایم او سی سی
۲۳۔ نامزد کردہ قومی بااختیار ادارہ	این ڈی اے
۲۴۔ غیر سرکاری تنظیم	این جی او
۲۵۔ کھیت میں پانی کا انتظام	او ایف ڈبلیو ایم
۲۶۔ پاکستان کا موسمیاتی اور زرعی معلومات کا نظام	پی سی اے آئی ایس
۲۷۔ پاکستان میں پانی کے ذرائع پر تحقیق کی کونسل	پی سی آر ڈبلیو آر

۲۸۔ منصوبہ پر عملدرآمد کی اکائی	پی آئی یو
۲۹۔ محکمہ موسمیات پاکستان	پی ایم ڈی
۳۰۔ زرعی و دیہی ترقی کے لیے منڈیوں کی بہتری	ایس ایم اے آر ٹی
۳۱۔ سندھ کے پانی کے سیکٹر کو بہتر بنانے کا منصوبہ	ایس ڈبلیو ایس آئی پی
۳۲۔ اقوام متحدہ کی تنظیم برائے خواتین	یو این وومن
۳۳۔ امریکی ڈالر	یو ایس ڈی
۳۴۔ خواتین کے لیے کھلے سکول	ڈبلیو او ایس

مرکزی خلاصہ

۱۔ پاکستان میں بدلتی ہوئی آب وہوا کے بدلتے ہوئے مناظر کی تفصیلات پر غور کیا جائے تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ اگر سندھ طاس میں زراعت اور پانی کا انتظام موجودہ ڈگر پر ہی جاری رہا تو درجہ حرارت میں خاطر خواہ اضافہ کے ساتھ ساتھ میں بارشوں کے نظام میں تبدیلیاں پاکستانی زراعت اور کسانوں کی معاشی زندگی پر بے حد خطرناک اثرات مرتب کریں گی اور یہ صورتحال ۲۰۵۰ تک بے حد خراب ہو سکتی ہے۔ یہ منصوبہ اس لئے ترتیب دیا گیا تھا کہ سندھ طاس میں زراعت اور پانی کے انتظام کے فی الوقت رائج طریقہ کار کو تبدیل کیا جا سکے اور ایسے طریقے اختیار کئے جائیں جن کے تحت کسان اور زرعی پیداوار سے منسلک لوگ اپنے روزمرہ کے کاموں کو بدلتی ہوئی آب وہوا کے لحاظ سے ڈھال کر اپنی معاشی زندگی محفوظ بنا سکیں۔ اس منصوبہ کا مقصد یہ ہے کہ سندھ طاس میں زرعی انتظام وانصرام کی ہیئت میں اس طرح تبدیلی لائی جائے جس سے انتہائی مخدوش و غیر محفوظ کسانوں کو زیادہ فعال اور برداشت کا حامل بنانے کے ساتھ ساتھ حکومتی مشینری کی استعداد مزید بہتر بنائی جائے تاکہ وہ متعلقہ کمیونٹی کو نئے طور طریقے اپنانے میں مددگار ہو سکے۔ اس بڑے مقصد کے حصول کے لئے یہ منصوبہ (جزو اول کے تحت) حکومت پاکستان کو جدید ترین ٹیکنالوجی فراہم کرے گا تاکہ اس کی مدد سے وہ تمام سائنسی معلومات حاصل ہو سکیں جن کے ذریعے زراعت اور پانی کے انتظام پر منطبق ہونے والے موسمی تغیرات کے اثرات واضح ہو سکیں۔ (جزو دوم کے زیر اہتمام) علم، مہارت اور ٹیکنالوجی کی فراہمی کے ذریعے یہ منصوبہ کسانوں کو آب و ہوا اور موسمیاتی تبدیلیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار کرے گا۔ (جز سوم) مزید یہ کہ اس منصوبہ کے کے ذریعے ملکی سطح پر ایک ایسا ماحول بنایا جائے گا کہ جس میں آب وہوا کی تبدیلیوں کا مقابلہ کرنے والے مختلف زرعی طور طریقوں کو اپنانے پر خصوصی توجہ ہو گی۔

اس منصوبے کا نفاذ ۴۹.۷ ملین کی لاگت سے چھ سال کے عرصے میں پنجاب اور سندھ کے آٹھ اضلاع میں کیا جائے گا۔ یہ منصوبہ پاکستان کے بااختیار ادارے یعنی وزارت برائے موسمیاتی تبدیلی کی زیر نگرانی عمل پذیر ہو گا جبکہ وفاقی، صوبائی اور مقامی حکومتوں اور اداروں سے منتخب ذمہ داران منصوبے کے عملے کے ساتھ ملکر سرگرمیوں کا نفاذ کریں گے۔ یہ لوگ سرکاری اور نجی شعبے کے افراد کے ساتھ تربیت اور زرعی پیداوار سے متعلقہ سرگرمیوں میں شرکت کریں گے۔ تقریباً ۱۳لاکھ لوگ اس منصوبے سے بلاواسطہ طور پر مستفید ہونگے۔ معاشی لحاظ سے اس منصوبے سے حاصل ہونے والے فائدے کی شرح ۱۵ء۶ فیصد جبکہ فی کس لاگت تقریباً ۳۸امریکی ڈالر ہو گی۔ پاکستان کے بااختیار قومی ادارے یعنی وزارت برائے موسمیاتی تبدیلی کی سفارش پر اس منصوبے کا انتظام وانصرام اور عملدرآمد کا کام ایف اے او انجام دے گا۔

۲۔ کیونکہ اس منصوبے کی تمام تر تفصیلات مثلاً منصوبہ کے خاص علاقے وغیرہ ابھی طے نہیں ہوئی اس لیے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ منصوبے کا لائحہ عمل ترتیب دیا جائے۔ یہ دستاویز دراصل اس پروجیکٹ کے لئے ماحولیاتی وسماجی تنظیم کا لائحہ عمل ہے جسے ایف اے او نے مرتب کیا ہے تاکہ آب وہوا کی تبدیلی کے باعث ہونے والے (۱) تمام ممکنہ اور عام ماحولیاتی وسماجی منفی اثرات کی شناخت کی جائے۔ (۲) تخفیف کے اقدامات تجویز کیے جائیں۔ (۳) ذیلی سرگرمیوں کے انتخاب کے لیے بنیادی جانچ پڑتال کی کسوٹی مہیا کی جائے۔ (۴) ہر ایک ذیلی سرگرمی سے متعلقہ تمام آلات دستاویزات ذرائع کی فہرست تیار کی جائے جنہیں عملدرآمد میں استعمال کیا جانا مقصود ہے۔ (۵) ماحولیاتی اور سماجی تحفظ کے اقدامات کی تعمیر کے لیے دستیاب دستاویزات، رپورٹنگ، نگرانی اور شکایات کے ازالے کے لئے انتظامات کیے جائیں۔ یہ لائحہ عمل، منصوبہ کی تمام طبعی سرگرمیوں اور کاموں کے ساتھ ساتھ امکانی تحقیق اور دیگر مطالعات کا بھی احاطہ کرتا ہے

۳۔ مجموعی طور پر اس منصوبے کے ماحولیاتی اور سماجی اثرات مثبت ہوں گے۔ امید کی جاتی ہے کہ اس منصوبے کے نتیجے میں قدرتی وسائل میں اضافہ ہوگا۔ زرعی زمین بہتر ہوگی اور دریا کے پانی سے سیراب ہونے والی زرعی زمین پر کسان نئے بہتر زرعی طور طریقوں سے کام کریں گے جس سے بہتر انداز میں فعال ماحولیاتی نظام سے انسانی صحت پر اچھے اثرات مرتب ہوں گے۔ خاص طور پر پانی کا انتظام و انصرام بہتر ہو جائے گا۔ سماجی طور پر یہ منصوبہ تمام سرگرمیوں کے مرکزی دھارے میں عورتوں کی شمولیت کو یقینی بنائے گا۔ صنفی مساوات کے منصوبہ (جے اے پی) کے تحت عورتوں کو زرعی مہارتوں سے متعارف کروایا جائے گا اور انہیں اختیارات دیے جائیں گے۔ جس سے زراعت سے تعلق رکھنے والے مخصوص طبقے کی آمدنی میں بہتری آئے گی۔ زرعی مشینری حالات اور ٹیکنالوجی میں سرمایہ کاری اور اعلیٰ قسم کے زرعی آلات کے استعمال سے زرعی پیداوار پر موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کم ہوں گے۔ ایگری کلائمیٹ واٹر انفارمیشن پورٹل (اے سی ڈبلیو ای پی) کے قیام سے امید کی جاتی ہے کہ یہ سرکاری وزارتوں اور زراعت کے شعبوں کے درمیان بہتر رابطہ کا باعث بنے گا جو کہ قدرتی وسائل اور زراعت کے حوالے سے منصوبہ سازی میں معاون ثابت ہوگا۔ ان مثبت اثرات کے علاوہ یہ منصوبہ کسانوں اور زراعت سے وابستہ دوسرے افراد کے لیے مختلف تربیتی پروگرام بھی منعقد کرے گا جس سے کسانوں کی آمدنی یقینی طور پر بہتر ہوگی۔ مثال کے طور پر انٹیگریٹڈ پیسٹ مینجمنٹ (آئی پی ایم) کا زراعت میں استعمال کیا جائے گا جس سے مجموعی طور پر کیڑے مار ادویات پر انحصار کام ہوگا۔

۴۔ اس منصوبے کی درجہ بندی درمیانے درجے کے خدشات کی کیٹگری بی میں کی گئی ہے اور یہ امید کی جاتی ہے اس منصوبے کی سرگرمیاں مندرجہ ذیل ماحولیاتی اور سماجی تحفظ کی پالیسیوں (مثلاً ای ایس ایس ای، ای ایس ایس ایس، ای ایس ایس ٹی، ای ایس ایس ۹) وغیرہ کو متحرک کریں گی۔ اس منصوبے کی درجہ بندی بی قسم میں اس لئے کی گئی ہے کیونکہ منصوبے سے متعلقہ علاقوں میں مزدوروں کی منڈی یا مزدوری سے متعلق عدم مساوات عام ہے جبکہ یہاں بے زمین کسان بھی موجود ہیں۔ اس لئے اس منصوبے کو درجہ بندی کے لحاظ سے خدشات کی قسم بی میں رکھا گیا ہے۔ ان پالیسیوں پر عمل درآمد کرنے کے لئے جائزہ کے دوران تحفظ کاری کے جن دستاویزات کی نشاندہی کی گئی ہے وہ درج ذیل ہیں:

تحفظ کاری کی پالیسیاں	محرک	تحفظ کاری کی دستاویزات اور تخفیفی اقدامات
ای ای ایس ایس۔ ا: قدرتی وسائل کا انتظام و انصرام	نہیں	ناقابل عمل سرگرمیاں ضمیمہ نمبر۔ا
ای ایس ایس۔ ۲: حیاتیاتی نظام و ماحولیاتی نظام اور قدرتی مسکن	نہیں	ناقابل عمل سرگرمیاں ضمیمہ نمبر۔ا
ای ایس ایس۔ ۳: خوراک و زراعت کے لیے پودوں کے جینیاتی ذرائع	ہاں	اس لائحہ عمل کے تحت یقینی بنانا کہ استعمال ہونے والے بیج رجسٹرڈ ہوں
ای ایس ایس۔ ۴: خوراک و زراعت کے لیے مویشی و آبی حیات کے جینیاتی ذرائع	نہیں	ناقابل عمل سرگرمیاں ضمیمہ نمبر۔ا
ای ایس ایس۔ ۵: کیڑے اور کیڑے مار ادویات کا انتظام	ہاں	اس لائحہ عمل اور آئی پی ایم کے تحت یقینی بنانا کہ جہاں کیڑے مار ادویات کا استعمال ناگزیر ہو صرف وہاں ایسی ادویات کے محفوظ استعمال اور اس کی تربیت دی جائے اور تمام خطرناک کیڑے مار ادویات ایچ پی کی

		فہرست بھی فراہم کی جائے۔ کیڑے مکوڑوں کے متعلق ایک منصوبے کا نمونہ دیا گیا ہے۔
ای ایس ایس۔۶: از خود آبادکاری اور نقل مکانی	نہیں	ناقابل عمل سرگرمیاں ضمیمہ نمبر۔۱
ای ایس ایس۔۷: مہذب کام	ہاں	لائحہ عمل کے تحت مہذب روزگار، عمر کے مطابق کام ،پیشہ ورانہ صحت اور حفاظت کے عنوانات پر کسانوں کو تربیت فراہم کی جائے گی۔
ای ایس ایس۔۸: صنفی مساوات	نہیں	منصوبہ میں صنفی تجزیہ اور متعلقہ سرگرمیوں کا منصوبہ شامل ہے
ای ایس ایس۔۹: مقامی باشندے اور ثقافتی ورثہ	ہاں	ای ایس ایم ایف اور ایف پی آئی سی مواقع کی تلاش کا طریقہ (ضمیمہ نمبر ۴)

۵۔ اس منصوبے کی وجہ سے ممکنہ منفی اثرات بے حد کم ہوں گے۔ نیز یہ کہ ان میں مزید تخفیف بھی کی جاسکے گی۔ان ممکنہ منفی اثرات کا ذکر اس منصوبے میں کیا گیا ہے۔ یہ اثرات کسی قسم کے تنازعہ کا باعث بھی نہیں بنیں گے۔اس طرح کھیتی باڑی میں پانی کے استعمال کے انتظامات بھی بالائی اور زیریں علاقوں سے صارفین کے درمیان کسی قسم کا تنازعہ پیدا نہیں کریں گے۔تاہم اس منصوبے کے اطلاق کی وجہ سے زمین کی زرخیزی میں اضافہ اور پانی کا انتظام وانصرام بہتر ہو جانے کی وجہ سے بے زمین کسانوں اور مزاروں کے زمینداروں سے تعلقات خراب ہونے کا خدشہ ہے۔اس خدشہ کا تدارک جنگلات ،ماہی گیری اور زمین کی شراکت وملکیت سے متعلق انتظامی ہدایات (وی.جی.جی.ٹی) پر عملدرآمد کے ذریعے ممکن ہے۔لوگوں کو محفوظ، مہذب، دیہی روزگار اور عمر کے لحاظ سے کام جیسے عنوانات پر تربیت فراہم کر کے حساس بنایا جائے گا۔ کیونکہ اکثر نوعمر افراد کھیتی باڑی میں اپنے گھرانوں کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔پیداوار میں اضافہ فالتو مادوں کے اضافے کا باعث بن سکتا ہے۔ مثلاً کم شرح سے حل ہونے والی کھاد سے جو مکمل طور پر سڑ نہیں جاتی۔اس کے علاوہ عام طور پر پیداوار میں اضافہ، کیڑے مار ادویات کے اضافی استعمال کا باعث بنتا ہے ۔جب کہ اس منصوبے کے دوران کیڑے مار ادویات کا بالواسطہ استعمال کرایا جائے گا یا کیڑے مار ادویات کے استعمال کی حوصلہ شکنی کی جائے گی۔ آئی پی ایم کی تربیت کے دوران کیڑے مار ادویات کے استعمال میں کمی پر زور دیا جائے گا تاہم ایسے علاقے جہاں ادویات کا استعمال ضروری ہو گا وہاں ایسی کیڑے مار ادویات استعمال کرنے کی تربیت دی جائے گی جو انسانی صحت کے لئے مضر نہ ہوں۔ اور ایسی ادویات جو انسانی صحت کے لئے مضر ہوں گی انہیں استعمال نہیں کیا جائے گا۔ نیز یہ کہ اس منصوبے کے زیر اہتمام کیڑے مار ادویات کی خرید وفروخت نہیں ہو گی اور انتہائی خطرناک کیڑے مار ادویات استعمال نہیں کی جائیں گی۔ اگرچہ اس منصوبے میں کسی قسم کی تعمیراتی سرگرمیاں شامل نہیں چھوٹی موٹی تعمیراتی سرگرمیاں عمل میں لائی جاسکتی ہیں تاکہ ایک نیا زرعی ماحولیاتی نظام بنایا جاسکے۔اس نئے زرعی ماحولیاتی نظام (اے ایم ایس) کا سائز چھوٹا ہونے کی وجہ سے اس کے ممکنہ منفی اثرات کے کم ہونے اور اس میں بھی تخفیف کی جاسکنے کی توقع کی گئی ہے۔اے ایم ایس کے قیام سے شور، ہوائی آلودگی اور صحت کی خرابی کے خطرات بہت کم ہوں گے کیونکہ یہ اثرات محدود، مقامی اور عارضی ہونگے۔

تعارف

۶۔ جرمن واچ رسالہ کے ۲۰۱۸ میں شائع شدہ بین الاقوامی ماحولیاتی طویل المیعاد خدشات کی فہرست میں پاکستان کا نمبر ساتواں ہے اور توقع کی جارہی ہے کہ پاکستان موسمیاتی تبدیلی کے منفی اثرات سے بری طرح متاثر ہوگا۔ملک کو درپیش ماحولیاتی خطرات دراصل اس کی نیم مرطوب آب وہوا سے متعلق ہے۔زراعت کے لئے پانی کی فراہمی کا انحصار واحد دریائی نظام پگھلتی برف اور برفانی تودوں کے پگھلنے سے آنے والے پانی پر ہے اس پانی کا تقریبا ۹۰ فیصد حصہ زراعت میں استعمال ہوتا ہے جب کہ زراعت سے وابستہ تقریبا ۴۰ فیصد افرادی قوت ملک کی ۹۰ فیصد خوراک مہیا کرتی اور ۷۵ فیصد سے زیادہ برآمدات کی پیداوار کا باعث بنتی ہے۔زرعی شعبہ کل قومی پیداوار میں دوسرا سب سے بڑا حصہ دار ہے۔اس کا حصہ ۱۹٫۵ فیصد ہے۔ان حالات میں پاکستان کے لئے زراعت اور پانی کا جوڑ بڑی اہمیت کا حامل ہے

۷۔ پاکستان کی زراعت کا تقریباً ۹۴ فیصد آبپاشی کی زراعت ہے اور ملک کی تقریبا ۹۰ فیصد زراعت دریائے سندھ سے سیراب ہونے والے علاقوں میں ہوتی ہے دریائے سندھ سے سیراب ہونے والا ملحق علاقہ دنیا کا سب سے بڑا آبپاشی کی زراعت کا علاقہ ہے جو کہ ساٹھ کلو ۶۰ ہزار کلومیٹر لمبے نہری نظام پر مشتمل ہے یہ نہریں اٹھارہ ملین ایکڑ زمین کو سیراب کرتی ہیں۔اس علاقے میں زراعت کا نظام ایک پیچیدہ قسم کے عمل سے قائم رکھا گیا ہے جس میں برف اور تودوں سے پگھل کر آنے والے پانی کا حجم واوقات کا انتظام بھی شامل ہیں اس علاقے میں پانی تین بڑے ذرائع یعنی مون سون کی بارشوں، موسمی برف کے پگھلنے اور برفانی تودوں کے پگھل کر پانی بننے سے آتا ہے ۵۰۰۰ سے زائد تودے تقریبا ۷۵ سے ۶۰ فیصد تک پانی کا بہاؤ مہیا کرتے ہیں۔ہندوکش۔قراقرم۔ہمالیہ کی آٹھ ہزار میٹر سے بلند چوٹیوں سے پانی دریائے سندھ میں تین ہزار کلومیٹر کا سفر طے کرکے بحرہند میں جاکر گرتا ہے۔ پھیلتی ہوئی آبپاشی، خشک بنجر علاقہ جہاں سالانہ اوسط بارش کی مقدار صرف ۱۵۰ سے ۲۵۰ ملی میٹر تک ہے اور پگھلتی ہوئی برف کا ٹھنڈا پانی دریائے سندھ سے سیراب ہونے والے طاس آب وہوا کی تبدیلی اور حساسیت کو بیان کرتے ہیں۔

پانی کے اخراج کے واقعات کا مطالعہ کرنے سے یہ پیش گوئی کی جاسکتی ہے کہ پاکستان میں موسمیاتی تبدیلی کے باعث دریائے سندھ سے سیراب ہونے والے علاقوں کے زیرزمین آبی ذخائر پر سنگین اثرات مرتب ہوں گے اور ان کی وجہ بڑھتا ہوا درجہ حرارت اور بارشوں کی مقدار میں کمی ہوگا اس خطے میں گذشتہ تیس سالوں میں درجہ حرارت پہلے ہی ۰.۵ ڈگری سینٹی گریڈ بڑھ چکا ہے جبکہ ۲۰۶۰ تک درجہ حرارت ۴.۱ ڈگری سینٹی گریڈ سے ۷.۳ ڈگری سینٹی گریڈ تک بڑھنے کی توقع کی جا رہی ہے جو بین الاقوامی اوسط سے زیادہ ہے اور سردیوں کے موسم میں شمالی علاقہ جات میں برف پگھل کر پانی بننے کا سب سے بڑا باعث ہے۔ بارشوں کی ترتیب اور تسلسل بھی مزید ناقابل پیشگوئی ہوجائے گا۔ایف اے او کی جانب سے دستیاب معلومات کی بنیاد پر آب وہوا میں تبدیلی اور اس کے اثرات کا ایک تفصیلی جائزہ اسکی امکانی تحقیق کے جزونمبر ۳ تا ۱۱ میں پیش کیا گیا ہے. ایسے سات اثرات کا خلاصہ درج ذیل ہے جن کو زیادہ اہمیت دی گئی ہے

(الف) برف باری اور بارش سے حاصل ہونے والے پانی کی مقدار میں تبدیلی: بارش سے حاصل ہونے والے پانی کی مقدار کے متعلق توقع کی جارہی ہے کہ اس میں ۵۸ فیصد (۱۹۷۱ سے ۲۰۰۰) سے بڑھ کر ۶۶ فیصد تا ۷۵ فیصد (۲۰۷۱ سے ۲۱۰۰) اضافہ ہوجائے گا اس تبدیلی کی وجہ سے کاشت کے موسم میں برف پگھلنے سے آنے والے پانی پر انحصار ممکن نہیں رہے گا۔

(ب) برف اور برفانی تودوں کے پگھلاؤ کی ترتیب میں تبدیلی: یہ پگھلاؤ سال کے دوران جلد شروع ہوکر زیادہ دیر تک جاری رہے گا جس سے موسم بہار اور موسم خزاں سے پہلے پانی کا بہاؤ تیز تر ہوجائے گا۔ پانی زیادہ دستیاب ہوگا لیکن یہ زرعی کیلنڈر سے مطابقت میں نہیں ہوگا

(ج) ۲۰۷۱ سے ۲۱۰۰ کے دوران برفانی تودوں میں واضح کمی واقع ہو جائے گی جو تودوں کے پگھلنے سے سندھ طاس کو حاصل ہونے والے پانی میں کمی کا باعث بنے گی۔

(د) پانی کی دستیابی کے حوالے سے تبدیلیاں: عارضی اور مقامی تبدیلیاں مثلاً ہنزہ، شگر اور شاہیوک کے مقام پر بالائی طاس میں پانی کی مقدار بڑھتی جا رہی ہے جبکہ زیریں طاس میں پانی کی مقدار بہار اور موسم گرما میں کم ہوتی جا رہی ہے۔

(ر) زمین کی تبخیر میں اضافہ کی وجہ سے زرعی پانی کی طلب میں اضافہ ہو رہا ہے۔ محکمہ موسمیات پاکستان نے (سی آر او پی ڈبلیو اے ٹی) ماڈل استعمال کرتے ہوئے بڑی فصلوں اور زمین کی تبخیر پر تحقیق سے یہ اندازہ لگایا ہے کہ درجہ حرارت میں ۳ڈگری کا اضافہ سن ۲۰۲۵ تک زرعی پانی کی طلب میں چھ فیصد اضافے کا باعث بنے گا جبکہ سن ۲۰۵۰ تک ۱۲ سے ۱۵ فیصد کے اضافے کا باعث بنے گا اس سے ۲۰۵۰ تک فصلوں کو سہارا دینے کے لئے دس ملین کیوبک میٹر مزید پانی درکار ہو گا۔

(س) ۲۰۵۰ تک اناج کی فصلوں کی پیداوار میں ۱۶ فیصد جبکہ سبزیوں اور موسم کے پھلوں کی پیداوار میں پانچ سے تیرہ فیصد کمی واقع ہو جائے گی اور درجہ حرارت فصلوں کے لیے موزوں نہیں رہے گا۔ یہ غیر معمولی صورتحال پاکستان میں دیہی علاقوں کو مزید برے حالات مثلاً سیلاب اور خشک سالی یا قحط سے دوچار کر دے گی

(ص) ایف اے او کا موسمیاتی تاریخ کا تجزیہ اور مطالعہ یہ بتاتا ہے کہ سندھ طاس میں ناقابل پیشگوئی بارشیں اور قحط سالی اور پانی کے انتظام میں پیچیدگیاں وغیرہ اس خطے کو شدید موسمی حالات سے دوچار کر سکتی ہیں جبکہ اس بات کا اندازہ لگانا مشکل ہے کہ ان آفات یعنی سیلاب اور خشک سالی کی شدت کیا ہو گی۔

۹۔ سندھ کی چار بڑی فصلیں کپاس گندم چاول اور گنا بہت زیادہ متاثر ہوں گی اگلے ۲۰ سالوں میں فصل کی پیداوار میں ۴ فیصد کمی آئے گی تو اس خطے کے معاشی طور پر بدحال کسانوں کی آمدنی میں صرف اتنے عرصے میں پانچ سو ملین امریکی ڈالر کی مزید کمی آسکتی ہے اس طرح کی کمی زراعت کے شعبے کی اہمیت میں کمی کا باعث بنے گی اور ملک کی معیشت میں اس کے کردار میں کمی واقع ہو گی۔ مجموعی طور پر جی ڈی پی کم ہو گا اور ملک زرعی اجناس کی درآمدات پر زیادہ انحصار کرے گا

(۱۰) زراعت کے لئے موسمیاتی تبدیلی اس خطے کے ۱۵۸ ملین لوگوں کی سماجی اور معاشی زندگیوں کو بھی بہت زیادہ متاثر کرے گی تقریباً ۴۳ فیصد کسان چھوٹی اراضی کے مالک ہیں جن میں زیادہ تر مزدور اور تقریباً ۷۰ فیصد خواتین ہیں جو ایک ایکڑ سے کم اراضی کاشت کرتی ہیں۔ یہ اپنے کم اثاثوں کی وجہ سے معلومات اور نئی ٹیکنالوجی سے محروم یہ لوگ موسمیاتی تبدیلی کے مطابق خود کو ڈھال نہیں سکیں گے۔ نتیجتاً سماجی غیر مساوات، تنازعات اور نقل مکانی وغیرہ جیسے مسائل درپیش ہوں گے۔

(۱۱) موسمیاتی تبدیلی کے معیشت پر اثرات کو بھانپتے ہوئے وزارت منصوبہ سازی، بہبود و ترقی نے سن ۲۰۱۱ میں پاکستان کا معاشی و اقتصادی ڈھانچہ مرتب کیا جس میں زراعت پانی اور توانائی کے دوسرے ذرائع کو اہمیت دی۔ حکومت نے قومی موسمیاتی تبدیلی کی پالیسی (این سی سی پی) پیش کی جس میں زرعی ترقی پر زور دیا گیا ہے۔ یو این ایف سی سی سی میں سی او پی کے ۲۲ ویں اجلاس میں پاکستان نے اپنی قومی موسمیاتی تبدیلی کی پالیسی اور آفات کے خدشات کم کرنے سے متعلق قومی پالیسی پر روشنی ڈالیں نیز یہ کہ اسی اجلاس میں پائیدار ترقی کے اہداف (ایس ڈی جیز) سے وابستگی کا اظہار کرتے ہوئے اسے ملکی ترقیاتی ایجنڈے کا اہم حصہ قرار دیا

(۱۲) اس موسمیاتی تبدیلی کا مقابلہ کرنے کے لئے کی اہم اقدامات کی ضرورت ہے تاکہ غربت کو کم کیا جاسکے اور برداشت کی صلاحیت کو بڑھاتے ہوئے خوراک کا تحفظ ممکن ہو جائے۔ ان میں سے سب سے پہلا اور اہم قدم یہ ہے کہ پاکستان اپنے پانی کے ذرائع کو منظم کرے، انہیں وسعت دے اور زیر زمین پانی کے ذخائر کے زیاں کو روکے۔ پاکستان کی زراعت کے لیے پانی کا انحصار برف اور برفانی تودوں سے آنے والے پانی پر ہے جو کہ بڑھتے ہوئے درجہ حرارت سے تیزی سے پگھل

رہے ہیں۔ درجہ حرارت میں مسلسل اضافے اور اس سے متعلقہ دیگر برے اثرات مل جل کر پانی کے استعمال کے انتظام سے متعلقہ قابل بھروسہ معلومات کے حصول میں حائل مشکلات میں اضافہ کردیں گے۔ لہذا یہ ضروری ہے کہ صحیح معلومات اور ٹیکنالوجی کے استعمال سے ایسے انتظامات کیے جائیں کہ یہ پگھلا ہوا پانی ضائع نہ ہو اور اسے کام میں لایا جائے اس خطے کے کاشتکاروں کو موسمیاتی تبدیلی اور اس کے اثرات سے آگاہ کیا جائے اور پانی کے استعمال اور انتظام سے متعلق بہترین حکمت عملی اپنائی جائے۔

۱۳۔ ایسی کئی رکاوٹیں ہیں جو سندھ طاس میں زراعت سے متعلق لوگوں کو موسمیاتی تبدیلی کے مطابق خود کو ڈھالنے سے روکتی ہیں۔ موسم، زراعت کے بارے میں کم معلومات اور پانی کے انتظام میں خامیاں ہیں کیونکہ ان تمام امور سے متعلق ذمہ داریاں مختلف اداروں میں تقسیم کی ہوئی ہیں جبکہ ان اداروں کے درمیان مستقل رابطوں کا فقدان ہے جس کی وجہ سے پانی جیسا انتہائی توجہ طلب قدرتی ذریعہ بے توجہی کا شکار نظر آتا ہے۔ موسمیاتی تبدیلی، زیر زمین پانی کے ذخائر میں کمی وغیرہ کے بارے میں آگاہی بڑھانے کی جانب ذمہ دار اداروں کی طرف سے توجہ کم دی جاتی ہے اور پرانی وغیر موثر پالیسی پر عمل جاری ہے جو کہ موجودہ ضروریات پر پوری نہیں اترتی۔ زراعت کو بہتر بنانا، موسمیاتی تبدیلی کے خطرات کو سمجھنا اور اس کے مطابق عمل کرنے کا شعور بہت کم ہے۔ صوبائی سطح پر زراعت سے وابستہ لوگوں میں معلومات اور آگاہی کے فروغ کا کوئی رجحان نہیں جس کی وجہ سے وہ خود کو ان سنگین خطرات کے خلاف ڈھال نہیں پاتے۔

۱۴۔ نجی شعبہ سے متعلقہ افراد جن میں سپلائرز، تاجر، معاشی سہولت کار وغیرہ زراعت کے پیشے سے متعلق خطرات سے آگاہی رکھتے ہیں اور اس کے خلاف تحفظ بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں لیکن مارکیٹ میں ٹیکنالوجی کے استعمال سے متعلق معلومات کم ہونے اور ٹیکنالوجی اپنانے سے گریز کی وجہ سے کوئی خاطر خواہ نتیجہ سامنے نہیں آرہا۔ کسان خود بھی ان تبدیلیوں کا مشاہدہ کر رہے ہیں اور خود کو تبدیلیوں کے مطابق ڈھالنے کے لیے تیار ہیں لیکن معلومات کی کمی اور ٹیکنالوجی کے استعمال سے لاعلمی آڑے آجاتی ہے۔ آب و ہوا میں تبدیلی اور اس تبدیلی سے موافقت پیدا کرنے کے بارے میں صحیح معلومات تک ان کی رسائی بہت کم ہے ماسوائے ایسی معلومات جو زرعی شعبے سے متعلق دیگر افراد مختلف اوقات میں ان تک پہنچا دیتے ہیں یا کسان اپنے تجربے کی بنیاد پر حاصل کرتے ہیں۔

۱۵: سندھ طاس میں ماحولیاتی تبدیلی سے ہم آہنگ زراعت اور پانی کے انتظام وانصرام سے متعلق اس منصوبہ کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ کسانوں میں برداشت اور ابھرنے کی صلاحیت بڑھادی جائے اور ساتھ ساتھ حکومتی اداروں کی صلاحیت بھی بہتر بنائی جائے تاکہ وہ بہتر منصوبہ سازی کے ساتھ کسانوں کو مستقبل میں پیش آنے والی ماحولیاتی تبدیلیوں کے لحاظ سے تیار کر سکیں

(نمبر ۱) موسمیاتی تبدیلی کے مطابق منصوبہ سازی کے ذمہ دار اداروں کی صلاحیت میں بہتری لائی جائے۔

(نمبر ۲) زراعت سے متعلق فیصلہ سازی کرتے وقت موسمیاتی معلومات کا بھرپور استعمال کیا جائے۔

(نمبر ۳) کسانوں کو موسمیاتی تبدیلی کے مطابق خود کو ڈھالنے کے عمل کو تقویت دی جائے اور عملی طور پر انہیں خطرات سے بچایا جائے۔

(نمبر ۴) کسانوں کو موسمیاتی تبدیلی کے مطابق ڈھالنے کے عمل کو بہتر بنانے کے لئے اس شعبے سے متعلقہ اداروں یا افراد کے مابین رابطوں اور شرکت کو مضبوط بنایا جائے

(نمبر ۵) موسمیاتی تبدیلی سے وابستہ خطرات کے بارے میں شعور اور معلومات بڑھائی جائیں۔

۱۶: مندرجہ ذیل نکات اس منصوبے میں زیر غور رہیں گے۔

جز ۱۔سندھ طاس میں شامل جغرافیائی علاقے جو ماحولیاتی تبدیلی سے زیادہ متاثر ہو سکتے ہیں
۲۔اس علاقے کے کسان اور کپاس، گندم، چاول اور گنے کی کاشت کا نظام
۳۔ماحولیاتی تبدیلیوں سے ہم آہنگ زرعی ٹیکنالوجی اور پانی کے انتظام وانصرام کو تقویت دینا تاکہ خوراک اور غذائیت کا تحفظ ممکن بنایا جاسکے
۴۔ سرکاری اداروں، نجی کاروباری افراد اور دوسرے سرکاری و غیر سرکاری منصوبوں کے لیے تعمیراتی اور ترقیاتی حکمت عملی تیار کرنا ہے تاکہ ایسا ماحول پیدا کیا جا سکے جس سے ماحولیاتی تبدیلیوں سے ہم آہنگ ہو کر پانی کا انتظام وانصرام ممکن ہو۔

اس منصوبے کا کل بجٹ انچاس اعشاریہ سات ملین ڈالر ہے جس میں ۱۲ء۷ ملین امریکی ڈالر حکومت پاکستان اور ۳۷ ملین امریکی ڈالر جی سی ایف کی جانب سے مہیا کیے گئے ہیں یہ پروجیکٹ پنجاب کے پانچ اضلاع ڈیرہ غازیخان، مظفر گڑھ، ملتان، لودھراں اور خانیوال اور سندھ کے تین ضلع سانگھڑ، بدین اور عمر کوٹ میں ۲۰۱۹ تا ۲۰۲۴ جاری رہے گا۔اس منصوبے کے چار اجزاء ہیں۔

جز نمبر ۱: پانی کے انتظام اور زرعی شعبے میں ماحولیاتی تبدیلی سے ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے معلومات کی ترسیل کے نظام میں بہتری۔
جز نمبر ۲: کھیتی باڑی کے دوران ماحولیاتی تبدیلی کے خلاف مزاحمت اور برداشت میں اضافہ۔
جز نمبر ۳: تبدیلی کے عمل سے موافقت رکھنے والا ماحول پیدا کرنا۔
جز نمبر ۴: منصوبے کا انتظام وانصرام۔

۱۷۔ایف اے او کی تحفظ کاری کی پالیسی کی بنیاد پر ایف اے او نے اس منصوبے کو خدشات کے اعتبار سے معتدل قسم یعنی بی کیٹیگری میں رکھا ہے۔پروجیکٹ کے خدشات کا جائزہ ایف اے او کے ماحولیاتی اور سماجی جائزہ کے فارم (دیکھئے ضمیمہ نمبر ۵) کے تحت لیا گیا ہے۔ماحولیاتی اور سماجی تنظیم کے لائحہ عمل کو مد نظر رکھتے ہوئے پروجیکٹ کو درپیش خدشات کا جائزہ نہایت احتیاط اور مہارت سے لیا گیا ہے۔دراصل یہ لائحہ عمل اس منصوبے پر عمل درآمد کرنے والے اداروں اور دیگر متعلقین کو ماحولیاتی و سماجی جائزہ، ماحول پر برے اثرات کم یا ختم کرنے کے طریقے اور نگرانی کے ساتھ ساتھ رپورٹنگ کے طریقوں سے متعلق ضروری آگاہی فراہم کرتا ہے۔یہ لائحہ عمل (ای ایس ایم ایف) قومی بااختیار ادارہ (این ڈی اے) منصوبہ کا انتظام اور اس پر عمل درآمد کرنے والے دفاتر اور دیگر ذیلی ادارے یا ٹھیکیدار (جو معاہدوں کے تحت کام کریں گے) تمام متعلقین باقاعدہ طور پر اپنائیں گے۔تمام ذیلی اداروں یا ٹھیکیداروں سے ہونے والے معاہدوں میں اس لائحہ عمل (ای ایس ایم ایف) کو بطور حوالہ شامل کیا جائیگا۔جس کے تحت وہ تمام ادارے اور افراد اس لائحہ عمل میں تحریر کیے گئے تمام طور طریقوں اور ضروری کاموں کی انجام دہی کی کے پابند ہوں گے۔معاہدوں کے تحت تمام شراکت داروں کو ماحولیاتی و سماجی تحفظ کاری کی ضروری تربیت فراہم کی جائے گی جس کا تعلق اس منصوبے کی سرگرمیوں سے ہوگا۔

۱۸۔ اس لائحہ عمل (ای ایس ایم ایف) کا بنیادی مقصد ماحولیاتی اور سماجی تحفظ کاری کی تعمیل ہے یہ لائحہ عمل ایف اے او اور دیگر تمام ذیلی اداروں اور اکائیوں کو اس منصوبے کی ذیلی سرگرمیوں سے متعلقہ ماحولیاتی اور سماجی اثرات کا جائزہ، انہیں خدشات کی درست قسم میں رکھنے اور حل تلاش کرنے کے سلسلے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔یہ لائحہ عمل ان تمام ذمہ داریوں کو بیان کرتا ہے جو منصوبہ پر عمل درآمد کرنے والوں اور مقامی حکومت پر عائد ہوتی ہیں تاکہ وہ ماحولیاتی و سماجی خدشات اور ان کے اثرات پر خاص توجہ مرکوز رکھیں اور انہیں حل کرنے کی کوششیں کرسکیں۔ماحولیاتی اور سماجی تحفظ کاری کے معیارات دراصل اس لائحہ عمل کے مقاصد اور ضروریات کی تشکیل کرتے ہیں تاکہ ماحولیاتی و سماجی خدشات اور ان کے اثرات سے اجتناب کیا جاسکے یا انہیں کم سے کم کرتے ہوئے ختم کیا جاسکے۔اس لائحہ عمل (ای ایس ایم ایف) کے خصوصی مقاصد درج ذیل ہیں

نمبر ۱۔ اس منصوبے کے ممکنہ ماحولیاتی و سماجی اثرات کا جائزہ لینا تاکہ ان اثرات کو کم سے کم کرنے کے اقدامات اٹھائے جا سکیں۔

نمبر ۲۔ ماحولیاتی اور سماجی منصوبہ سازی، نظر ثانی، منظوری اور ذیلی سر گرمیوں (وہ تمام سر گرمیاں جنہیں یکساں ہونے یا یکساں جغرافیائی حدود میں انجام دینے کی بنیاد پر یکجا کر دیا گیا ہے) پر عمل در آمد کے واضح طور طریقے مرتب کرنا۔

نمبر ۳۔ اس منصوبے کی ذیلی سر گرمیوں سے متعلق کردار اور ذمہ داریاں، رپورٹنگ کے طریقے اور اس کی ترتیب وغیرہ کی وضاحت کرنا تاکہ منصوبے کا انتظام اور ماحولیاتی و سماجی خدشات کی نگرانی کی جا سکے۔

نمبر ۴۔ منصوبہ کی تیاری اور عمل در آمد کے دوران مختلف متبادل تصورات اور ماحولیاتی و سماجی مسائل کے برے اثرات کی تخفیف کے لئے اقدامات کو مد نظر رکھنا۔

نمبر ۵۔ اس لائحہ عمل (ای ایس ایم ایف) پر عمل در آمد کے لئے تکنیکی مدد، تربیت اور استعداد کاری کی ضروریات کی وضاحت کرنا۔

نمبر ۶۔ عوامی رابطوں اور شکایات کے تدارک کے نظام وضع کرنا۔

نمبر ۷۔ لائحہ عمل (ای ایس ایم ایف) پر عملدر آمد کے لئے درکار سرمایہ کی وضاحت کرنا اور تمام ممکنہ ضروری وسائل بہم پہنچانا۔

۲۔ پروجیکٹ کی تفصیل

۱۹۔ یہ پراجیکٹ پاکستان میں دریائے سندھ کی زرعی پیداوار میں اضافہ کرنے والے زراعت سے متعلقہ کسانوں کو موسمی تبدیلیوں سے ہم آہنگ کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ جو دو لاکھ گھروں کے ۱.۳۴ ملین لوگوں کو بلاواسطہ فائدہ دے گا۔ پراجیکٹ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے جدید ترین آلات کو پاکستان کے اعلیٰ درجے کے اداروں کے حوالے کرے گا جو موسمی تبدیلی پر نظر رکھنے کے ذمہ دار ہیں۔ جو ڈیٹا، معلومات اور علم کے وسائل یا ذرائع کو جمع کریں گے۔ پراجیکٹ ٹیکنالوجیز کا استعمال کر کے حاصل کردہ ڈیٹا کا جائزہ لینے اور دوسروں تک منتقل کرنے کے کام کو ان اداروں کا حصہ بنائے گا جو دریائے سندھ پر زراعت اور پانی کے انتظام کے ذمہ دار ہیں۔

یہ پراجیکٹ صوبہ پنجاب اور سندھ میں دریائے سندھ پر موجود آٹھ ضلعوں کے ۲ لاکھ لوگوں کو دیہی سطح پر تربیت فراہم گا. اور بدلتی موسمی کیفیات کے مطابق زرعی پیداوار کے طریقے سکھائے گا. پروجیکٹ حاصل کردہ ڈیٹا کے ذریعے تربیت اور معلومات کی ترسیل سے مزید ۱۰ ملین پسماندہ لوگوں تک معلومات پہنچائے گا. جوان کی زرعی پیداوار کی ضروریات پوری کرنے میں مددگار ثابت ہوں گی۔ مزید برآں یہ پراجیکٹ ان دو صوبوں میں ان پرائیویٹ سیکٹر کے ساتھ کام کرے گا جو زرعی کاروبار اور معاشی خدمات انجام دے رہے ہیں اور ان کی سروسز اور کام کے معیار کو بہتر بنائے گا۔ پرائیویٹ سیکٹر کی کریڈٹ اور انشورنس یعنی بیمہ مصنوعات کو اس طرح شکل دے گا جس سے غریب کسانوں کی موسمی تبدیلیوں سے پیدا شدہ مشکلات کے حل میں مدد ملے گی۔ پراجیکٹ کے لیے اندرونی معاشی واپسی کا اندازہ ۶.۱۵ فیصد ہے اور ہر مستفید ہونے والے فرد پر ۱۳۷ امریکی ڈالر خرچ کئے جائیں گے۔

۲۰۔ پراجیکٹ کے اخراجات

تجویز شدہ پراجیکٹ کا مکمل تخمینہ ۸۸.۴۹ ملین امریکی ڈالر لگایا گیا ہے جس میں جی سی ایف اندازاً ۶.۳ ۷ ملین کی مالی مدد دے گی۔ گورنمنٹ کی طرف سے مشترکہ مالی معاونت کے طور پر ۸۲.۱۲ ملین ڈالر مدد دی جائے گی. درج ذیل ٹیبل میں جی سی ایف کی گرانٹ اور حکومت کی مشترکہ مالی معاونت کی تفصیلات دی گی ہیں۔

ٹیبل ا: جی سی ایف کی گرانٹ اور حکومت کی مشترکہ مالی معاونت

نمبر شمار	پراجیکٹ کا حصہ	پراجیکٹ کے اخراجات (ملین)	جی سی ایف مالی معاونت	حکومت کی مالی معاونت	جی ایف سی مالی معاونت فی صد
۱	پانی اور زرعی شعبہ جات میں موسمی تبدیلیاں اپنانے کے حوالے سے معلومات کا فروغ	۱۵.۱۴	۱۳.۸۹	۱.۲۵	۹۸ فی صد
۲	موسمی تبدیلیوں سے حفاظت کرنا	۲۶.۴۵	۱۶.۲۹	۱۰.۱۶	۶۲ فی صد

۳	منتقلی کے عمل کو جاری رکھنے کے لئے ہموار ماحول پیدا کرنا	۶.۱۳	۵.۵۸	۰.۵۵	۹۱فی صد
۴	پروجیکٹ کا انتظام وانصرام	۲.۱۶	۱.۳۰	۰.۸۶	۶۰فی صد
	ٹوٹل	۳۷.۰۳	۱۲.۸۲		۴۷فی صد

۲.۱: پروجیکٹ کا مقصد

۲۱۔ دریائے سندھ پر بے سہارا کسانوں میں موسمی تبدیلی کیلیئے پیکج پیدا کرنا اور سرکار کی صلاحیت کو مستحکم کرنا تاکہ وہ مستقبل میں واقع ہونے والے موسمی تبدیلیوں کے لیے منصوبہ بندکریں اور کاشتکاروں کو مدد مہیا کریں۔

۲.۲: پروجیکٹ کے حصے/اجزا

۲۲۔ پروجیکٹ دجہ ذیل چار حصوں/اجزا پر مشتمل ہے۔
۱۔ پانی اور زرعی شعبہ جات میں موسمی تبدیلیوں کو اپنانے کے حوالے سے معلومات کا فروغ
۲۔ موسمی تبدیلی کیلیئے فارم پر پیکج پیدا کرنا
۳۔ منتقلی کے عمل کو جاری رکھنے کیلیئے ہموار ماحول پیدا کرنا
۴۔ پروجیکٹ کا انتظام وانصرام

۲۳۔ جز نمبر ۱: پانی اور زرعی شعبے میں موسمیاتی تبدیلی کی موافقت کیلیئے معلومات کی خدمات کو بڑھانا
اس حصے کا مقصد (سٹیٹ آف آرٹ ٹیکنالوجی) کے استعمال میں قومی سطح پر صلاحیتوں کو پیدا کرنا جو زرعی شعبہ میں موسمی تبدیلی کو اپنانے کے لیے پاکستان کو ڈیٹا اور معلومات پر نظر رکھنے، معلومات کا جائزہ لینے، معلومات پھیلانے اور معلومات کے استعمال کا اہل بنانا ہے۔ اس حصے کو موسمی تبدیلی کی موثر طریقے سے قبولیت کے لیے ترتیب دیا گیا ہے۔ جس کے ذریعے لوگوں تک بروقت ڈیٹا مہیا کی جاسکے گی تاکہ موسمی تبدیلی سے متعلق فیصلے کیے جاسکیں اور مواد کا بروقت استعمال ہوسکیں۔ یہ جز تین ذیلی اجزا پر مشتمل ہے۔

۲۴۔ سرگرمی: (۱.۱.۱) پانی کا کھاتہ سسٹم بنانا
پروجیکٹ پورے دریائے سندھ پر منسٹی آف واٹر ریسورس اور انڈس ۲۴۔(۱.۱) پانی کا کھاتہ سسٹم تیار کرنا

اس ذیلی جز کا نتیجہ یہ ہو گا کہ پاکستان کی متعلقہ ادارے سائنسی طور پر پانی کے کھاتے کا طریقہ گھاڑوں اور نہروں کی سطح پر استعمال کر رہے ہونگے جو بین الاقوامی معیارات کے عین مطابق ہو جس کی بنیاد سیٹلائٹ ٹیکنالوجی اور زمینی جانچ وپڑتال پر ہو۔

ریوراتھارٹی سے تعاون کر کے پانی کے کھاتے کا طریقہ تیار کرے گی۔ ہوااور چار دفع (ہر صوبے میں دو دفع) پانی کے کھاتوں کا جانچ کرے گی۔ ان طریقوں کا استعمال کرے گی جو ٹی سی پی پروجیکٹ میں ایف اے او کے طریقوں پر کام کیا گیا۔ پنجاب میں ڈیپارٹمنٹ آف ایریگیشن اور سندھ میں ڈیپارٹمنٹ آف ایریگیشن اور سندھ ایگریشن اور ڈرینج اتھارٹی صوبائی سطح پر پانی کا کھاتہ لو ئر ریزولیشن ۵۰۰ ایم-۲۵۰ میجز تک پاکستان کونسل فار ریسرچ ان واٹر ریسورس (پی سی آر ڈبلیو آر) کی مدد لیکر جائے گی۔ اس میں دو نہری کمانڈ زیرونٹر لیول ریسورس کی تنصب شامل ہے جو آئی آر ایس اے اور پی سی آر ڈبلیو آر کے دفاتر میں نہروں کے خارج ہونے اور اپریشنل ٹیلیمینٹری سسٹم کے ڈیٹا کو جانچے گی۔ متعلقہ اداروں کے ویب سائٹس پر پانی کے کھاتوں کے نتائج اور تمام فن اور مواد کے حوالہ جات آن لائن دی جائیں گی۔ اور یہی مواد ایگری کلیمیٹ واٹر پورٹل پر قابل رسائی ہو گی۔ جس کی
وضاحت ذیلی جز ۱.۳ میں دی گئی ہے۔

سر گرمی: ۱.۱.۲ ایکویفر وولنر ایبلٹی کے خطرے پر مبنی تشخص:
ہائیڈروجیولوجی نقشے کی بنیاد پ منصوبے کے علاقے میں ایکویفر مینجمنٹ، سلینائزیشن اور ماحولیاتی تبدیلی کے متوقع اثرات کا ایک بہت ماڈلنگ بنانا ہے اس منصوبے میں چار اضلاع میں ۲۰ خودکار طریقے سے زمینی سطح پر سینسر نصب کیے جائیں گے۔ دو صوبوں جو پہلے سے ہی اسپیشل ٹیلی فونری سسٹم کے ساتھ منسلک ہے اور وہ بھی پی سی آر ڈبلیو اور ارساک چکے ہیں۔ تشخیص کرنے کے لیے متعلقہ اداروں کے ۳۰ قومی ماہرین کو بھی تربیت دے گی، جو صحت سے متعلق آبپاشی کی تراکیب پمپنگ کی شدت کو کم کرنے اور ایکویفر مینجمنٹ کو مکمل کرنے اور نمکین پانی کی مداخلت کو کم کرنے میں کردار ادا کریں گے۔

سر گرمی: ۱.۱.۳۔ فیلڈ کی سطح پر مربوط
زمینی پانی کے جانچ کے نتائج کو مقامی طور پر ایگر یکلچر مینجمنٹ کا منصوبہ بندی کرتے وقت استعمال کیا جائے گا اور یہ جانچ چار ضلع جن میں پنجاب سے ڈیرہ غازی خان، خانیوال اور سندھ سے عمر کوٹ اور سانگھڑ شامل ہیں میں جانچ کی جائے گی۔ پروجیکٹ کی زمینی پانی کی جانچ کے لیے مشترکہ تجویز کو فروغ دے گی۔ جہاں کسانوں کو ہائیڈیالوجی مانیٹرنگ پر تربیت دی جائے گی۔ جس میں پانی کے پیزو میٹرز کو لوگوں تک پہنچانا اور ان کے استعمال پر تربیت اور اسی طرح ملے جلے مواد کا اکھٹا کرنا، ریکارکرنا اور ان کا جائزہ لینا شامل ہے۔ مقامی لوگوں کو زمینی پانی کی انتظام کے لیے منصوبہ بندی کرنے میں مدد دی جائے گی، تاکہ موسمی تبدیلی کے ساتھ ۹ کوائٹر کی سفرنگ فنکشن کو محفوظ کیا جاسکے۔

۲۵۔۱.۲۔ پانی کے انتظام کا طریقہ ایواپوٹرانسپیریشن کی طرح قائم کرنا اس ذیلی جز کا نتیجہ یہ ہو گا کہ پنجاب ایگریشن ڈیپارٹمنٹ سرحد ایگرین ڈیپارٹمنٹ اور سندھ ایگریشن اور ڈرینج اتھارٹی میں یہ صلاحیت پیدا ہو گی کہ وہ زرعی پانی کا اصل صرف / خرچ پ نظر ایواپوٹرانسپیریشن کی بنیاد پر رکھیں گے۔ یہ ان تمام اداروں کو اجازت دے گی کہ وہ غیر مستقل پانی کی تقسیم کو فصل کی اصل ضرورت کے مطابق مربوط بنائے۔

سر گرمی: ۱.۲.۱۔ ای ٹی مونیٹرنگ سسٹم کی تشکیل اور بروئے کار لانا

یہ سر گرمی لو ریزولیشن ریموٹ سورسنگ ایمیجز کا استعمال کرتے ہوئے ای ٹی کی معلومات دریاؤں سے سیر اب ہونے والے علاقوں کی سطح پر پیدا کرنے میں مدد دے گی۔ یہ پروجیکٹ دونوں صوبوں کے دو منتخب نہری جگہوں میں اصلی ای ٹی کی ہائی ریزولیشن سورسنگ امیجز کا استعمال کرے گی۔اس سر گرمی میں مواد کا اکھٹا کرنا،ای ٹی اسسمنٹ کے لیے سوفٹ ویئر کی کیلبریشن اور کچھ سافٹ ویئر کی تنصیب شامل ہیں تاکہ جو مواد سوفٹ ویئر کیلیبریٹ ہو گئے ہیں ان میں درستگی ہو اور نتائج کی تصدیق کی جاسکیں۔ یہ ماڈل سیٹلائٹ پر موجو این اے ایس اے،ای ایس اے یا کسی بھی کوئی سپیس ایجنسی کی جگہ مفت میں استعمال میں لائے گی۔ یہ ماڈل متغیر اوزار اور آٹو میٹک ویدھر سٹیشنز سے بھی مواد کا استعمال کرے گی۔ جنہیں یہ پروجیکٹ دونوں صوبوں میں منتخب جگہوں میں نصب کرے گی۔

سر گرمی: ۱.۲.۲۔ای ٹی کی بنیاد پر پانی کا انتظام

ای ٹی سسٹم کی جب ایک دفع توثیق ہو جائے تو پروجیکٹ ڈیپارٹمنٹ آف ایگریگیشن پنجاب، ڈیپارٹمنٹ آف ایگریگیشن سندھ اور سندھ ایگریگیشن اور ڈرینج اتھارٹی کو تکنیکی مدد کے لیے رقم مہیا کرے گی اور تربیت دے گی۔ جو بعدازاں ایریاواٹر بورڈز، کسانوں کی تنظیمات اور واٹر نزر ایسوی ایشن کے ساتھ مل کر ڈیٹا کا استعمال کرے گی جو سسٹم سے تخلیق ہوتی ہے اور پانی کے صرف کے طریقوں کو سمجھنے اور پانی کی تقسیم پر نظر رکھنے میں مدد مہیا کرے گی۔

ای ٹی سے حاصل شدہ مواد کو درجہ ذیل کاموں میں استعمال کیا جائے گا۔

i. پانی کی اصل ضرورت کا تعین کرنا

ii. کم قیمت پر پانی کی پیداوار بڑھانے کے لیے فصل کے نمونوں کو مرتب کرنے کے لیے منصوبہ بندی کرنا

iii. فصلوں کی ضروریات کے مطابق بڑے اور شہروں نہروں پر پانی کا تعین

iv. پانی کی روک تھام اور اخراج پر نظر رکھنا

سر گرمی: ۱.۲.۳۔ پروجیکٹ کے علاقوں میں ایگرو میٹرولوجیکل سٹیشن کے نیٹ ورک کو مستحکم کرنا۔

موسمی کیفیتوں کا اکھٹا کرنا اور ان کا جائزہ لینا اور ساتھ ای ٹی مانیٹرنگ ڈیٹا کا بہتر استعمال خاص طور پر سیلاب اور خشک سالی سے متعلق تغیر کرنے والی موجودہ نظام کو بہتر بنانے کے لیے پروجیکٹ چھ نئے آگرو میٹرولوجیکل سٹیشن قائم کرنے کے لیے رقم مہیا کرے گی۔ موجودہ شکل سے نہری پانی سے سیر اب ہونے والی جگہوں دو موسمی سٹیشنز کو اپ گریڈ کرے گی۔ان آگرو میٹرولوجیکل سٹیشن کو ملک میں موجود موسمی اور ہائیڈرونیٹ سٹیشنز سے ملائے گی۔ جنہیں زیادہ تر (پی ایم اے) پاکستان میٹرولوجیکل ڈیپارٹمنٹ چلاتی ہے ان سٹیشنز سے جو معلومات حاصل ہوں گی پہلے تہیہ کرنے والے حصہ دار جیسے پی ایم پی اور ایگریگیشن ایڈوائزری سروسس کو آگاہ کرے گی۔اس طریقے کو ایف اے اوز گلوبل انفارمیشن ارلی وارنینگ سسٹم کے ساتھ چلائے گی اور ایگریکلچرل سٹریس اینڈیس سسٹم کے استعمال میں مدد دے گی جسے ایف اے او نے بنیا ہے۔

۲۶۔(۱.۳)انفارمیشن سروس کی موجودگی اور استعمال میں بہتری اس ذیلی جز کا نتیجہ یہ ہو گا کہ مواد اور ان کا تجزیہ پہلے سے ہی ان قوتوں کے پاس موجود ہو جو دریائے سندھ پر موسمی تبدیلیوں کا سامنا کرتے رہتے ہیں ان لوگوں کے پاس وہ صلاحیت موجود ہو کہ وہ موجودہ مواد، معلومات اور علم کا بروقت استعمال کر سکیں۔ موسمی تبدیلی سے متعلق معلومات ملک میں کثرت سے موجود ہے لیکن مختلف ایجنسیوں کے پاس ٹکڑوں /اجزا کی شکل میں لتے ہیں۔ جن کا تجزیہ بھی ایک دوسرے سے مختلف اور غیر مربوط ہے۔اس ذیلی جز کا مقصد مواد/ معلومات مہیا کرتے ہوئے اور معلومات کا جائزہ لیتے ہوئے موسمی تبدیلی کی قبولیت کو یقینی بنانا ہے اور اس بات کا یقین کرنا ہے کہ جائزے کے تمام نتائج لوگوں کے پاس موجود ہوں جو پانی کا تعین اور وسائل کا استعمال کرتے ہیں۔ جسے (پالیسی میکرز،ایریگیشن سکیم میجرز، فارمرز وغیرہ)

سر گرمی: ۱.۳.۱۔ زراعت، موسم اور پانی کی معلومات کا جائزہ اور ترسیل کیلئے قومی سطح پر صلاحیتوں کو اجاگر کرنا ہے۔

وہ اوزار/وسائل جنہیں ایف اے او متعارف کرائے گی ان لوگوں کے لیے خاص طور پر مفید ہوں گے جو پاکستان میں موسم، زراعت اور پانی سے متعلق مسائل پر کام کرتے ہیں۔ ان میں

i. ایگریکلچر سینٹر یس اینڈیس سسٹم جو زمین پر مشاہدے کا ایک طریقہ ہے جسے ابتدائی تہیہ کے طریقے وبڑھانے کے ساتھ زرعی خشک سالی کے پیدا ہونے کی معلومات پر وقت عالمگیر سطح پر دینے کیلئے بنایا گیا ہے۔

ii. کلیکٹ ایرتھ اینڈ کلیکٹ موبائل ایک ٹیکنالوجی ہے جسے زمین کے استمال کا جائزہ لینے اور زمین کے استعمال میں تبدیلیوں کے وقوع پزیر ہونے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

iii. (ای ایم) ارتھ میپ ایک ایف اے او کا بنایا ہوا آلہ ہے جسے گوگل کی مدد سے بنایا گیا ہے۔ جو پہلے کے موسم اور

iv. سیٹلائٹ کے مشاہدے کے مواد کی روشنی میں کللئیمیٹ رسک اسیسمنٹ (موسمیاتی خطرات کا جائزہ) تیار کرتا ہے جس کے لیے ماحولیاتی اور موسمی پیمانوں کا استعمال کرتا ہے۔ جو گوگل ارتھ انجن پر دوسرے مواد کے ساتھ موجود ہے۔ موسمی تبدیلی کا زراعت پر اثر انداز ہونے کا ماڈلنگ سسٹم۔ یہ ایک انٹر ڈسپلنری ماڈلنگ سسٹم ہے جسے ایف اے او نے بنایا ہے جسے مختلف شعبے استعمال کرتے ہیں جیسے کلیموٹالوجی، ہائیڈرولوجی، ایگرونامی فوریسٹوری اور ایکنامکس شامل ہین۔ ایف اے او ان تمام شعبوں کو موسمی تبدیلی کا زراعت پر اثر انداز ہونے، فصل کی پیداوار، نہری پانی کے ذرائع، جنگلات اور بڑے پیمانے پر معیشت کا جائزہ لینے کے لیے اجازت دیتی ہے۔

سر گرمی: ۱.۳.۲۔ ایگری کلیمیٹ واٹر انفارمیشن پورٹل کی تشکیل

پروجیکٹ انٹرنیٹ پر ایک پورٹل بنائے گی جسے ایگری کلیمیٹ واٹر انفارمیشن پورٹل (اے سی ڈبلیو اے) کہا جائے گا۔ یہ اوپر دیے گئے تمام ٹیکنالوجیز تک رسائی کا رستہ بنائے گا۔ پروجیکٹ کی تیار کی ہوئی مواد اور نتائج کو یوزر فرنڈلی ایشبورڈ پر ظاہر کرے گی۔ جو اس پورٹل میں جز نمبر ۱ کے موضوعات جیسے پانی کا کھاتہ، ایگیسوٹر ولنیر ابیٹیٹی، اسیسمنٹ، ایگیسوٹر مینجمنٹ، اے مانیٹرنگ اور ای مینجمنٹ پر مواد موجود ہوں گے۔ جز نمبر ۲ میں پریکٹشنرز اور کسانوں کے لیے بنائے گئے تربیتی اور تکنیکی مواد کے حوالہ جات بھی اس پورٹل کا حصہ ہوں گی۔ ان کے علاوہ جز نمبر ۳ میں آگاہی اور آؤٹ ریچھ کمپین کے مواد بھی پورٹل پر موجود ہوں گے اس طرح یہ پروجیکٹ پالیسی بنانے والے، سرکاری اوپریشنز کے عملہ، سیرابی سکیم منیجرز، پانی استعمال کرنے والی ایسوی ایشنز اور کسانوں کی صلاحیت بڑھائے گی تاکہ وہ ترقی کا جائزہ لے سکیں۔

سر گرمی: ۱.۳.۳۔ معلومات کا انتظام اور اے سی ڈبلیو اے پورٹل سے متعلق کنسورشیم کی تشکیل

پورٹل کے استعمال میں گورننس اور کولیبوریشن کے لیے باہمی ہم آہنگی کا ایک طریقہ کار قائم کیا جائے گا جس میں ان تمام حصہ داروں کے نام شامل کیے جائیں گے جنہوں نے مواد اکھٹا کرنے اور محفوظ کرنے میں مدد دی ہو۔

یہ قومی اور صوبائی سطح کے حصہ داروں کی ایک کنسورشیم ہو گی۔ ٹرینگ اور دوسرے علم بڑھانے والے پروگرام جو پورٹل کے مواد استعمال کرنے کو فروغ دیتے ہیں ان سب کو اے سی ڈبلیو اے کنسورشیم کے تحت رکھا جائے گا جنہیں اے سی ڈبلیو اے کنسورشیم کے ایسوی ایٹ پارٹنرز اور ان کے سٹاف استعمال کریں گے۔

۲۷۔دوسرا حصہ۔موسمی تبدیلی کے لیے فارم پر لچک پیدا کرنا
اس حصہ کا مقصد موسمی تبدیلی کا کسانوں کی فارم پر لچک پیدا کرنا ہے۔

جس کے لیے کسانوں کی مہارت میں اضافہ کیا جائے گا انھیں مختلف ٹیکنالوجیز اختیار کرنے میں مدد دی جائے گی اور انھیں ان حصہ داروں کے ساتھ معروز رکھا جائے گا جو زراعت پر موسمی تبدیلی سے متعلق خدمات انجام دیتے ہیں۔ یہ حصہ ۷۰اے آؤٹ کام جی ایف سی سے مطابقت رکھتی ہے جو "قبولیت کی صلاحیت مستحکم کرنا اور موسمی خدشات/خطرات کو کم کرنا" ہے۔ یہ کمزور کسانوں کیلیئے ماحول، زراعت اور فارم کے پانی کے انتظام کے طریقوں کا جائزہ لے گا۔ جس سے تجربات اور سبقوں سے سیکھا جاتا ہے جو پچھلے ایف اے او اور حکومت کے اقدامات سے متعلق تجربات پر مبنی ہے۔

۲۸۔اس حصے کا اپنا ایک مخصوص پروجیکٹ ایریا ہو گا جو پنجاب کے پانچ اور سندھ کے تین ڈسٹرکٹس پر مشتمل ہو گا۔ جن میں پنجاب سے خانیوال، لودھراں، ملتان، مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازی خان شامل ہیں۔ سندھ سے بدین، سانگھڑ اور عمر کوٹ شامل ہیں۔ فارم پر لچک پیدا کرنے کے لیے دونوں نئے اور روایتی توسیعی طریقے اپنائے گی۔ جن میں تجربے پر محیط توسیعی طریقے جن میں ڈیمونسٹریشن پلاٹس، فیلڈ سکولز، اور فیلڈ ڈیز شامل ہیں جو کسانوں کو اجازت دیتے ہیں کہ وہ دیکھے، ہاتھ لگائے اور تجربہ کرے۔ جو قبولیت کی صلاحیت اور لچک پیدا کرنے کے لیے ضروری ہیں۔ پروجیکٹ فیلڈ سکولز پر عملدرآمد کر کے اپنے عملہ کے ذریعے بے بس کسانوں کو خصوصی مدد دے گی۔ پروجیکٹ رزلٹ اور ینٹل معاہدے سرکاری محکموں، غیر سرکاری ادارے اور پرائیویٹ سیکٹر کے ساتھ کرے گی۔ جو اس پروجیکٹ ایریا میں کام کر رہے ہیں اور جو توسیعی سرگرمیوں کی عملدرآمد میں پروجیکٹ کی تیار کردہ نصاب کو پروگرام میں شامل کرنے کے خواہش مند ہوں۔ یہ طریقہ کار پروجیکٹ کو پارٹنرز کی مہارت، موجودہ نیٹ ورک اور انفرانسٹرکچر کے استعمال میں آسانی پیدا کرے گی۔ مزید برآں ای ایگریکلچر کی سرگرمیوں کو سیکھنے کے عمل کو بڑھانے کے لیے استعمال کی جائیں گی۔ یہ جز درجہ ذیل اجزا پر مشتمل ہو گی۔

۲۹۔(۱.۲)موسمی لچک کے لیے عملی اقدامات میں بہتری
اس ذیلی جز کا نتیجہ یہ ہے کہ زراعت کی موسمی لچک اور فارم پر پانی کے انتظام کے طریقوں کے لیے تازہ ترین معلومات اور سیکھنے کے مواد کا بڑے پیمانے پر پھیلانا ہے جو دریائے سندھ اور معاون دریاؤں کے گرد کام کرنے والے صنعت
کاروں میں تبدیلیوں کے لیے زیادہ لچک پیدا کرے گا۔ یہ سب مواد میڈیا، پراجیکٹ کا عملہ، پراجیکٹ پارٹنرز، دوسرے شراکت دار اور صنعت کاروں کے استعمال کے لیے تیار کیے جائیں گے۔ آزمائے ہوئے طریقوں کی شناخت سکریننگ کے ذریعے کی جائے گی اور فیلڈ کی سطح کے نتائج سرکار کے جاری اور ڈونر کے اختیار کیے گئے انیشیٹیوز کے تحت رپورٹ کیے جائیں گے۔ ان میں

i. چاول اور گندم کی کاشت کے طریقے
ii. بیج بونے کے ساتھ گیلے اور خشک چاول کی پیداوار اور گندم کی فصلوں کو کاشت کیلیئے تیار کرنا۔
iii. کپاس، گندم کی کاشت، ڈھلوان جگہوں کو ہموار کر کے بیج بونے کیلیئے تیار کرنا۔
iv. گنا کے انٹر کرپنگ سسٹم
v. فلو کے ساتھ کئی طرح کی فصل اگانے کے طریقے
vi. ہوم سٹیڈ باغبانی۔ جن میں سبزیوں کی پیداوا اور اگرو فورسٹی میوؤں کے درخت اور انیمل ہاؤس بونڈری شامل

ہیں۔ان سب طریقوں کو دوسرے طریقوں کے ساتھ ملائے جائیں گے تاکہ لچک اور پانی کے استعمال میں بہتری آجائے جیسا کہ دھوپ، خشک سالی، سالٹ ٹولرنٹ وارائٹی، شعاعوں کی برابری، مولچنگ اور انٹیگریٹڈ پیسٹ مینجمنٹ (ای پی ایم) ان سب کی تفصیل پروجیکٹ ڈیزائن میں موجود ہیں اور ۲.۷ اپینڈی میں پائے جا سکتے ہیں۔

سر گرمی: ۲.۱.۱۔ تربیتی مینول کی بناوٹ واہمیت

پروجیکٹ شروع ہوتے ہی ماہرین مضامین، تحقیقی ادارے اور یونیورسٹیوں کا انتخاب عمل میں لایا جائے گا جو ان مواد کا جائزہ لیں گے اور مخصوص جگہوں کے لیے منتخب کیے گئے طریقوں کی دوبارہ وضاحت کریں گے۔اس کے علاوہ ایگروایکوسسٹم کو بھی دوبارہ واضح کریں گے جہاں جگہوں کی توسیع کی جائے گی۔ جو بعد آزاں صوبائی زرعی ادارہ اور میدانی ادارہ جات کے ساتھ تعاون کر کے ٹریننگ کے مواد تیار کر کے یکجا کریں گے۔ان کے ساتھ ٹریننگ مواد کی نظرثانی کر کے انھیں جدید شکل دیں گے۔ڈیمونسٹریشن سائیڈز کو تشکیل دی جائے گی جنہیں پروجیکٹ کے تربیتی عملہ ٹریننگ سائیڈز کے طور پر بھی استعمال کریں گے۔ موسمی تبدیلی سے متاثر لوگوں کے تربیتی مواد کی مناسبت کے حوالے سے اس بات کا خاص خیال رکھا جائے گا کہ مواد کی تیاری کے دوران عورتوں اور اقلیتی کسانوں کا مشورہ بھی شامل کیا جائے گا۔اور جتنا ممکن ہو سکے عورتوں اور اقلیتی کسانوں کے لیے الگ مواد تیار کیا جائے گا۔ تربیتی مواد میں ٹیوسر ینٹروڈکٹوری ویڈیوز (ہر ایک منٹ کے لیے) اور ہر مشق کے دوران ویڈیوز

کی مدت ۷-۱۰ منٹ کی ہو گی۔ یہ ویڈیوز پروجیکٹ کے ای۔ایگریکلچر کے طریقوں کو تشکیل دیں گی۔ٹریننگ اور کمونیکیشن کے مواد گینی فیلڈ کو نٹینٹس پر بھی مشتمل ہوں گی جس کی مشق موبائل فون کے ذریعے کرائی جائے گی۔اس میں سادہ اور آسان ہینڈ آؤٹس شامل ہوں گی جنہیں سٹاف ٹریننگ کے دوران استعمال کریں گے، ڈیمونسٹریشن یا فیلڈ وزٹ کے دوران استعمال کریں گے۔ پروجیکٹ کے دوران ٹریننگ کے مواد کا جائزہ لیا جائے گا، مواد نفیس بنانے کی کوشش کی جائے گی اور مواد کو فیلڈ کے تجربے کی بنیاد پر کسانوں سے مشورہ کر کے نئے طریقوں اور معلومات پر عمل کر کے جدید طرز پر تشکیل دی جائے گی۔اس حوالے سے صوبائی ٹیکنکل کمیٹی کا کردار مواد کا جائزہ لینے اور نئی تجربات کی قبولیت کرانے میں اہم ہو گا۔

سر گرمی: ۲.۱.۲۔ پروجیکٹ ڈیمونسٹریشن پلاٹس کا قیام اور اڈاپٹیو ریسرچ

پروجیکٹ فارم پر ڈیمونسٹریشن پلاٹس بنانے میں رقم فراہم کرے گی۔ جو خاص ٹیکنالوجیز کو سی آر اے اور او ایف ڈبلیو ایم پر عوام کو دکھائے گی۔ پہلے سال پروجیکٹ تقریباً ۱۶ ڈیمونسٹریشن پلاٹس بنائے گی (ہر ضلع کی سطح پر دو) ایک سی بی ایف ایس اور ایک ڈبلیو او ایس کے لیے ڈیمونسٹریشن پلاٹس کی پائیداری اور کام کو کاشتکاری کے عین مطابق بنانے کے لیے منصوبہ جات کسانوں کے ساتھ ملکر بنائے گی۔

ڈیمونسٹریشن پلاٹس کا استعمال ٹریننگ کی توسیعی/اضافی کارکن

کے لیے کیا جائے گا۔ پلاٹس کی تعداد ہر سال بڑھتی جائے گی جیسے جیسے کسان، حصہ دار، شراکت دار تربیت یافتہ ہوتے جائیں گے۔ پلاٹس کے لیے جگہوں کا انتخاب ایگروایکالوجیکل زونز کو سامنے رکھ کر کیا جائے گا۔ پروجیکٹ ایک یا زیادہ ریسرچ کے اداروں سے معاہدہ کرے گی کہ وہ اڈاپٹیو ریسرچ کو ڈیمونسٹریشن پلاٹس میں جاری رکھے گی۔تاکہ اس ریسرچ کے نتائج فوری طور پر مخصوص کام کی بہتری کیلئے عمل میں لایا جا سکے۔

سر گرمی: ۲.۱.۳۔ سی آر اے اور او ایف ڈبلیو ایم ریپوسیٹوری کی بناوٹ

ٹریننگ میٹریل اور مواد اور جائزہ جنہیں اڈاپٹیو ریسرچ کے ذریعے اکٹھا کیا گیا ہو تمام اے سی ڈبلیو اے پورٹل پر موجود ہوں گی۔ پروجیکٹ ان معلومات کو یکجا کرے گی۔اور تب یہ پاکستان ایگریکلچر انفارمیشن سسٹم (پی آئی اے ایس) میں شامل ہو گی جسے حکومت پاکستان۔او ایس ڈی اے اور ایف اے او نے ملکر بنایا ہے۔ پروجیکٹ پی اے آئی ایس کے مواد اور سر گرمی نمبر ۲۰۱-/،۲.۱.۲ کے نتائج کو یکجا کرے گی اور اس کو پاکستان کلیمیٹ ایگریکلچرل انفارمیشن سسٹم (پی سی اے آئی ایس) میں اپگریڈ کرے گی۔ جو اے سی ڈبلیو اے کی ایک یونٹ ہے۔

۳۰۔(۲.۲) سی آر اے اور او ایف ڈبلیو ایم پر ٹرینرز کی ٹریننگ

اس ذیلی جز کا نتیجہ یہ ہو گا کہ تجربہ کار عملہ پروجیکٹ ایریا میں کام کر رہے ہوں گے۔ جو سی آر اے اور او ایف ڈبلیو ایم کے کام کو فروغ دے رہے ہوں گے۔ اس پر پروجیکٹ کے ۴۸ فل ٹائم سہولت کار ہوں گی (ہر ضلع میں ٦) جو ۱۲۰۰ اضافی ورکرز کی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لیے ٹریننگ آف ٹرینرز ٹی او ٹی کریں گے۔ اضافی ورکرز ٹریننگ کے طریقوں اور سی آر اے اور او ایف ڈبلیو ایم پر تربیت حاصل کریں گے۔ نتیجتاً وہ اس قابل ہوں گے کہ حاصل کی ہوئی مہارت دوسروں کو تفویض کرے اور پروجیکٹ سے مستفید ہونے والوں کو تربیت دیں جو اندازاً ۱۰۲۰۰۰ کسانوں تک پروجیکٹ کی عملدرآمد کے دوران پہنچ سکیں گے۔

(۳.۲) زرعی طریقوں کی تبدیلی کے لیے سی آر اے اور او ایف ڈبلیو ایم کی مدد سے کسانوں کی صلاحیتوں کو بڑھانا۔

اس ذیلی جز کا نتیجہ یہ ہو گا کہ سی آر اے اور او ایف ڈبلیو ایم کے طریقوں کو استعمال کرنے کے لیے کسانوں میں مہارت پیدا ہوئی جو ایگرو ایکو سسٹم سے مطابقت رکھتی ہو۔ پروجیکٹ درجہ ذیل طریقوں سے کسانوں کے سمجھنے اور نئے طریقوں کو اپنانے کی صلاحیتوں میں اضافہ کرے گی۔

i. سی بی ایف ایس

ii. ڈبلیو او ایس

iii. پارٹنر اداروں سے کسانوں کی تربیت

ٹوٹل ۱۰۱۶۰۰ کسان توسیعی سرگرمیوں سے مستفید ہوں گے۔ مزید براں تقریباً ۱۵۰۰۰۰ کسانوں کو سی بی ایف ایس اور ڈبلیو او ایس کے دورے کرا کے ان نئے طریقوں سے آگاہی دے گی۔ ان کے علاوہ ڈیمنسٹریشن پلاٹس کا دورہ بھی کسانوں کی تربیت میں شامل کی جائے گی۔ ٹوٹل ۲۵۰۰۰۰ کسان جن میں ۸۰۰۰۰ خواتین شامل ہیں ان تین طرح کے تربیتی پروگرام سے فائدہ اٹھائیں گے۔ تجربہ کار کسانوں کو پارٹنر نیٹ ورک میں شامل کیا جائے گا جو زراعت کی بہتری کے لیے ایڈوائزری سروسز کو لوگوں تک پہنچائیں گے۔ اور موبائل نیٹ ورک کے ذریعے وقت سے پہلے لوگوں کو خطرات سے متنبہ کریں گے۔ علاوہ ازیں آئی سی ٹی کے استعمال کو فروغ دیا جائے گا تا کہ کسانوں کی صلاحیتوں میں استحکام پیدا کی جا سکیں۔

سرگرمی: ۲.۳.۲۔ خواتین کے کھوئے ہوئے سکول

ثقافتی اصولوں کو سامنے رکھتے ہوئے خواتین اور مردوں کو اکھٹے تربیت دینا مشکل ہے اس لیے دیہی علاقوں میں خواتین کے لیے سیکھنے کا ایک نقطہ نظر گھریلو باغبانی کے سلسلے میں خواتین کا کھلا سکول کامیابی سے پائلٹ کیا گیا ہے۔ آر ایس پیز اور این جی او کا خواتین کے ساتھ کام کرنے کی تاریخ لمبی ہے۔ ان کی نیٹ ورک موجودہ انسانی وسائل اور بنیادی ڈھانچوں کا استعمال کرتے ہوئے پروجیکٹ اداروں کے ساتھ ٹریننگ میں حصہ لینے والی خواتین کی ہوم گارڈننگ کو بہتر کرنے پر کام کرے گی۔ اس نقطہ نظر کا استعمال کرتے ہوئے زرعی سرگرمیوں کو اپنانے کے لیے تقریباً ۴۰۰۰۰ خواتین کو تربیت دی جائے گی جو مخصوص گھریلو مالکان سبزیوں کی پیداوار، پھل کے درختوں کے ذریعے آمدن اور خاندانی صحت کو بڑھانے کے حوالے سے لچک کو بہتر بنانے پر توجہ دے گی۔ پروجیکٹ ہر باغبان عورت کو شروع میں بیج، اوزار اور روزی کمانے کے لیے چوزے اور بکریاں فراہم کرے گی۔ مزید برآں پروجیکٹ جز نمبر ۳ کے تحت متعلقہ کام پر معلوماتی مہم چلائے گی۔ اس طرح تقریباً ۲۴۰۰۰ خواتین اس مہم سے فائدہ اٹھا کر باغبانی اختیار کریں گی۔

سرگرمی: ۲.۳.۱۔ آب وہوا اور کاروباری فیلڈ سکولز

ایف ایف ایس اور سی بی ایف ایس کے نقطہ نظر کو استعمال میں لاتے ہوئے تعلیم بالغاں کی ایک شراکت داری پر مبنی ضابطہ کار مرتب کی جائے گی جہاں شرکا موسم، مٹی کی خصوصیات، پودوں کی نشوونما، اخراجات اور پیداوار کا مشاہدہ کریں گے۔ اختیار کیے گئے طریقوں کی معاشی نمائندے کی نمائش کے لیے ایف اے او کے جاری ملک میں موجود فارمز بزنس سکول پروجیکٹ کے طریقوں کو اختیار کرتے ہوئے مارکیٹنگ میں مہارت پیدا کرنے، حساب کتاب اور معاشی خواندگی کو فروغ دی

جائے گی۔ کاروباری ترقی کی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے پروجیکٹ پرائیویٹ سیکٹر، شراکت داروں کو ایسی سروسز مہیا کرے گی جو دوسروں کے ساتھ مناسب رابطے میں رہ کر اس قابل ہو جائے کہ تبدیلی آب و ہوا اور موسم کے باعث پودوں کو بیجوں کی پیداوار میں اضافہ کرنے کی صلاحیت کو متعارف کرائے گی۔ جہاں ایف اے او کے پہلے سے ہی جاری انیشیٹیوز موجود ہیں۔ نئے طریقوں کو اپنانے میں سہولت دینے کے لیے فیلڈ سکول ان پٹ سپورٹ اور پیداوار کی خدمات فراہم کرے گی۔

جیسے براہ راست بیج بونے کا طریقہ۔ ابتدائی طور پر سی بی ایف ایس کو پروجیکٹ کا عملہ چلائے گا۔ لیکن تیسرے سال کے بعد زیادہ سی بی ایف ایس کو فارمر فسیلیٹیٹرز پروجیکٹ کے عملہ کی سربراہی میں چلائیں گے۔ تقریباً ۱۵،۶۰۰ کسانوں کو سکول کے ذریعے تربیت دی جائے گی۔

سرگرمی: ۲.۳.۳۔ کسانوں کی شراکت داروں کی ڈیمنسٹریشن پلاٹ پر ٹریننگ

یہ سرگرمی شراکت دار اضافی مزدوروں کے ساتھ مل کر عمل میں لائی جائے گی۔

جو کہ وہ پراجیکٹ کے پارٹنرز ساتھی ٹرینرز سے تربیت پا چکے ہوں گے۔ اس سرگرمی کا مقصد کوئی بھی تنظیم بشمول سرکاری

۳۲۔ جزو ۳۔

مسلسل تبدیلی کیلئے سازگار ماحول پیدا کرنا (۱۳.۶ ملین ڈالرز جس میں سے جی سی ایف ۵۸.۵ ملین ڈالرز فراہم کرے گا (اس جزو کا مقصد سندھ طاس میں کسانوں کی طرف سے زراعت کیلئے درکار یکسو آب وہوا میں پائیدار بہتری کیلئے وسیع تر سازگار ماحول پیدا کرنا ہے، اس جزو کو جی سی ایف سے حاصل نتائج کے مطابق بنایا گیا جو A.5.۰ ہے جس میں آب وہوا کی بہتری کیلئے منصوبہ بندی اور ترقی کیلئے ریگولیٹری نظاموں اور ادارہ جاتی نظام کو مضبوط بنایا گیا ہے، یہ نجی شعبہ کسان برادری اور پالیسی سازوں میں آگاہی پیدا کرے گا تاکہ پیداوار دینے والوں کیلئے موسمیاتی تبدیلی کی مطابقت سے سازگار ماحول پیدا کیا جاسکے یہ شواہد پر مبنی پالیسی سازی میں مدد دے گا اور یہ کسانوں کو ضروری خدمات کی فراہمی کرنیوالے نجی اور سرکاری شعبہ کی معاونت کرے گا (۳) ذیلی جزو پر مشتمل ہو گا

۳۳) ۳.۱ (یہ معلومات دے گا اور آگاہی میں بہتری لائے گا (۵۶.۳ ملین ڈالرز جن میں سے جی سی ایف ۲۲.۳ ملین فراہم کرے گا (پراجیکٹ سندھ طاس کے کسانوں میں موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کے بارے میں معلومات اور اطلاعات فراہم کرے گا اور آگاہی پیدا کرنے کی مہم چلائے گا اور کسانوں کو ان موسمیاتی تبدیلیوں کی مطابقت کے امکانات اور اقدامات سے آگاہ کیا جائے گا۔ مربوط ای زراعت کے اقدام کے طور پر وفاقی، صوبائی اور ضلعی سطح پر مہمات تشکیل دی جائینگی، جو کہ ابلاغ کے مختلف ذرائع پر مشتمل ہوں گی اس ذیلی جزو سے پراجیکٹ کو سندھ طاس میں دلچسپی رکھنے والے ممکنہ پیداوار دینے والوں تک وسعت دی جائیگی اور جزو کے تحت جن کسانوں تک پہنچایا جائیگا انہیں دیئے جانیوالے پیغامات کی فراہمی کو مزید تقویت دی جائیگی اس طرح اس ذیلی جزو سے موسمیاتی تبدیلی کے خطرات میں کمی لانے کے عمل اور درپیش خدشات بارے آگاہی کی مضبوطی .A ۵ O. کے نتائج کے حصول میں براہ راست مدد ملے گی۔

۳۴۔ آگاہی کی مہم کو موثر بنانے کیلئے پراجیکٹ موبائل فون کمپنیوں کے نیٹ ورک کے ساتھ کام کرے گا تاکہ ہداف والے اضلاع کی آبادیوں کے درست حلقوں کی نشاندہی کی جاسکے اور انہیں ریڈیو پروگرام کے ساتھ منسلک کیا جاسکے۔ مثال کے طور پر پراجیکٹ مطلوبہ علاقوں میں پراجیکٹ کے بارے میں ریڈیو پروگرام کا اعلان کرنے کیلئے آواز پر مبنی یا مختصر تحریری پیغامات (ایس ایم ایس) بھیجے گا، خاطر خواہ معلومات اور اطلاعات کی فراہمی کرنیوالے ریڈیو پروگرام براہ راست نشریات میں ٹیلی فون نمبر بتائیں گے کہ کسان اس پراجیکٹ کے متعلق ان نمبروں سے براہ راست معلومات حاصل کر سکتے ہیں اور اس ٹیلی فون پر رابطہ کرنے والے کسانوں کو نمائشی

اور تیار شدہ پلاٹوں پر معلومات کی فراہمی کیلئے مدعو کیاجائیگا اور یاانہیں آواز پر مبنی یاایس ایم ایس پیغامات کے ذریعے بالمشافہ سیشن کیلئے مارکیٹنگ کے دنوں میں بلایاجائے گا۔

۳.۱.۱ ۔سر گرمی، ملٹی میڈیاسے معلومات کی فراہمی اور آگاہی پیدا کرنے کی مہم

یہ سر گرمی ملٹی میڈیا کا مواد بنانے سے شروع ہو گی اس میں مرکزی خیال کی حامل مختصر دورانیہ کی اقساط پر مبنی ویڈیو، ریڈیو، پرنٹ، ایس ایم ایس اور آڈیو ڈرامے بنائے جائینگے جو کہ موسمیاتی تبدیلی کے حوالہ سے فصلوں بارے مشوروں پر مبنی ہوں گے ان کے ساتھ ساتھ کسانوں کی معلومات برقرار رکھنے کیلئے مختصر تحریری پیغامات (ایس ایم ایس) اور آواز پر مبنی پیغامات بھی ہونگے اس کے علاوہ موبائل فون پر ریڈیو کے مواد، مرکزی خیال اور کھیل ہی کھیل پر مبنی پیغامات پر مشتمل مہم چلائی جائے گی اور موبائل فون کے ذریعے باہمی تفاعل کرتے ہوئے انعامات اور ترغیباتی سوال وجواب ہونگے جبکہ اہم پہلوؤں کو اجاگر کرنے کیلئے گانے اور مختصر دورانیہ کیلئے استعمال کئے جائیں گے، اسی پراجیکٹ میں بعدازاں جزو۲ کے تحت کسانوں کو عملی مظاہرہ کرکے دکھاتے ہوئے نمائشی پلاٹ کی ویڈیوز اور پوڈکاسٹ بنائی جائیں گی یہ ریڈیو پروگراموں کے ساتھ ساتھ جزو۲ کی سر گرمیوں میں حصہ لینے والے توسیعی عملہ کی طرف سے استعمال کی جائینگی، صوبائی مہمات مقامی زبانوں میں ہونگی جن میں متعلقہ دیہی آبادیوں پر بھرپور توجہ مرکوز کرتے ہوئے مہم چلائی جائیگی جس میں مرکزی کردار ریڈیو کا ہوگا کیونکہ یہ کسانوں کے لیے معلومات کی فراہمی کا اہم ترین بیرونی ذریعہ ہے کسانوں کیلئے ان کے ماحول کی مطابقت سے پیغامات بڑی احتیاط سے حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے بنائے جائیں گے، مثال کے طور پر پیمائش کے مقامی یونٹ استعمال کئے جائیں گے۔

ابتدائی مہمات خاص طور پر پنجاب اور سندھ میں چلائی جائیں گی جن میں زرعی شعبہ پر موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات بارے دستیاب موجودہ علم اور معلومات کو استعمال کیاجائیگا۔ لہذا یہ ابتدائی مہمات اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل اصل (جینیرک) ہوں گی پراجیکٹ کے دورانیہ کے دوران اجزاء ۱ اور ۲ کے ذریعے نیاعلم اور معلومات بھی حاصل کی جائیں گی، موبائل پر سکریچ کرکے باہمی تفاعل پر مبنی مہم کی بجائے دستیاب سروسز کیساتھ اشتراک کار کیاجائیگا تاکہ ان پیغامات کو بہتر بایاجائے اور موسمیاتی یکسوئی کے پیغامات کو ان میں شامل کیاجائیگا۔ پراجیکٹ مسابقت کے سلسلہ میں موبائل فون کمپنیوں کے ساتھ مل کر کام کرے گا کہ ریڈیو صارفین کی کس طرح نشاندہی کی جائے اور موبائل فون کے پیغامات صارفین کیلئے کس طرح زیادہ مفید ثابت ہونگے اور اس پراجیکٹ کو جزو نمبر ۲ کے تحت بنائے جانیوالے عملی مظاہرہ کرکے معلومات کی فراہمی کرنیوالے نمائشی پلاٹس کے ساتھ بھی منسلک کیاجائیگا، پراجیکٹ کی ان مہموں میں کئی سر گرمیاں شامل ہیں ان میں پراجیکٹ کے ریڈیو پروگرام کا اعلان کرنے کیلئے ہدف والے علاقوں میں ایس ایم ایس اور آواز پر مبنی پیغامات بھیجنا شامل ہے، ریڈیو کا ایسا پروگرام جو کہ خاطر خواہ معلومات دے سکتا ہو سامعین کو ٹیلی فون پر فراہم کرے گا تاکہ کسان پراجیکٹ سے براہ راست مزید معلومات حاصل کر سکیں، موبائل فون کی امدادی مہم کے ذریعے ایس ایم ایس اور آواز پر مبنی پیغامات استعمال کیے جائیں گے اور کسانوں کو پراجیکٹ کے عملی طور پر مظاہرہ کرتے ہوئے بنائے جانیوالے نمائشی پلاٹوں پر مدعو کیاجائیگا ان پیغامات کے ذریعے عوام تک پہنچایا جاسکتا ہے اور انہیں مارکیٹنگ کے دنوں یہں بالمشافہ سیشنز میں بلایا جاسکتا ہے کسانوں کو موبائل فونز کی اپلی کیشنز کے استعمال اور دیگر سوشل میڈیا بارے رہنمائی کیلئے ریڈیو استعمال کیاجاسکتا ہے جبکہ اسی ضمن یہں کسانوں کے لیے ایس ایم ایس اور آواز پر مبنی پیغامات کو بھی استعمال کیاجاسکتا ہے۔

فون پر مبنی پیغامات اور مشاورتی خدمات فراہم کرنیوالوں کو موسمیاتی تبدیلی سے متعلق ایسا معلوماتی مواد دیاجائیگا جو قابل عمل ہو اور وہ فون کے ڈسپلے پر متعلقہ فارمیٹ میں ہو اس میں اور جزو نمبر ۱ کے تحت بنائے گئے اے سی ڈبلیو اے کے پورٹل میں سے لی گئی معلومات دی جائیں گی اس میں جزو۲ سے حاصل کردہ یکسو زرعی پریکٹسز

شامل ہونگی اور ذیلی جزو۳.۳ کے تحت شراکتداروں کی بنائی گئی سروسز اور سرگرمیاں اور فلیکس آلات اور جزوا میں دیا گیا ای ٹی مانیٹرنگ کا نظام بھی استعمال کیا جائیگا تاکہ کسانوں کیلیۓ پیشگی اطلاعات کے بنائے گئے نظام کو زیادہ قابل اعتماد اور صحیح بنایا جاسکے معلوماتی مواد میں پراجیکٹ کی سرگرمیاں بشمول کسانوں کو اپنے گردونواحی وقریبی نمائشی پلاٹ پر آنے کی دعوت کے بارے میں تازہ ترین صورتحال شامل کی جائیگی،مزید برآں مشاورتی خدمات کی طلب کے سلسلہ میں ملازم رکھے گئے عملہ کو موسمیاتی تبدیلیوں کی یکسوئی کی پریکٹسز بارے عملی تربیت دی جائیگی تاکہ وہ کسانوں کو بہتر تکنیکی مشورہ دے سکیں۔گاؤں میں نوجوانوں کو مقامی کسانوں سے سوالات اور اکٹھے کرنے کیلیۓ متحرک کیا جائیگا اور وہ نوجوان موبائل اور آئی سی ٹی پلیٹ فارموں سے موبائل کے ذریعے پراجیکٹ کے ساتھ اشتراک کار کرتے ہوئے سوالات ماہرین تک پہنچائینگے، کسی اے بی آر ٹی کے ساتھ پودوں کے بارے میں معلوماتی بینک اور پودوں کے ڈاکٹرز سے روابط بھی قائم کروائے جائیں گے۔

۳۵۔(۳.۲)وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی طرف سے پالیسی پر عمل درآمد میں معاونت کے

۱.۷۵ ملین امریکی ڈالرز (جن میں سے جی سی ایف ۱.۴۱ ملین ڈالرز فراہم کرے گا(

اس ذیلی جزو سے پالیسی سازوں کو پراجیکٹس کے نتائج اور ایگری کلائیمیٹ واٹر (اے سی ڈبلیواے) پورٹل کو استعمال کرنے میں مدد ملے گی اور اُس پورٹل کی مدد سے حاصل کردہ نتائج اور اس میں شامل اعداد وشمار سے شواہد پر مبنی فیصلے کرسکیں گے تاکہ سندھ طاس کو موسمیاتی تبدیلیوں کی مطابقت سے زیادہ یکسو بنانے کے لیے زرعی شعبہ میں تبدیلی لانے میں معاونت کی جاسکے۔اس ذیلی جزو سے ان ادارہ جاتی انتظامات کو مضبوط بنانے میں آسانی ہوگی جو یہ ہیں۔

(اے) پراجیکٹ کے علاقوں کے علاوہ دیگر علاقوں میں ترقی

(بی) متعلقہ پالیسیوں سے موسمیاتی تبدیلیوں کو یکسو بنا کر مرکزی دھارے میں لانا

(سی) پراجیکٹ کے فوائد کو پائیدار بنانا

اس ذیلی جزو سے جی سی ایف کے نتائج کو عملی شکل دینے میں مدد ملے گی ان میں اے ۵.۰ ہیں حکومتی اداروں اور ریگولیٹری اداروں کی آب وہوا کی مطابقت سے ترقیاتی منصوبہ بندی کی مضبوطی اور اے ۶۔ فیصلہ سازی میں آب وہوا کی معلومات کا استعمال اور ان میں اضافہ شامل ہیں۔

سرگرمی: ۳۲.۱ شواہد پر مبنی پالیسی سازی کیلیۓ معلومات اور علم میں تبادلے کے ذریعے اداروں کے درمیان اشتراک کار میں اضافہ کرتا۔پراجیکٹ سندھ طاس میں پانی اور زراعت کیلیۓ کام کرنیوالے متعلقہ حکومتی محکموں کے درمیان اشتراک کار میں آسانی پید کرے گا، یہ صوبائی حکومتوں میں ان مختلف ونگز اور محکموں کے درمیان عملی کام کرنے طریقہ کار کے بارے میں وسیع تر اشتراک کار پیدا کرے گا جو موسمیاتی تبدیلیوں کی روک تھام کی خاطر خواہ پالیسی کیلیۓ ضروری ہیں، پراجیکٹ ہر صوبہ میں خصوصاً محکمہ زراعت اور محکمہ آبپاشی کے درمیان قریبی تعلقات کار قائم کرنے میں آسانی پیدا کرے گا اور دونوں محکموں کی مشترکہ ذمہ داریوں، کام کی منصوبہ بندی اور طریق کار میں ہم آہنگی، معلومات کے تبادلہ ہیں معاونت کرے گا، صوبائی محکمہ آبپاشی کو آبی وسائل کی ذمہ داریوں میں توسیع کرنے میں آسانی ہوگی اور ان علاقوں میں آبی وسائل کی مینجمنٹ کرنے کیلیۓ خواہش مند صوبائی حکام کو خوراک وزراعت کے خطہ کے دیگر ممالک کے تجربات کے بارے میں بتایا جائیگا، پراجیکٹ سے موسمیاتی تبدیلیوں کی مطابقت والی سرگرمیوں اور اغراض ومقاصد میں ہم آہنگی لانے میں مدد ملے گی اور اس کے علاوہ صوبہ کے محکمہ ہائے زراعت کے کھیتوں اور کھلیانوں میں پانی کی مینجمنٹ کرنیوالے شعبوں توسیعی شعبہ کے مداخل کو متحدہ یکسو ہو کر اقدامات کرنے کو فروغ دینے میں آسانی ہوگی، پراجیکٹ زراعت میں اقلیتی مسئلہ اور صنف کے بارے نچلی سطح پر کام کرنیوالی تنظیموں سے تجربات کا تبادلہ کرنے کیلیۓ انہیں متعلقہ حکومتی محکموں سے ملائے گا تاکہ اُن تنظیموں کے علم اور ضروریات بہتر طریقہ سے پوری کرنے کی پالیسیوں سے استفادہ کیا جاسکے۔

پراجیکٹ موسمیاتی تبدیلیوں سے مطابقت کیلئے شواہد پر مبنی پالیسی سازی میں مدد کردے گا اور پالیسی سازوں کی جزو ا کے تحت ایگری کلائیمینٹ واٹر انفارمیشن پورٹل کے عناصر کو استعمال کرنے میں معاونت دے گا، پراجیکٹ میں موسمیاتی تبدیلیوں کے مسئلہ بارے کام کرنیوالے اسی قسم کے دیگر پراجیکٹس کے تجرباتی نتائج کا تبادلہ کیاجائیگا جس کا برفانی جھیل ٹوٹنے سے آنیوالے سیلاب میں کمی کے فیز ۱۱ کی اپ سکیلینگ وغیرہ، جی سی ایف کی مالی امداد کے شعبے فیز ۱۱ اور عالمی بینک اور ڈبلیو ڈبلیو ایف کے سندھ اور پنجاب میں موجود پراجیکٹس ہیں، پراجیکٹس علم اور معلومات کے تبادلہ کے تناظر میں مباحث کی سہولت فراہم کرے گا تاکہ استعمال شدہ اصل پانی اور جاری کئے گئے پانی پر مبنی پانی کے چار جز لگائے جاسکیں، زراعت اور پانی کی قیمتوں میں مدد کرنیوالے پروگرام تلاش کیے جائینگے، خواہ بوائی والی فصلوں کی کو تبدیل کرنے کیلئے ان کی شقثوں کی ضمانت دیناپڑے۔

سر گرمی ۲.۳۲۔ پالیسی کے تمام شعبوں میں موسمیاتی پالیسی کو مرکزی دھارے میں لانا

پراجیکٹ آب وہوا کی تبدیلیوں کے خطرات اور اثرات بارے سرمایہ کاری کرنیوالی مختلف متعلقہ وزارتوں کی مدد کرے گا ور ایسے طریقے سے اس پر عملدرآمد کروائے گا کہ یہ کمیونٹی کی ضروریات اور حکومتی ترجیحات کو پورا کرے۔ سرگرمیوں میں شامل ہونگے(i) موجودہ پالیسیوں، ضوابط اور قوانین پر نظرثانی کے ذریعے نئے پالیسی اشاریوں کی تشکیل (یہ صرف زرعی اور پانی کی پالیسی کے ہی نہیں بلکہ خوراک کی سیکیورٹی، ماحول اور تجارت وغیرہ کے بارے میں بھی ہونگے)اور یہ تسلسل سے نشاندہی کریں گے کہ موسمیاتی تبدیلیوں کی روک تھام کرنے کے لیے کہاں زیادہ کام کیا جاسکتا ہے(ii) آب وہوا کی تبدیلیوں کیلئے سالانہ فورم کا قیام جو کہ موجودہ بجٹ کو بروقت احتیاط سے خرچ کرنا اور یا اصلاحات کے عمل(iii) آب وہوا کی تبدیلیوں بارے یکسوزراعت واٹر گورننس کیلئے دیگر ترقیاتی شراکت داروں کے عین مطابق کام کرنا جیسا کہ عالمی بینک۔

(۳ء۳)کسانوں کو یکسو آب وہوا کی مطابقت والی پریکٹسیز کے قابل بنانے والی سروسز کی تشکیل (یوایس ا-۰۰) ملین ڈالر جس میں سے ۹۵.۰ ملین ڈالرز کی جی سی ایف کی طرف سے دیئے جائیں گے میں آسانیاں پیدا کرنے آب وہوا کی یکسوئی میں اضافہ کرنے والی سروسز تک کسانوں کی رسائی میں اضافہ کیا جائے گا جس کیلئے پراجیکٹ کے تحت غیر سرکاری تنظیموں، نجی شعبہ اور حکومتی جاری ترقیاتی منتخب پروگراموں کیساتھ شراکت داری بنائی جائیگی اس طریقے سے پراجیکٹ دستیاب ڈلیوری میکنزمز اور ان نیٹ ورکس سے وسائل کو بروئے کار لائے گا جن کی پیشکش شراکت دار کرینگے جو کہ پراجیکٹ کے ابدافی پیداوار دینے والوں کی براہ راست امداد میں اضافہ کرینگے اور اس مدد کی دیگر کسانوں تک پہنچ وسیع کی جائیگی یہ ذیلی جزو-A۷ میں اپنا کردار ادا کرے گا جو کہ آب وہوا کے خطرات کا سامنا ہونے میں کمی لانے اور مطابقتی استعداد کو مضبوط بنانا ہے۔

سر گرمی:۔۳.۳-۱:۔ موسمیاتی تبدیلی بارے یکسوئی میں اضافہ کیلئے کسانوں کی مالیاتی اور ویلیو ایشن سروسز تک رسائی میں بہتری لانا

اس سرگرمی کیلئے پراجیکٹ چلانے کا ذریعہ زرعی شعبہ ہیں دستیاب اور او ویلیوایشن سروسز برائے کار لانا ہے اور اس مقصد کیلئے اس کے استعمال والے اضلاع میں کھیتوں میں آب وہوا کی تبدیلیوں کی روک تھام کیلئے یکسوئی کو بہتر بنانے کیلئے استعمال کیا جائیگا اور بذات خود سروسز کی فراہمی سے گریز کیا جائیگا، پراجیکٹ مالیاتی اور ویلیو چین سروسز اور مالیات کی راہنمائی کی ذمہ داری لے گا جو کہ ضلع، تحصیل، تعلقہ اور حتیٰ کہ مخصوص یونین کونسل کی سطح پر ہوگی اور یہ ان علاقوں کیلئے ہوگی جہاں پر جزو ۲ توسیعی خدمات فراہم کر رہا ہے جو کسان کے نزدیک ترین واقع ان فنانسل اور ویلو چین سروس کی فراہمی کرنیوالوں کی نشاندہی کرے گا جو کہ کسانوں کی پیش کردہ مصنوعات، ان کی قیمت اور اہلیت کے معیار کے بارے میں بھی بتائے گا اس سرگرمی کے سلسلہ میں پراجیکٹ جزو کے ڈبلیو او ایس اور سی بی ایف ایس کے تحت

مالیاتی اور ویلیو چین لٹریسی کی تبدیلیوں کی روک تھام کے سلسلہ میں یکسوئی کرے گا جو خود اپنے اپنے شراکت داروں میں تنوع لائیں گے اور وہ رسک مینجمنٹ کی حکمت عملی اور آب وہوا کی مطابقت کیلئے مختلف مالیاتی ذرائع بھی تشکیل دیں گے۔

۳.۲ ۳کی سر گرمی :۔ انشورنس کی مصنوعات اور بہتر قرضہ جات کیلئے آب وہوا کی معلومات اور اطلاعات کا استعمال

پراجیکٹ منتخب کئے گئے سروس کی فراہمی کرنیوالوں کے ساتھ اشتراک کار کرے گا تاکہ آب وہوا کی تبدیلی کے خطرات کا سامنا کرنیوالے پروڈیوسرز کی ضرورت پوری کرنے کی کوششیں کی جاسکیں، یہ زیادہ تر تکنیکی معاونت کی شکل میں ہوں گی اور اس کیلئے اے سی ڈبلیو اے اور ٹولز ۱۱-۳-۱) سر گرمی) استعمال کی جائیگی اور ان کو آب ہوا کی تبدیلیوں کی مانیٹرنگ اور تجرباتی کام کے نتائج فراہم کئے جائینگے جو کہ جزوا میں متعارف کروائے گئے ہیں اس سے مالیاتی اداروں کو ممکنہ درپیش خطرہ کا جائزہ لینے میں مدد ملے گی اور وہ پراجیکٹ کے علاقہ میں اقلیتوں اور خواتین سمیت پروڈیوسرز کی طرف سے (ادھار) قرض لئے جانے میں ممکنہ خطرات اور رکاوٹوں کو کم کرسکیں گے ،اقلیتوں میں ممکنہ اور دیگر پسماندہ اور پسے ہوئے گروپوں سے تعلق رکھنے والی خواتین اور کسانوں میں سروسز سے حاصل منافع کے امکانات بارے آگاہی بھی پیدا کی جائیگی اور یہ آگاہی مختلف مصنوعات پر حاصل ہونیوالے منافع کے بارے میں ہوگی، ٹیکنیکل معاونت اور تجزیاتی سپورٹ خاص طور پر انشورنس کی خدمات فراہم کرنے کی صورت میں مالیاتی اداروں کیلئے بھی فائدہ ہوگی، پراجیکٹ مالیاتی اداروں کو ان کے ممکنہ گاہکوں کے بارے میں جاننے میں بھی مدد دے گا۔اس کے علاوہ یہ ان کی نئی ممکنہ مالیاتی پراڈکٹس ،پیکجز اور ان پیکجز کے بارے میں فیصلہ کرنے میں بھی مدد کرے گا جو سرمایہ کیسے مختصر مدتی اور طویل مدتی سرمایہ کاری کی ضروریات کو پورا کرے گا جو مختلف ممکنہ گاہکوں کے لیے مطابقت سے متعلقہ کوششوں سے تعلق رکھتی ہوں، پراجیکٹ عالمی بینک کی مالیات کے ایس ایم اے آر ٹی پراجیکٹ کے ساتھ مل کر کام کرے گا،اس کے علاوہ پراجیکٹ اپنے شراکت داروں کی انشورنس کیلئے زرعی مصنوعات کی ترقی کے جزوا کے تحت بنائے گئے اعداو شمار کے استعمال میں بھی مدد کرے گا۔

سر گرمی ۳.۳-۳:۔ پراجیکٹ آب وہوا کی مطابقت سے متعلقہ خدمات میں آسانی کیلئے نئی مصنوعات کو فروغ دینے اور ترقی کیلئے بھی اقدامات کرے گا اس ضمن میں پراجیکٹ پیداوار دینے والی کمپنیوں، پراسیسرز اور دیگر خریداروں کو مطلع کرے گا تاکہ وہ اپنی پراڈکٹ کو ایک حد میں رکھیں یا آب وہوا کی تبدیلیوں کی حکمت عملیوں سے بھی کام لیں اس سے اس بات کو یقینی بنانے میں مدد ملے گی کہ ایسے کسان جو اپنی فصلیں آب وہوا کی تبدیلیوں سے مطابقت کیلئے بدلتے رہتے ہیں ان کی مناسب پیداوار تک رسائی ہو اور انہیں اس وقت بھی خرید کنند گان مل جائیں، پراجیکٹ سے دیہی نوجوانوں کو تربیت دی جائیگی جو کہ آب وہوا کے مطابق آبپاشی کے زمین کی کھدائی اور پریکٹیسز کیلئے کسانوں کے دست راست بننے کی خدمات کی پیش کش کریں اسی طرح آب وہوا کی یکسوئی کی پریکٹسیز کے بارے میں فارم مینجمنٹ کنسلٹس کو بھی تربیت دی جائیگی۔ پراجیکٹ ان دست راست نوجوانوں اور کنسلٹس کا ڈیٹا بیس بھی تیار کرے گا اور اسے اے سی ڈبلیو اے پورٹل اور دیگر آؤٹ لیٹس کے ساتھ منسلک کرے گا۔

۳.۷۔ جزور ۴۔ پراجیکٹ مینجمنٹ (۱۶.۲) ملین ڈالرز جن میں سے ۱.۰ ۳ملین ڈالرز جی سی ایف کی طرف سے دیے جائینگے

اس جزو کا مقصد ان تمام سرمایہ کاریوں اور سر گرمیوں پر عملدرآمد کو یقینی بنانا ہے جو کہ مذکورہ بالا بیان کئے گئے اجزاء سے لے کر ۳ کے تحت کی گئی ہوں اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ پیداوار کے حصول کیلئے فنڈز موثر طور پر اور کفایت شعاری سے استعمال ہوں گے اور اسی مقصد کی غرض سے یہ استعمال کیے جانے ہوں، اس مقصد کے حصول کیلئے سلام آباد میں مرکزی پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ قائم کیا جائیگا ، پراجیکٹ پر عملدرآمد کے صوبائی یونٹس ہر صوبہ میں قائم کئے جائینگے اور پراجیکٹ پر عملدرآمد کے ضلعی یونٹس ہر ضلع میں قائم کئے جائینگے ،ان یونٹس کی بڑی بڑی سر گرمیوں میں جو کام شامل ہونگے ان میں منصوبہ بندی اور بجٹ بنانا، خریداری کی نگرانی، اویلیوایشن اور رپورٹنگ شامل ہیں، پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ (پی ایم یو) پراجیکٹ کا سالانہ ورک پلان اور بجٹ (اے ڈبلیو پی بی) تیار کرینگے جس کی پراجیکٹ کی

نگرانی کرنیوالی کمیٹی کی طرف سے ہر سال منظوری دی جائیگی(اور پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ)اے ڈبلیو پی بی میں ہونیوالی پیشرفت کی سالانہ یا نیم سالانہ اور سالانہ کارکردگی رپورٹس کے بارے میں مواد بھی دینگے جس میں مالیاتی مینجمنٹ کی وہ رپورٹس بھی شامل ہونگی جو کہ خوراک وزراعت کا عالمی ادارہ (ایف اے او) پراجیکٹ کیلیئے اے ای کے طور پر جی سی ایف کو فراہم کرے گا،پی ایم یو کی خریداری کی سرگرمیوں میں عملہ کی خدمات کے حصول،مشاورتی سروسز پراجیکٹ عملدرآمد کیلیئے درکار مواد آلات کی خریداری شامل ہوں گے یہ ان سروسز کی بھی ایسی اشیاء کی خریداری بھی شامل کرینگے جو کہ پراجیکٹ کی طرف سے استفادہ کنندگان کو براہ راست دی جائیں گی۔پی ایم یو پراجیکٹ کے منطقی دائرہ کار پر مبنی اغراض ومقاصد ،نتائج ،آؤٹ پُٹ اوران کے جائزہ اور نگرانی کیلیئے پراجیکٹ مانیٹرنگ اور اویلیوایشن کا اور عملدرآمد کا نظام قائم کریگا،اس جزو کے تحت کمپیوٹرائزڈ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم بھی بنایاجائیگا جو کہ پی ایم یوز اور ڈی آئی یوز کی طرف سے استعمال کرتے ہوئے پراجیکٹ کے نتائج مادی ومالیاتی پیشرفت اور پراجیکٹ پر عملدرآمد کی معلومات کا پتہ چلائے اور مرتب کرے گا۔

۴۱۔پروجیکٹ کے اضلاع کے انتخاب سے متعلقہ طریقہ کار اور معیارات کے بارے میں تفصیل :مکمل پراجیکٹ،پروپوزل کے ضمیمہ نمبر ۵ "پروجیکٹ کا علاقہ" میں دی گئی ہے۔طبعی ماحول اور زمینی ساخت کی بنیاد پر پراجیکٹ کیلیئے منتخب علاقے سندھ طاس میں آتے ہیں جسے ذیل میں مختصراً بیان کیا گیا ہے۔دریائے سندھ کے میدانی علاقے دراصل بھارتی دریائے گنگا سے متعلق میدانی علاقوں کا مغربی جزو ہیں،یہ میدانی علاقے دریائے سندھ اور اس کے مشرق سے پھیلے معاون دریاؤں مثلاً جہلم، چناب،راوی اور ستلج اور مغرب میں موجود معاون دریاؤں یعنی کابل،کرم،ٹوچی وغیرہ کی لائی ہوئی مٹی سے وجود میں آئے۔اسی لیئے دریائے سندھ کے میدانی علاقے اپنی زرخیزی اور زرعی ترقی کے لحاظ سے شہرت کے حامل ہیں۔

۴۲۔دریائے سندھ کے بائیں جانب پھیلے تمام معاون دریا پنجند کے مقام پر اس سے باہم ملتے ہیں اور ۷۵ کلومیٹر تک ایک ہی دھارے میں بہتے ہوئے مٹھن کوٹ تک پہنچتے ہیں۔اس سے آگے دریائے سندھ کسی اور معاون دریا سے ملے بغیر بحیرہ عرب تک اکیلا ہی بہتا ہے۔دریائے سندھ کا اوسطاً سالانہ بہاؤ اٹک خورد کے مقام پر ۹۲ ملین ایکٹر فیٹ ہے جو اس کے تمام معاون دریاؤں کے اوسطاً سالانہ بہاؤ سے زیادہ ہے۔اس کے بہاؤ میں موسمی بنیادوں پر بڑا تغیر دیکھا جاتا ہے جو خصوصی طور پر موسم گرما اور بارش کے دنوں میں سامنے آتا ہے۔دریائے سندھ اور ان تمام معاون دریاؤں میں پانی کا بہاؤ ہمالیہ،قراقرم،ہندوکش پر جمی برف او برفانی تودوں کا مرہون منت ہے۔

شکل نمبر-۱:ماحولیاتی خدشات کی درجہ بندی کے لحاظ سے پراجیکٹ کے علاقے کا نقشہ

Figure 1. Map of Project Area (Based on Vulnerability Scoring)

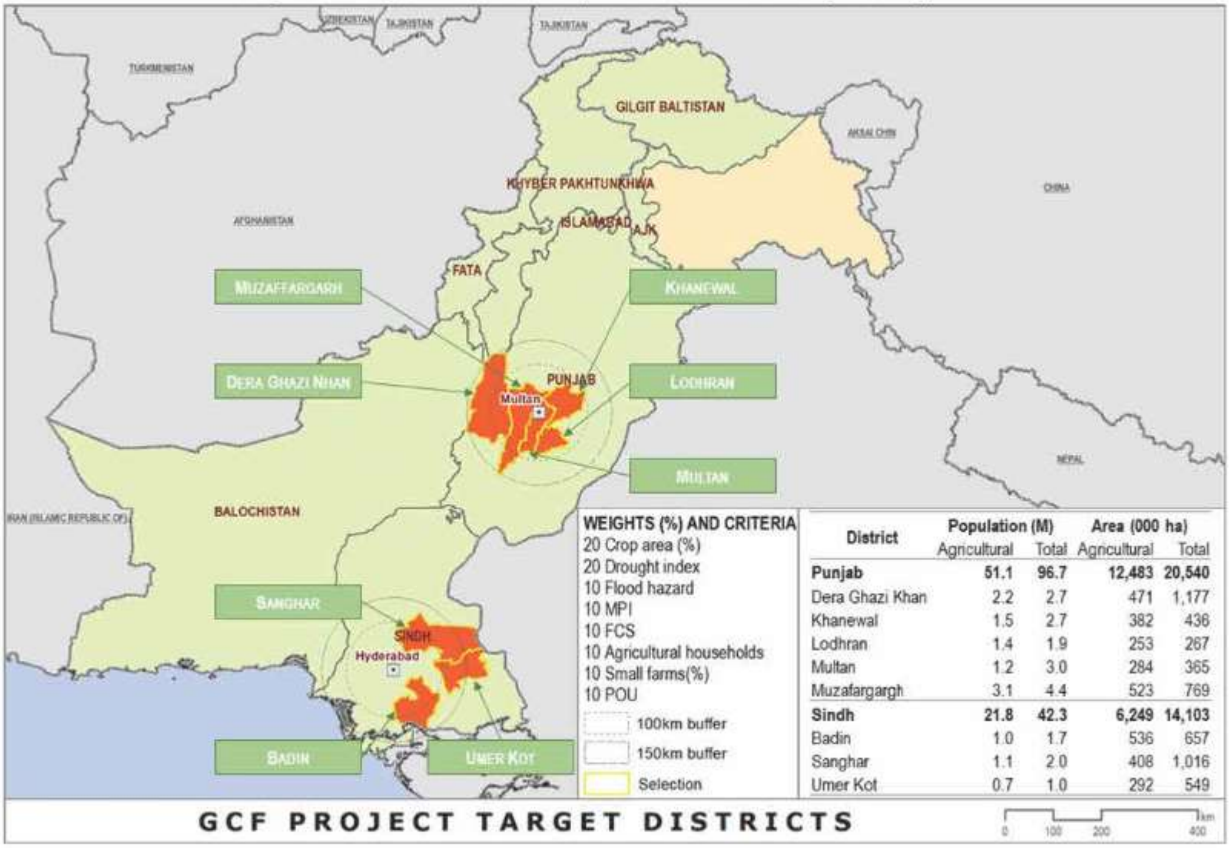

اوزان(فیصد)اور معیار	ضلع	آبادی(ملین)		رقبہ(۰۰۰،۴۰)	
۲۰فصل کا رقبہ		زرعی	کل	زرعی	کل
۲۰قحط سے متاثرہ	پنجاب	۱.۵۱	۷.۹۶	۴۸۳،۱۲	۵۴۰،۲۰
۱۰سیلاب کا اندیشہ	ڈیرہ غازی خان	۲.۲	۷.۲	۴۷۱	۱۷۷،۱
۱۰ایم پی آئی	خانیوال	۵.۱	۷.۲	۳۸۲	۴۳۸
۱۰ایف سی ایس	لودھراں	۴.۱	۹.۱	۲۵۳	۲۶۷
۱۰زرعی گھرانے	ملتان	۲.۱	۰.۳	۲۸۴	۳۶۵
۱۰چھوٹے کھیت	مظفر گڑھ	۱.۳	۴.۴	۵۲۳	۷۶۹
۱۰پی او یو	سندھ	۸.۲۱	۳.۴۲	۲۴۹،۶	۱۰۳،۱۴
۱۰۰کلو میٹر کا علاقہ	بدین	۰.۱	۷.۱	۵۳۶	۶۵۷
۱۵۰کلو میٹر کا علاقہ	سانگھڑ	۱.۱	۰.۲	۴۰۸	۰۱۶،۱

انتخاب	عمرکوٹ	۷.۰	۰.۱	۲۹۲	۵۴۹

جدول نمبر-۲: ضلع کا رقبہ اور آبادی

صوبے اور اضلاع	زرعی آبادی	کل آبادی	ضلع کا کل رقبہ
پنجاب (کل)	۱.۵	۷.۶۹	۴۰۳،۲۰۵
ڈیرہ غازی خان (بارانی)	۲.۲	۷.۲	۷۶۶،۱۱
خانیوال	۵.۱	۷.۲	۳۵۶،۴
لودھراں	۴.۱	۹.۱	۶۶۶،۲
ملتان	۲.۱	۰.۳	۶۴۸،۳
مظفرگڑھ	۱.۳	۴.۴	۶۸۸،۷
سندھ (کل)	۸.۲۱	۳.۴۲	۰۲۹،۱۴۱
بدین	۰.۱	۷.۱	۵۷۵،۶
سانگھڑ	۱.۱	۰.۲	۱۵۸،۱۰
عمرکوٹ	۷.۰	۰.۱	۴۹۰،۵

۴۴۔ سندھ کے میدانی علاقوں کو پانی کے علم اور زمین کی اقسام کی بنیاد پر دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے جو بالائی اور زیریں میدانی علاقے کہلاتے ہیں۔ مٹھن کوٹ کے قریب یہ دونوں قسم کے میدانی علاقے علیحدہ ہوتے جاتے ہیں جبکہ کوہ سلیمان کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ دریائے سندھ کا بالائی میدانی علاقہ زیریں میدانی علاقے سے مختلف ہے کیونکہ اسے معاون دریا مثلاً جہلم، چناب، راوی اور ستلج کئی حصوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ جو دو طرفہ پانی سے سیراب ہونے پر دوآبہ کہلاتے ہیں۔

۴۵۔ دریائے سندھ کے بالائی میدانی علاقے چار دوآبوں پر مشتمل ہیں جن کے علاوہ بہاولپو میدان، اور کوہ سلیمان کا دامنی علاقہ بھی شامل ہے۔ چار دوآبہ علاقے مندرجہ ذیل ہیں۔

- سندھ ساگر دوآبہ یا تھل جو دریائے جہلم اور دریائے سندھ کے درمیان واقع ہے۔
- چج دوآبہ جو جہلم اور چناب دریاؤں کے مابین ہے۔
- رچنا دوآبہ دریائے راوی اور چناب کے درمیان ہے۔

- باری دوآبہ جو دریائے راوی اور ستلج کے درمیان ہے۔

پنجاب کا تفصیلی جغرافیائی اور زمینی مطالعہ

۴۶۔ صوبہ پنجاب کی موجودہ زمینی صورتحال بنیادی طور پر شدید سیلابوں، مٹی کے جمع ہونے، ساحلی پٹیوں کی حرکات اور کٹاؤ کی وجہ سے ہے جو کافی لمبے عرصہ پر محیط رہا ہے۔

پنجاب کا تفصیلی جغرافیائی مطالعہ ہمالیاتی سلسلوں کے بننے کے عمل سے جڑا ہوا ہے۔ جو انتہائی زمینی توڑ پھوڑ کی وجہ سے زمینی تہیں بننے، تہہ در تہہ چٹانیں وجود میں آنے اور ان تہوں کے موٹا ہوتے جانے کے عمل سے متعلق ہے۔

اس خطہ میں زمین کی اندرونی سطحوں کی تبدیلیوں کا بہت بڑا اثر ہے جو دریائے سندھ کے میدانی علاقوں میں واضح طور پر نظر نہیں آتا لیکن زیادہ وسیع پیمانہ پر زمینی مطالعہ کرنے پر ہمیں یہ معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ ظاہری طور پر پنجاب میں پراجیکٹ علاقہ کی زمین کی اوپری سطح تقریباً مسطح ہے جس میں ڈی جی خان کا علاقہ ذرا مختلف ہے۔

۴۷۔ نیچے دی گئی شکل نمبر ۲ میں پروجیکٹ کے تمام اضلاع کی فضا سے لی جانے والی تصویر میں واضح ہے کہ سوائے ڈیرہ غازی خان تمام علاقہ مسطح ہے۔

شکل نمبر ۲: پنجاب کے منتخب اضلاع میں پہاڑوں کا مطالعہ

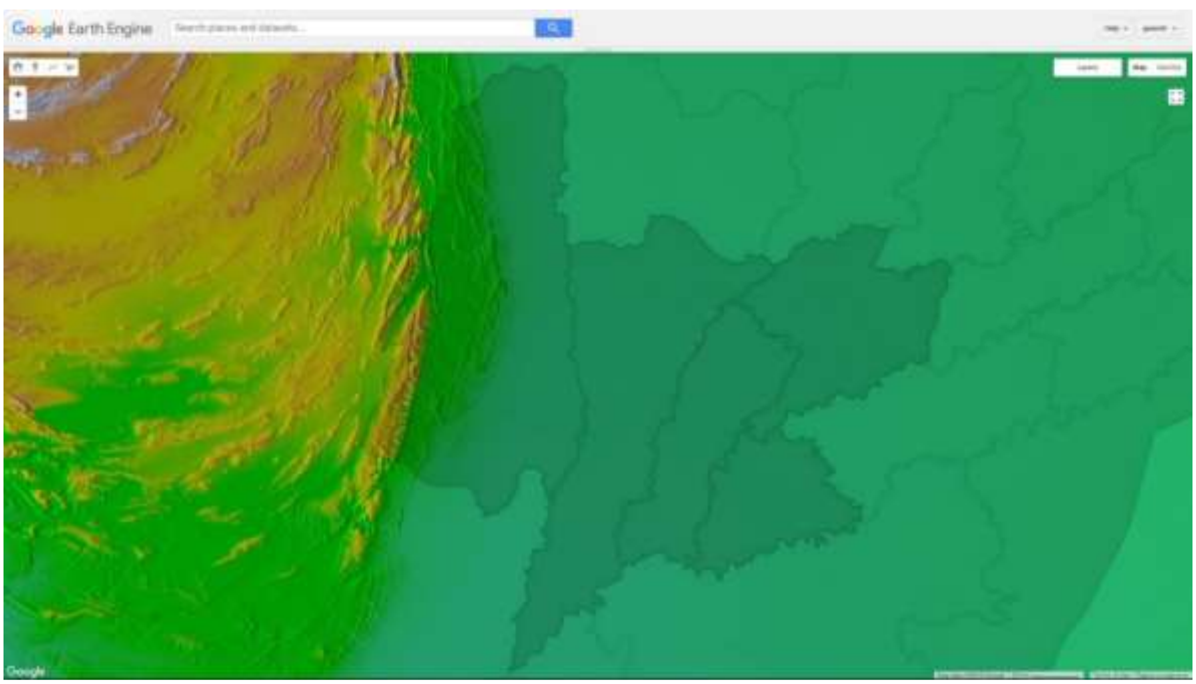

سندھ کا تفصیلی جغرافیائی اور زمینی مطالعہ

۴۸۔ جغرافیائی لحاظ سے سندھ کو چار مختلف حصول میں بانٹا جاسکتا ہے

i. مغرب میں پھیلا ہوا کیر تھر سلسلہ

ii. مرکزی زرخیز میدانی علاقہ جسے دریائے سندھ درمیان میں دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے

iii. مشرق میں پھیلا ریگستان

iv. جنوب میں پھیلا دریائے سندھ کا مثلثی دھانہ (علاقہ)

(الف) کیر تھر سلسلہ: یہ تین متوازی چھوٹی، پتلی اور ناہموار پہاڑی چوٹیوں پر مشتمل سلسلہ شمالاً و جنوباً پھیلا ہوا ہے جس کی چوڑائی ۲۰ سے ۵۰ کلو میٹر تک ہے۔ یہ پتلی چوٹیاں مشرق سے مغرب کی جانب زیادہ نمایاں ہیں جن کی بلندی ۴۰۰۰ سے ۵۰۰۰ فیٹ تک ہے اور متعلقہ چھوٹی پہاڑیوں کی بلندی شمال سے جنوب کی طرف کم ہوتی جاتی ہے کیر تھر سلسلہ میں مٹی بہت کم ہے اور یہ سلسلہ زیادہ تر خشک اور بنجر ہے۔

(ب) مرکزی زرخیز میدانی علاقہ: یہ علاقہ دریائے سندھ کی وادی پر مشتمل ہے جس کی لمبائی ۵۸۰ کلو میٹر ہے اور اس کا کل رقبہ ۵۱۸۰۰ مربع کلو میٹر ہے جو شمالاً و جنوباً ایک مسلسل ڈھلان کی صورت میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ ایک وسیع میدانی علاقہ ہے جو سطح سمندر سے ۱۰۰ میٹر بلند ہے۔

روایتی طور پر اسے ۳ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

۱۔ دریا جنوبی سندھ جس میں حیدر آباد کا جنوبی حصہ شامل ہے

۲۔ وچالو یا مرکزی سندھ جو حیدر آباد کے ارد گرد پھیلا ہے۔

۳۔ سائرو یا شمالی سندھ جو نوشہر و فیروز اور سیہون کا علاقہ ہے۔

(ج) مشرقی ریگستانی پٹی: یہ پٹی سفید ریگستان کہلاتی ہے اور چھوٹے ٹیلوں اور چیٹل میدان کی صورت شمال سے جنوب میں پھیلے تھر کے ریگستان سے جنوب مشرق میں مل جاتی ہے۔ یہاں ایک چھوٹا کارونجھر پہاڑی سلسلہ بھی ہے جو نگر پارکر گرینائیٹ کے حوالے سے مشہور ہے۔ نوکیلے پتھروں والا یہ پہاڑی سلسلہ آرچائین سسٹم سے متعلق ہے جو دنیا کی قدیم ترین چٹانیں ہیں۔

(د) دریائے سندھ کا مثلثی پیمانہ: دراصل دریائے سندھ کی شاخیں ٹھٹھہ کے قریب باہم مل کر دھانہ بناتی ہیں۔ یہ ہموار سطح دراصل دریا کے کئی جاری اور بند پاٹوں کے جال سے وجود میں آئی جو ۱۰ سے ۴۰ کلو میٹر تک پھیلی ہوئی ملتی ہے۔ بلند لہروں سے سیلاب کا شکار ہونے والی اس پٹی میں کرنا/چمرنگ نامی پودوں کا جنگل ہے اور یہ دلدلی علاقہ ہے۔ یہ چٹانیں چونے کے زمانے سے قبل اور مابعد کی ہیں جو کھریا مٹی اور کنکری طبع کی ہیں۔ ایسی چٹانیں سمندری، نیم سمندری اور دریاؤں میں پیدا ہونے والے سیلاب کی وجہ سے تشکیل پاتی ہیں۔

۴۹۔ صوبہ سندھ دراصل سندھ طاس کے زیریں علاقہ میں ہے۔ جہاں زمینی ساخت ہموار اور گہرائی/ڈھلان پر مشتمل ہے۔ بھر بھرے پتھر سے بنی چٹانوں کی موٹی ترتیب جو رانی کوٹ گروپ (کھادرو، بارہ، لاکھڑا) کے علاقہ میں ہے انتہائی حرارت پر وجود میں آئی اور کیر تھر سلسلہ جو وسط حیاتی دور میں بنا، اسی طرح ناری، گاج، منچھر، ڈاڈا وغیرہ چٹانیں ما قبل تاریخ ادوار میں وجود میں آئیں جو سندھ میں پھیلی ہوئی ہیں۔ چونے کا پتھر اور ریتلا پتھر ہر طرف پھیلا ہوا ملتا ہے۔ صوبہ سندھ کے پراجیکٹ اضلاع کے زمینی جغرافیہ کی فضا سے لی گئی تصویر نمبر ۳ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ علاقہ ہموار/چیٹیل میدانی ہے۔

شکل نمبر ۳: صوبہ سندھ کے پراجیکٹ اضلاع کا زمینی جغرافیہ

۲ء۳ پراجیکٹ کے لیئے منتخب علاقے کی ماحولیاتی خصوصیات

۳.۲.۱ آب وہوا اور موسمیات

۵۰۔ پروجیکٹ کے مکمل مسودہ کے ضمیموں "سندھ طاس کی آب وہوا میں تبدیلی" اور "جغرافیائی تفصیلات کا تجزیہ" کے علاوہ امکانی تحقیق میں ہمیں پاکستان کی آب وہوا اور موسمیات کا بھرپور جائزہ ملتا ہے۔ بھرپور کوشش کی گئی ہے کہ ضلعی سطح پر پروجیکٹ سے متعلق تمام معلومات فراہم کردی جائیں۔

۵۱۔ پاکستان ایک عظیم براعظم میں خط سرطان کے شمالی جانب (عرض بلد ۲۵ ڈگری اور ۳۴ ڈگری این) پر واقع ہے۔ اسی مناسبت سے اس کی آب وہوا بھی روزانہ اور موسمی بنیادوں پر درجہ حرارت میں شدید تغیر کا شکار رہتی ہے۔ یہاں تین بڑے موسمی نظام آب وہوا کو متاثر کرتے ہیں۔

i. ذیلی میڈیٹیرینئن سرد موسم و مغربی طوفان

ii. گرم بھارتی مون سون خلیج بنگال سے جنم لینے والی

iii. اور تبتی مخالف سائیکلون

اس کے علاوہ تمام سال ہوا معتدل رہتی ہے۔ ہندوکش۔ قراقرم۔ ہمالیہ (ایچ کے ایچ) خطہ جو ملک کے شمال میں واقع ہے طبعی طور پر ہوا پر اثرانداز ہوتا ہے۔ برف سے ڈھکے شمالی پہاڑوں کی آب وہوا سرد ہے جبکہ ملک کی مغربی جانب سطح مرتفع بلوچستان بنجر اور بارانی ہے جبکہ یہاں کا درجہ حرارت بھی ملک کے دیگر حصوں سے زیادہ

ہے۔ ساحلی پٹی پر سمندری ہوائیں آب و ہوا کو معتدل بناتی ہیں۔ ملک کے دیگر حصوں میں درجہ حرارت کافی حد تک بڑھ جاتا ہے یعنی ماہ جون کے دوران میدانی علاقوں میں یہ ۳۸ڈگری سینٹی گریڈ سے ۴۷ڈگری سینٹی گریڈ تک رہتا ہے۔

۵۲۔ پاکستان میں ۳طرح کی بارشیں ہوتی ہیں: ہواؤں کے پہاڑوں سے ٹکرانے کے باعث، سرد اور گرم ہواؤں کے ٹکرانے کے باعث اور زمینی سطح گرم ہو کر بھاپ بننے سے۔ بارشوں کے یہ انداز مقام اور سال کے موسم پر منحصر ہیں۔ پاکستان میں ہونے والی بارشیں شمالی حصوں میں ۱۵۰۰ایم ایم سے ۱۸۰۰ایم ایم تک ہوتی ہیں جبکہ جنوبی حصے (بلوچستان اور سندھ) میں بارشوں کی مقدار آدھی رہ جاتی ہے۔ صوبہ سندھ کے ساحلی علاقوں میں صوبہ کے دوسرے علاقوں کی نسبت زیادہ بارشیں ہوتی ہیں۔

۵۳۔ پاکستان کا شمار خشک/بنجر ملکوں میں ہوتا ہے۔ جدول نمبر ۳خشک علاقوں کی وسعت کو ظاہر کرتی ہے۔ اس جدول سے پتہ چلتا ہے کہ ملک کے ۱۱فیصد حصہ میں ۲۵۰سے ۵۰۰حصہ میں ۱۵۰ملی میٹر سے بھی کم بارش ہوتی ہے۔

جدول نمبر ۳: خشکی کی پیمائشی فہرست کی بنیاد پر پاکستان میں خشک/بنجر علاقے

علاقہ	بارشوں کا دور	ملین ہیکٹرز	کل فیصد
کل علاقہ	۱۰۰۰ملی میٹر->۱۵۰<	۶۱.۷۹	۱۰۰
نیم بنجر/خشک	۵۰۰۔۲۰۰ملی میٹر خشکی/بنجر پن کی پیمائشی فہرست ۳۱-۱۶	۷۶.۸	۱۱
خشک/بنجر	۲۰۰-۱۵۰ملی میٹر خشکی/بنجر پن کی پیمائشی فہرست ۱۶-۸	۲۱.۳۸	۴۸
شدید خشک/بنجر	ملی میٹر< ۱۵۰ خشکی/بنجر پن کی پیمائشی فہرست ۸<	۲۶،۲۷	۳۳

حوالہ: محمد محسن اقبال (۲۰۰۹)

نوٹ: خشکی/بنجر پن کی پیمائشی فہرست-۹*(۱۲.۲+درجہ حرارت/بارش)۱.۶۵

جدول نمبر ۴میں ۱۹۵۱تا ۲۰۰۰پاکستان میں اوسطاً درجہ حرارت کا ایک جائزہ دیا گیا ہے۔

۱۰۔ ٹی۔جی۔ ہنٹنگٹن، ۲۰۰۶پانی کے بین الاقوامی چکر میں شدت کا ایک ثبوت: جائزہ اور مفہوم۔

۱۱۔ محمد محسن اقبال، محمد آصف گوہر، ارشد محمد خان، پاکستان میں خوراک کی حفاظت پر آب وہوا کی تبدیلی کے برے اثرات، سائنسی وژن، والیوم ۱۵ نمبر ۱ (جنوری تا جون ۲۰۰۹)

۵۴۔ بین الاقوامی ماحولیاتی تبدیلیوں اور اثرات پر تحقیاتی ادارے (جی سی آئی ایس سی) اور پاکستان کی وزارت موحولیاتی تبدیلی کے اشتراک سے تحقیق کے نتیجہ میں پاکستانی درجہ حرارت کے انداز کو اس طرح اختصار کے ساتھ پیش کیا ہے۔

پاکستان کے اکثر علاقوں کا اوسطاً سالانہ درجہ حرارت مسلسل بڑھ رہا ہے جبکہ صرف پہاڑوں کے دامنی علاقے، مغربی پہاڑی علاقے

i. اور دریائے سندھ کے میدانی علاقوں میں اوسطاً درجہ حرارت کم ہو رہا ہے۔

ii. تمام منطقوں میں موسم گرما میں مون سون سے پہلے (اپریل، مئی) درجہ حرارت میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔

iii. منطقہ نمبر ۵ (سطح مرتفع بلوچستان) کے علاوہ تمام منطقوں میں مون سون کے دوران درجہ حرارت میں کمی نظر آ رہی ہے۔

iv. عظیم ہمالیائی خطہ دسمبر سے مئی کے دوران درجہ حرارت میں اضافہ ظاہر کر رہا ہے۔

v. سطح مرتفع بلوچستان (منطقہ ۵) میں تمام موسموں میں مسلسل درجہ حرارت بڑھتا نظر آتا ہے۔

حوالہ: بین الاقوامی ماحولیاتی تبدیلی اور اثرات کا تحقیقاتی ادارہ (۲۰۰۵) آخری تکنیکی دستاویزی رپورٹ اے پی این

کیپ ایبل پراجیکٹ

جدول نمبر ۴: پاکستان میں اوسطاً درجہ حرارت کے رجحانات (۱۹۵۱ تا ۲۰۰۰)

آب وہوا کے لحاظ سے خطے	سالانہ	جون تا ستمبر	دسمبر تا مارچ	اپریل تا مئی	اکتوبر تا نومبر
(الف) ہمالیائی خطہ	۰۴.۰	-۸.۰	۳۲.۰	۰۹.۱	۰۴.۰
(ب) پہاڑوں کے دامن	-۱۹.۰	-۵۷.۰	۰	۱۳.۰	۱۲.۰
مغربی پہاڑ	-۷۲.۰	-۴۸.۱	-۶۵.۰	۱۷.۰	-۴۷.۰
مرکزی اور جنوبی پنجاب	۱۱.۰	-۲۵.۰	۰۳.۰	۸۳.۰	۳۱.۰
زیریں سندھ کا میدان	-۰۸.۰	-۵۵.۰	-۰۷.۰	۳۵.۰	۱۵.۰
(الف) مشرقی سطح مرتفع بلوچستان	۱۱.۰	۴۶.۰	۶۳.۰	۷۹.۰	۵.۰
(ب) مغربی سطح مرتفع بلوچستان	۱۷.۱	۳.۱	۴۳.۰	۱۷.۲	۸.۱
ساحلی علاقے	۰	-۱۸.۰	۰۵.۰	۰۳.۰	۳.۰

۵۵۔ہر پروجیکٹ کے ضلع کے لیے بارش/وزن اور زیادہ سے زیادہ/کم از کم درجہ حرارت کے رجحانات کا ایک جائزہ دیں گرافوں میں فراہم کیا جاتا ہے۔ پہلے کے گراف سالانہ رجحانات، پھر ماہانہ رجحانات سے متعلق ہیں

صوبہ پنجاب

۵۶۔ڈیرہ غازی خان

<table>
<tr><td colspan="2">ڈیرہ غازی خان، بارشیں</td></tr>
<tr><td>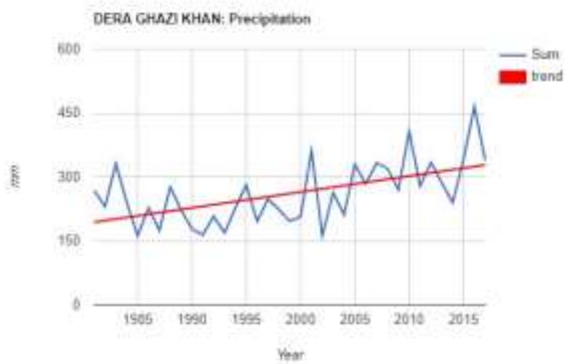
</td><td>دائیں طرف کی علامات کا
ترجمہ بالترتیب
ٹوٹل
رجحان</td></tr>
<tr><td>سال
سالانہ رجحان</td><td></td></tr>
</table>

<table>
<tr><td colspan="2">ڈیرہ غازی خان، بارشیں</td></tr>
<tr><td>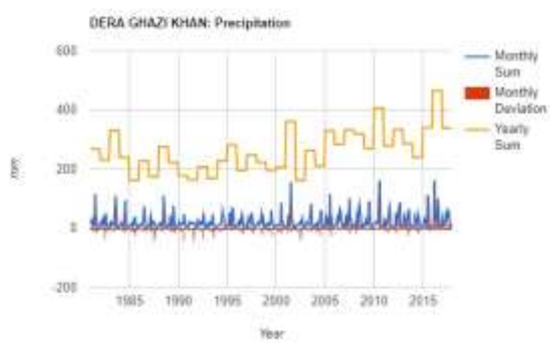
</td><td>دائیں طرف کی علامات کا
ترجمہ بالترتیب
ماہانہ ٹوٹل
ماہانہ انحراف
سالانہ ٹوٹل</td></tr>
</table>

حوالہ: گلوبل تبدیلی امپیکٹ سٹڈی سینٹر (۲۰۰۵) تکنیکی رپورٹ اے پی کیپبل پروجیکٹ

ڈیرہ غازی خان: زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	
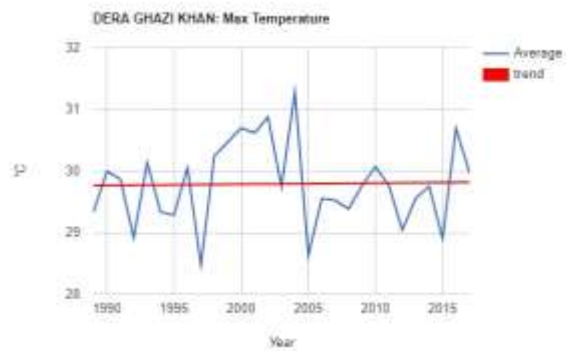	دائیں طرف کی علامات کا ترجمہ بالترتیب اوسط رجحان
سال سالانہ رجحان	

ڈیرہ غازی خان: زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	
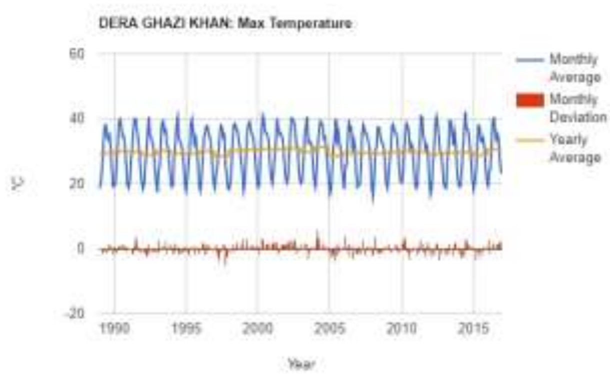	دائیں طرف کی علامات کا ترجمہ بالترتیب ماہانہ اوسط ماہانہ انحراف سالانہ اوسط

ڈیرہ غازی خان کم از کم درجہ حرارت

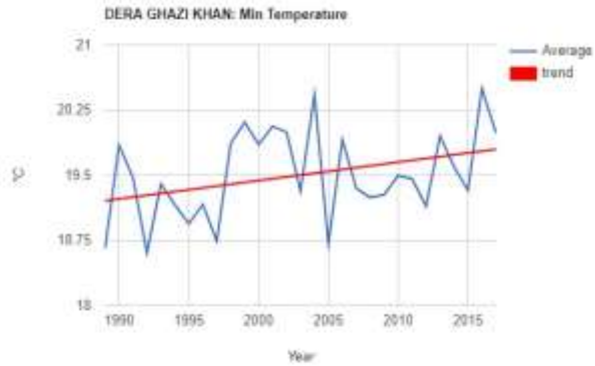 	دائیں طرف کی علامات کا ترجمہ بالترتیب اوسط رجحان
سال سالانہ رجحان	

ڈیرہ غازی خان کم از کم درجہ حرارت	
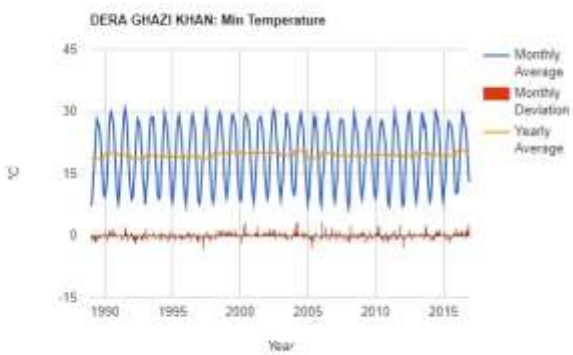 	دائیں طرف کی علامات کا ترجمہ بالترتیب ماہانہ اوسط ماہانہ انحراف سالانہ اوسط

۷۵۔ڈی.جی خان میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱.۰ڈگری بڑھی جبکہ کم از کم درجہ حرات تقریباً ۰.۶ڈگری تک بڑھی ماہانہ اعداد وشمار ظاہر کرتے ہیں کہ اس دوران اس طرح کے مثبت رجحانات زیادہ متعلقہ تھے بارشوں والی چارٹ تقریباً ۱۳۰ملی میٹر کے مجموعی اضافے ظاہر کرتے ہیں جبکہ ماہانہ بارشوں کی اعداد وشمار ماہانہ مثبت رجحان کے تفصیلی تجزیے کی اجازت ماہانہ اوسط سے دیتی ہے۔

خانیوال: بارشیں

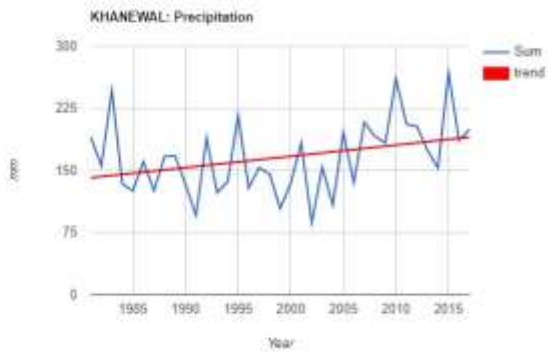

ٹوٹل
رجحان

سال

سالانہ رجحان

خانیوال: بارشیں

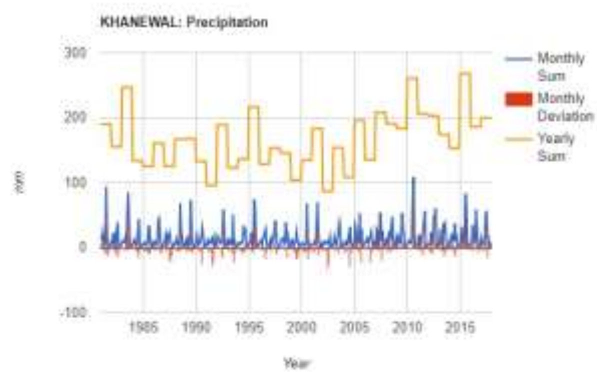

دائیں طرف کی علامات کا

ترجمہ بالترتیب

ماہانہ ٹوٹل

ماہانہ انحراف

سالانہ ٹوٹل

خانیوال: زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت

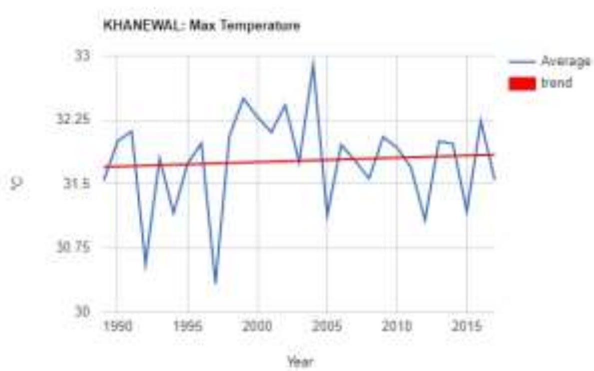

دائیں طرف کی علامات کا

ترجمہ بالترتیب

اوسط

رجحان

سال سالانہ رجحان	

خانیوال: زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	
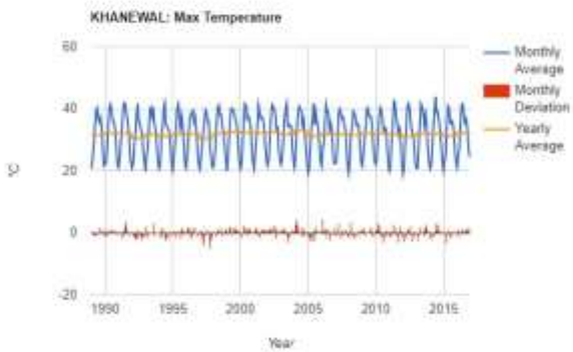	دائیں طرف کی علامات کا ترجمہ بالترتیب ماہانہ اوسط ماہانہ انحراف سالانہ اوسط

خانیوال: کم از کم درجہ حرارت	
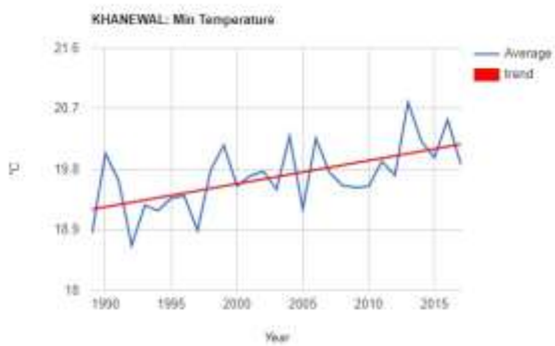	دائیں طرف کی علامات کا ترجمہ بالترتیب اوسط رجحان
سال سالانہ رجحان	

خانیوال: کم از کم درجہ حرارت

دائیں طرف کی علامات کا ترجمہ بالترتیب ماہانہ اوسط ماہانہ انحراف سالانہ اوسط	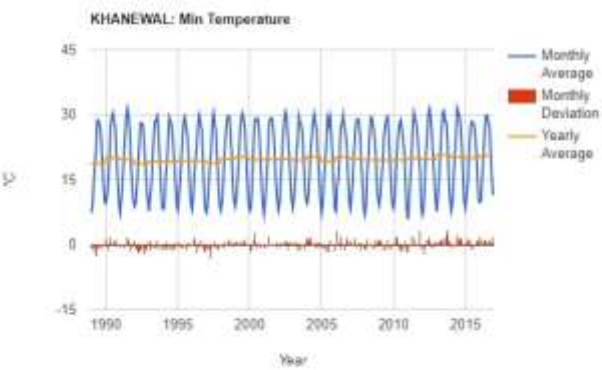
	سال ماہانہ رجحان

۵۹۔زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۰.اڈگری بڑھی جبکہ کم ازکم درجہ حرارت اڈگری ۲۰۱۲ کے بعد زیادہ سے زیادہ ماہانہ رجحان/وقع کے ساتھ بڑھی۔

وزن/بارشوں والی چارٹ تقریباً ۵۰ ملی میٹر کی ۶۰ بڑھی ہوئی تعداد کو ظاہر کرتا ہے۔

۶۰۔لودھراں

لودھراں: بارشیں	
دائیں طرف کی علامات کا ترجمہ بالترتیب ٹوٹل رجحان	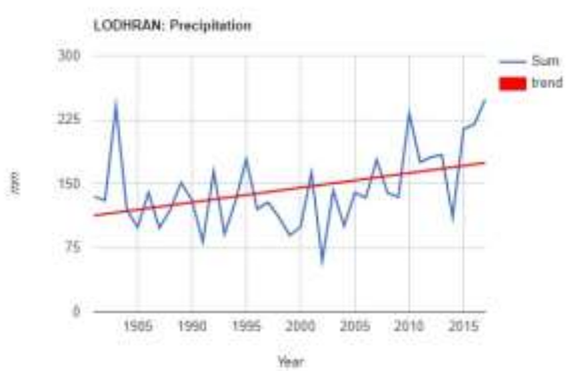
	سال سالانہ رجحان

لودھراں: بارشیں

دائیں طرف کی علامات کا ترجمہ بالترتیب ماہانہ ٹوٹل ماہانہ انحراف سالانہ ٹوٹل	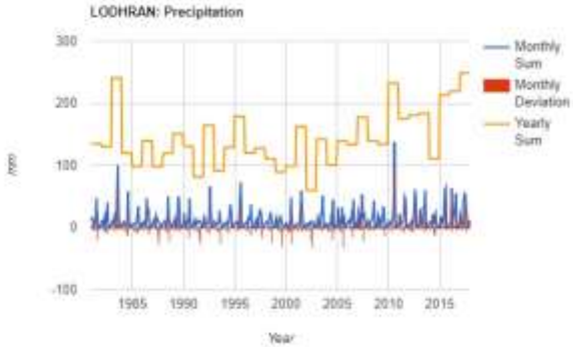
	سال سالانہ رجحان

لودھراں: زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	
دائیں طرف کی علامات کا ترجمہ بالترتیب اوسط رجحان	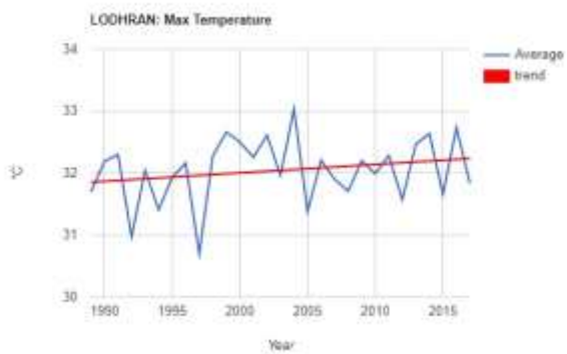
	سال سالانہ رجحان

لودھراں: زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت

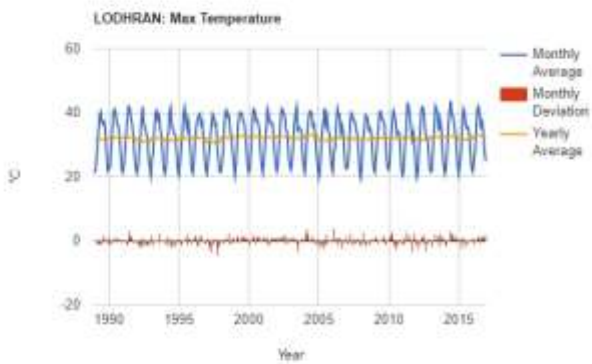	دائیں طرف کی علامات کا ترجمہ بالترتیب ماہانہ اوسط ماہانہ انحراف سالانہ اوسط

لودھراں: کم ازکم درجہ حرارت	
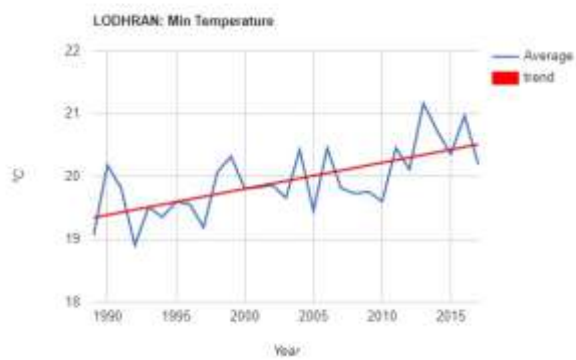	دائیں طرف کی علامات کا ترجمہ بالترتیب اوسط رجحان
سال سالانہ رجحان	

لودھراں: کم ازکم درجہ حرارت	
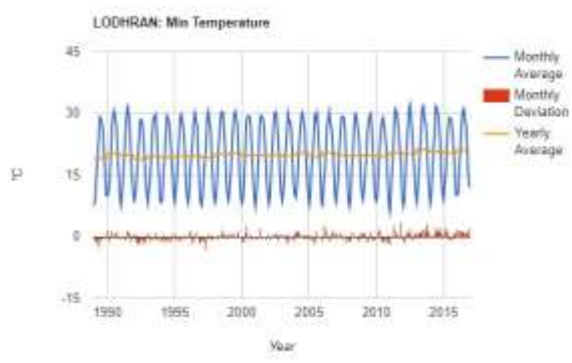	دائیں طرف کی علامات کا ترجمہ بالترتیب ماہانہ اوسط ماہانہ انحراف سالانہ اوسط

زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۰.۴ڈگری بڑھی جبکہ کم از کم درجہ حرارت ۱.۲ڈگری تک بڑھ گئی۔

دونوں اجحانات نے ۲۰۱۱ کے بعد سال میں مثبت رجحان پیدا کی ہیں۔

رسات/بارشوں والی چارٹ ۲۰۱۱ کے بعد سے زیادہ ماہانہ رجحان کے ساتھ تقریباً ۶۰ ملی میٹر کا اضافہ دیکھاتا ہے۔

۶۱۔ملتان

<table>
<tr><td colspan="2">ملتان: بارشیں</td></tr>
<tr><td>دائیں طرف کی علامات کا
ترجمہ بالترتیب
ٹوٹل
رجحان</td><td>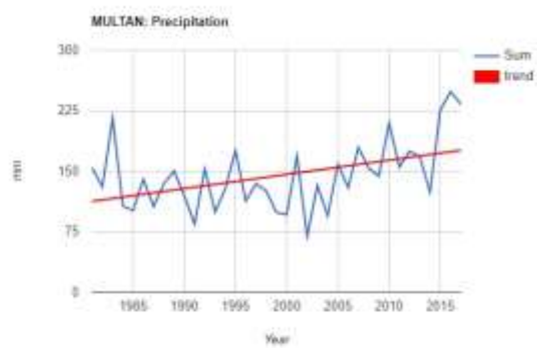
</td></tr>
<tr><td></td><td>سال
سالانہ رجحان</td></tr>
</table>

<table>
<tr><td colspan="2">ملتان: بارشیں</td></tr>
<tr><td>دائیں طرف کی علامات کا
ترجمہ بالترتیب
ماہانہ ٹوٹل
ماہانہ انحراف
سالانہ ٹوٹل</td><td>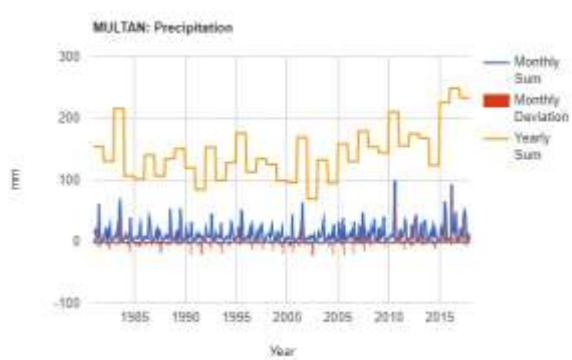
</td></tr>
</table>

ملتان: زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت

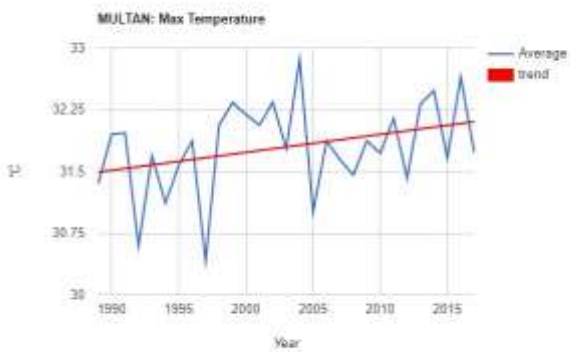

دائیں طرف کی علامات کا

ترجمہ بالترتیب

اوسط

رجحان

سال

سالانہ رجحان

ملتان: زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت

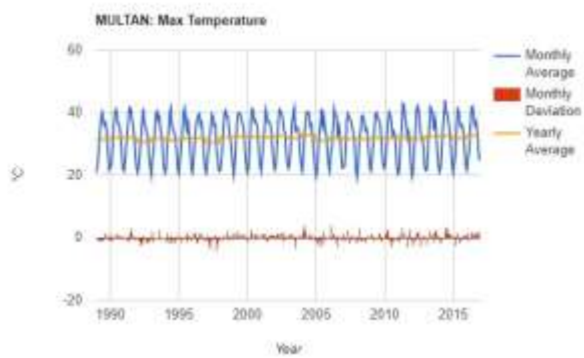

دائیں طرف کی علامات کا

ترجمہ بالترتیب

ماہانہ اوسط

ماہانہ انحراف

سالانہ اوسط

سال

ماہانہ رجحان

ملتان: کم از کم درجہ حرارت

<table>
<tr><td>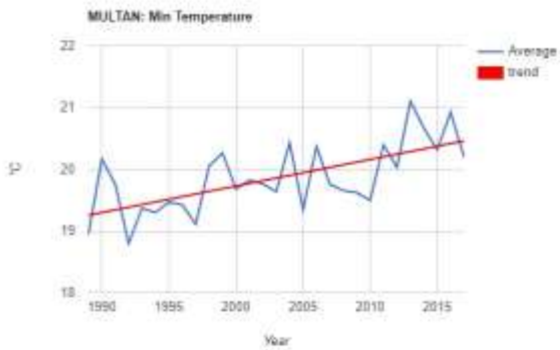
</td><td>دائیں طرف کی علامات کا
ترجمہ بالترتیب
اوسط
رجحان</td></tr>
<tr><td>سال
سالانہ رجحان</td><td></td></tr>
</table>

<table>
<tr><td colspan="2">ملتان: کم از کم درجہ حرارت</td></tr>
<tr><td>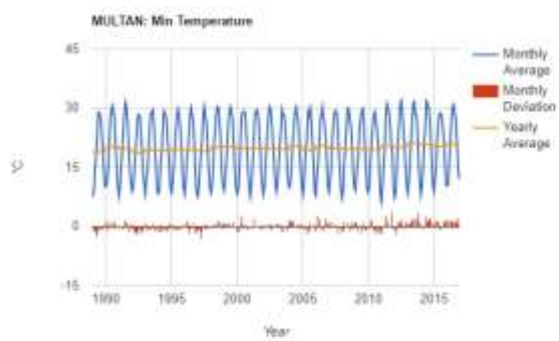
</td><td>دائیں طرف کی علامات کا
ترجمہ بالترتیب
ماہانہ اوسط
ماہانہ انحراف
سالانہ اوسط</td></tr>
</table>

۶۲۔ مظفر گڑھ:

<table>
<tr><td colspan="2">مظفر گڑھ: بارشیں</td></tr>
<tr><td>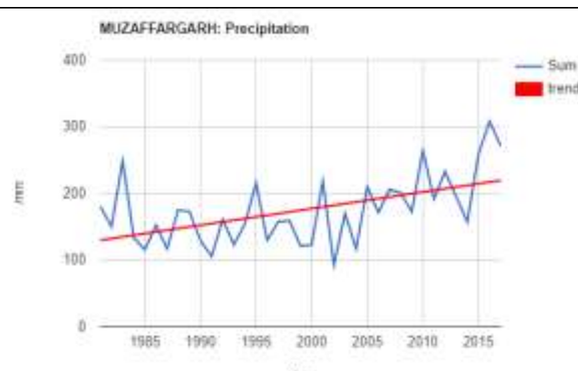
</td><td>دائیں طرف کی علامات کا
ترجمہ بالترتیب
ٹوٹل
رجحان</td></tr>
</table>

	سال سالانہ رجحان

مظفر گڑھ: بارشیں	
دائیں طرف کی علامات کا ترجمہ بالترتیب ماہانہ ٹوٹل ماہانہ انحراف سالانہ ٹوٹل	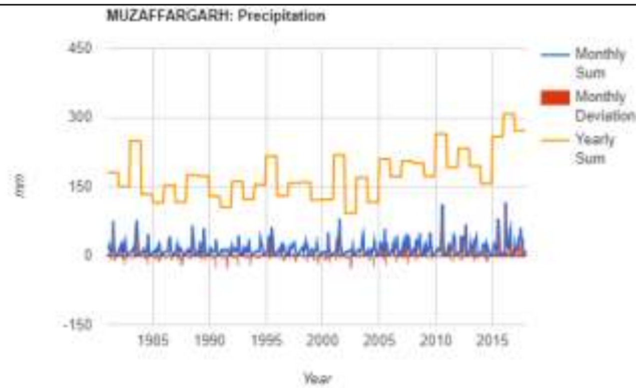

مظفر گڑھ: زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	
دائیں طرف کی علامات کا ترجمہ بالترتیب اوسط رجحان	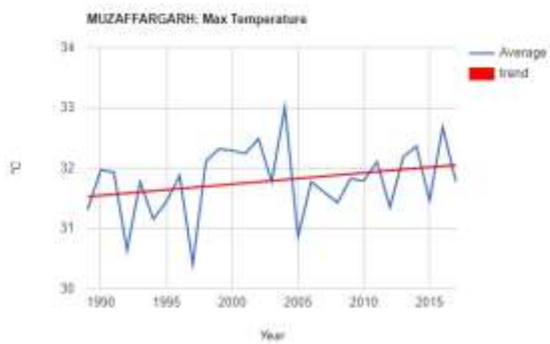
	سال سالانہ رجحان

مظفر گڑھ: زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت

<table>
<tr>
<td>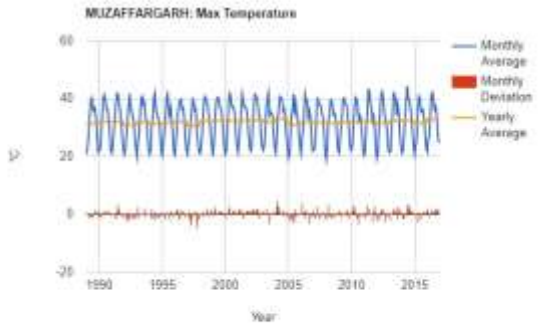
</td>
<td>دائیں طرف کی علامات کا
ترجمہ بالترتیب
ماہانہ اوسط
ماہانہ انحراف
سالانہ اوسط</td>
</tr>
</table>

<table>
<tr>
<td colspan="2">مظفر گڑھ: کم از کم درجہ حرارت</td>
</tr>
<tr>
<td>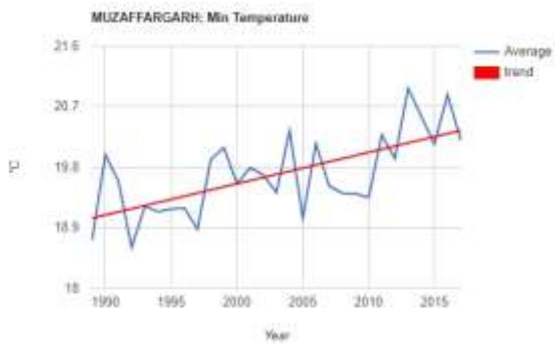
</td>
<td>دائیں طرف کی علامات کا
ترجمہ بالترتیب
اوسط
رجحان</td>
</tr>
<tr>
<td>سال
سالانہ رجحان</td>
<td></td>
</tr>
</table>

<table>
<tr>
<td colspan="2">مظفر گڑھ: کم از کم درجہ حرارت</td>
</tr>
<tr>
<td>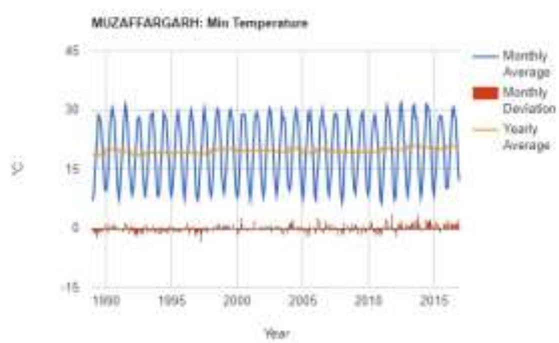
</td>
<td>دائیں طرف کی علامات کا
ترجمہ بالترتیب
ماہانہ اوسط
ماہانہ انحراف
سالانہ اوسط</td>
</tr>
</table>

زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ٦.٠ ڈگری تک بڑھی۔ جبکہ درجہ حرارت تقریباً ٢.١ ڈگری تک بڑھی۔

بارشوں والی چارٹ ۲۰۱۵ سے تقریباً ۶۲ ملی میٹر کا اضافہ دیکھاتا ہے۔

زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت صرف ۰.۵ ڈگری بڑھی جبکہ کم از کم درجہ حرارت ۱.۳ ڈگری تک بڑھ گئی۔

اعلٰی ماہانہ رجحان اور صرف مثبت ۲۰۱۲ کے بعد سال میں رجسٹرڈ ہیں۔

برسات چارٹ ۲۰۰۵ کے بعد سال میں ایک اعلٰی رجحان کے بعد تقریباً ۹۰ ملی میٹر کا اضافہ دکھاتا ہے۔

صوبہ سندھ

بدین:

<table>
<tr><td colspan="2">بدین: بارشیں</td></tr>
<tr><td>دائیں طرف کی علامات کا
ترجمہ بالترتیب
—— ٹوٹل
■ رجحان</td><td>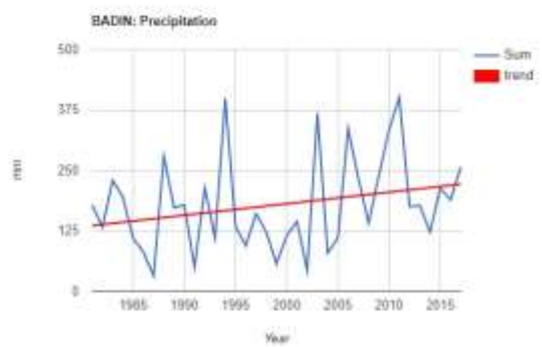
</td></tr>
<tr><td></td><td>سال
سالانہ رجحان</td></tr>
</table>

بدین: بارشیں

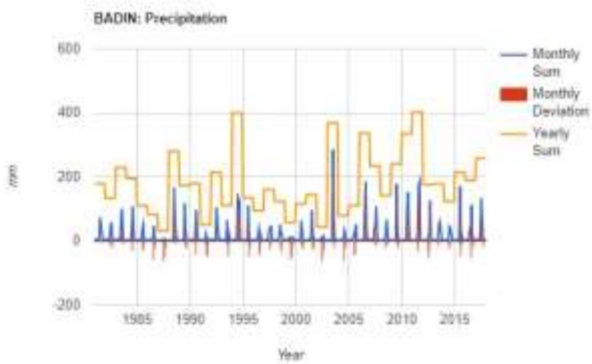	دائیں طرف کی علامات کا ترجمہ بالترتیب ماہانہ ٹوٹل ماہانہ انحراف سالانہ ٹوٹل

بدین: زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	
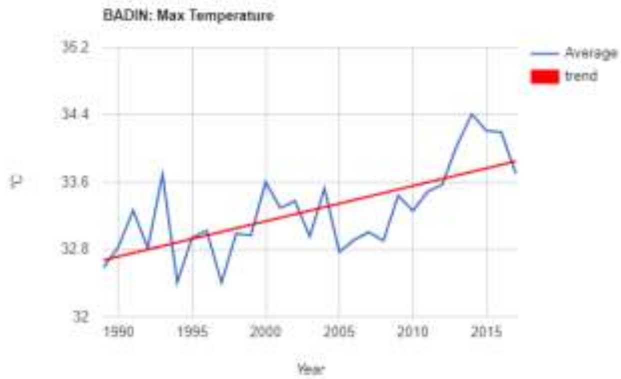	دائیں طرف کی علامات کا ترجمہ بالترتیب اوسط رجحان
سال سالانہ رجحان	

بدین: زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	
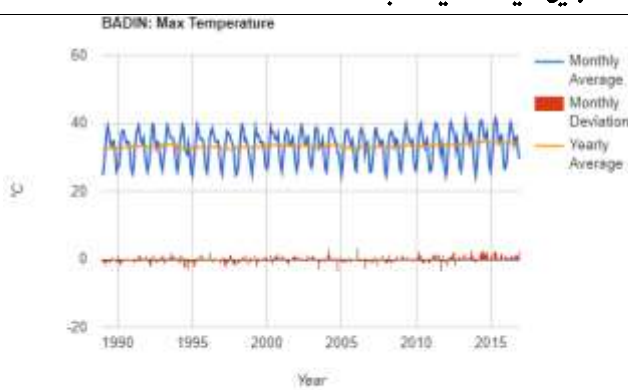	دائیں طرف کی علامات کا ترجمہ بالترتیب ماہانہ اوسط ماہانہ انحراف سالانہ اوسط

<table>
<tr><td colspan="2">بدین: کم از کم درجہ حرارت</td></tr>
<tr><td>دائیں طرف کی علامات کا
ترجمہ بالترتیب
اوسط
رجحان</td><td>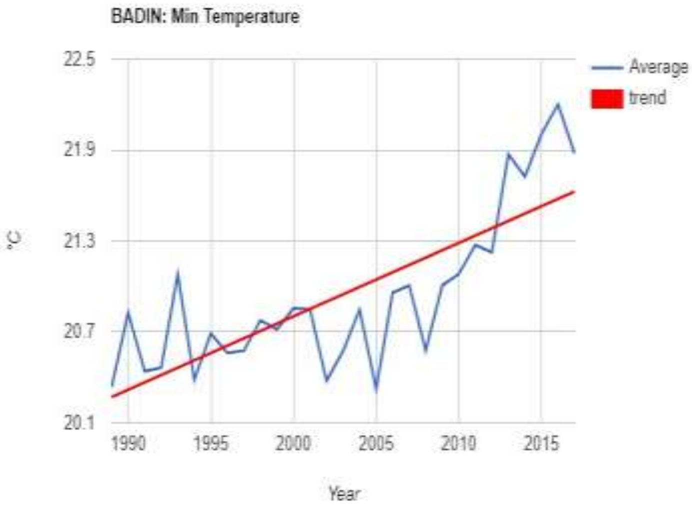
</td></tr>
</table>

<table>
<tr><td colspan="2">بدین: کم از کم درجہ حرارت</td></tr>
<tr><td>دائیں طرف کی علامات کا
ترجمہ بالترتیب
ماہانہ اوسط
ماہانہ انحراف
سالانہ اوسط</td><td>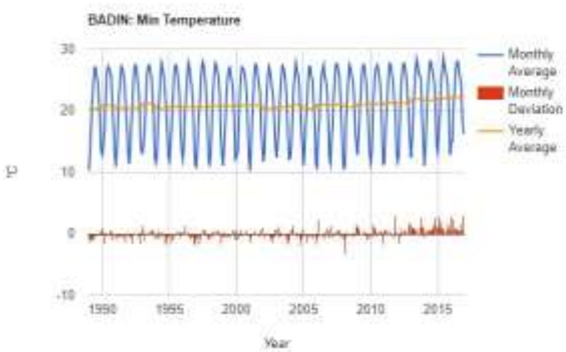
</td></tr>
</table>

زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۱ڈگری اور کم از کم ۱۳اتک ۲۰۱۲ سے مثبت اضافے کے ساتھ بڑھا ہے۔

برسات والی چارٹ ۸۵ ملی میٹر کے اضافے ساتھ ۲۰۰۵ کے بعد ماہانہ رجحان دکھاتی ہے۔

سانگھڑ

سانگھڑ: بارشیں

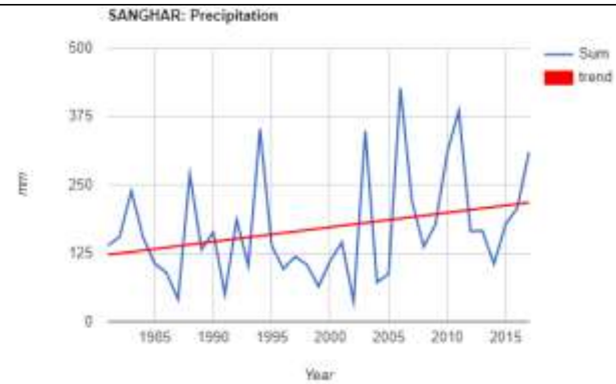

دائیں طرف کی علامات کا

ترجمہ بالترتیب

ٹوٹل

رجحان

سال

سالانہ رجحان

سانگھڑ: بارشیں

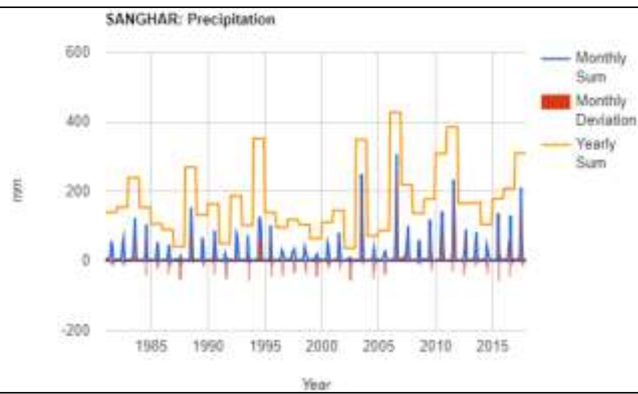

دائیں طرف کی علامات کا

ترجمہ بالترتیب

ماہانہ ٹوٹل

ماہانہ انحراف

سالانہ ٹوٹل

سانگھڑ: زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت

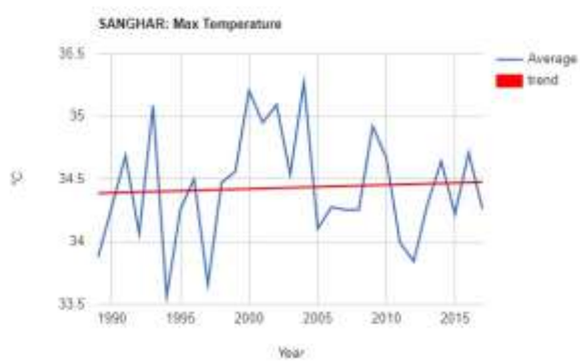

دائیں طرف کی علامات کا

ترجمہ بالترتیب

اوسط

رجحان

سال

<table>
<tr><td>سالانہ رجحان</td><td></td></tr>
</table>

<table>
<tr><td colspan="2">سانگھڑ: زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت</td></tr>
<tr><td>
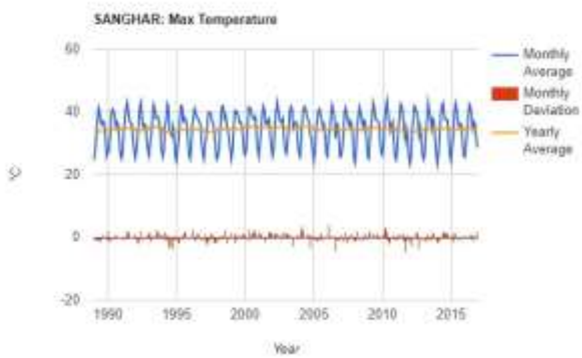

</td><td>دائیں طرف کی علامات کا
ترجمہ بالترتیب
ماہانہ اوسط
ماہانہ انحراف
سالانہ اوسط</td></tr>
</table>

<table>
<tr><td colspan="2">سانگھڑ: کم از کم درجہ حرارت</td></tr>
<tr><td>
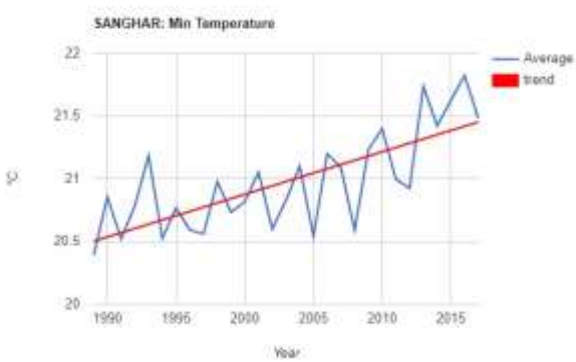

</td><td>دائیں طرف کی علامات کا
ترجمہ بالترتیب
اوسط
رجحان</td></tr>
<tr><td>سال
سالانہ رجحان</td><td></td></tr>
</table>

<table>
<tr><td>سانگھڑ: کم از کم درجہ حرارت</td></tr>
</table>

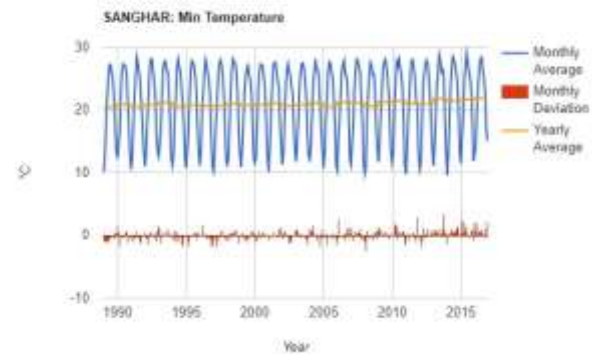	دائیں طرف کی علامات کا ترجمہ بالترتیب ماہانہ اوسط ماہانہ انحراف سالانہ اوسط

برسات چارٹ ۲۰۰۵ سے ماہانہ میزان سے زیادہ رجحان کے ساتھ تقریباً ۹۵ ملی میٹر کا اضافہ دکھاتا ہے۔

عمرکوٹ:

عمرکوٹ: بارشیں	
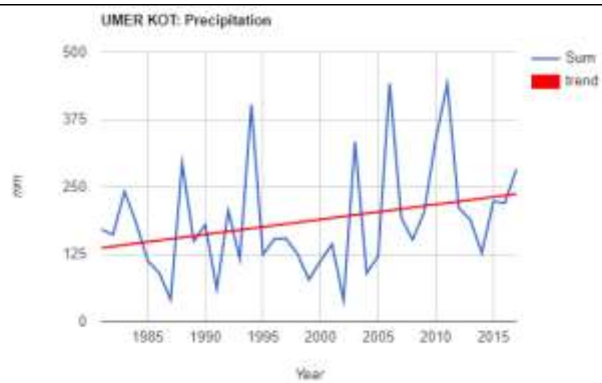	دائیں طرف کی علامات کا ترجمہ بالترتیب ٹوٹل رجحان
سال سالانہ رجحان	

عمرکوٹ: بارشیں

دائیں طرف کی علامات کا ترجمہ بالترتیب ماہانہ ٹوٹل ماہانہ انحراف سالانہ ٹوٹل	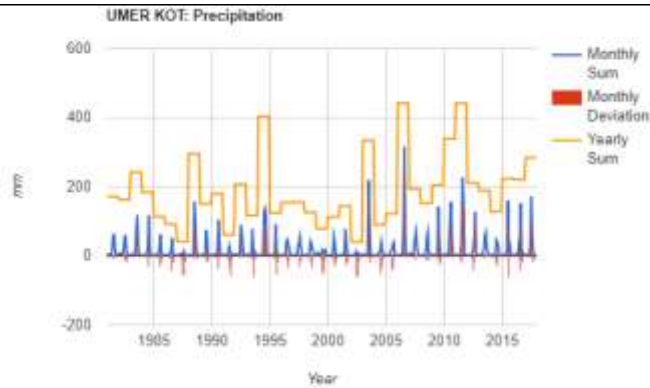

عمر کوٹ: زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	
دائیں طرف کی علامات کا ترجمہ بالترتیب اوسط رجحان	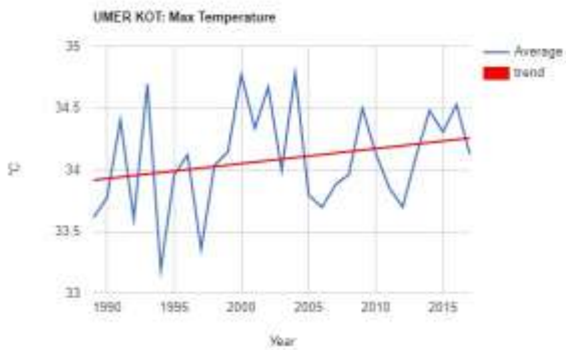
	سال سالانہ رجحان

عمر کوٹ: زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	
دائیں طرف کی علامات کا ترجمہ بالترتیب ماہانہ اوسط ماہانہ انحراف سالانہ اوسط	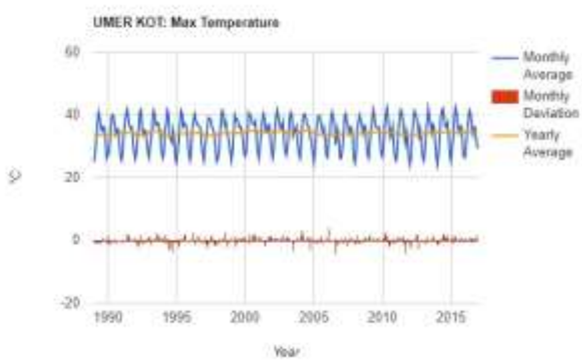

عمر کوٹ: کم از کم درجہ حرارت	
دائیں طرف کی علامات کا ترجمہ بالترتیب اوسط رجحان	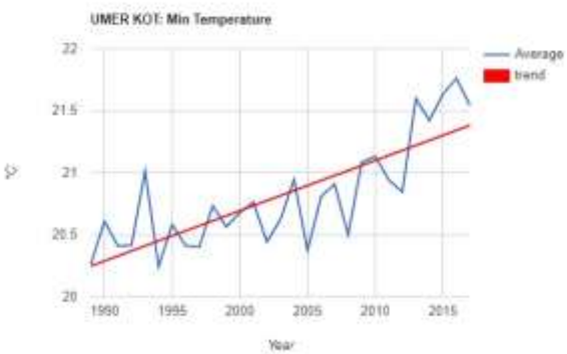
	سال سالانہ رجحان

عمر کوٹ: کم از کم درجہ حرارت	
دائیں طرف کی علامات کا ترجمہ بالترتیب ماہانہ اوسط ماہانہ انحراف سالانہ اوسط	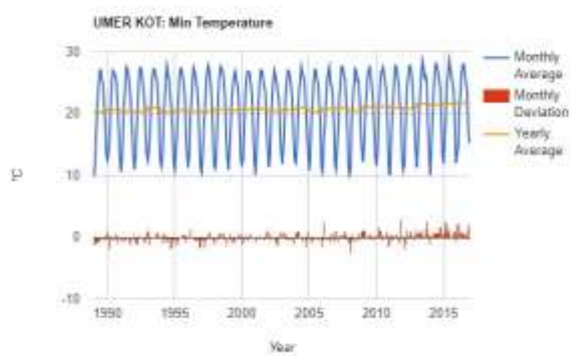
	سال ماہانہ رجحان

زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت صرف ۰.۱ڈگری سے بڑھ گئی ہے، جبکہ کم از کم درجہ حرارت ۰.9ڈگری سے بڑھ گئی ہے جو ۲۰۰۹ سے مثبت فرق سے اضافہ ہوا ہے۔

زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۰.۳ڈگری اور کم از کم درجہ حرارت ۱.۱ڈگری مثبت رجحان کے ساتھ ۲۰۰۸ کے بعد سال میں بڑھا۔

برسات چارٹ ۲۰۰۵ کے بعد کے سالوں میں زیادہ عروج اور رجحان کے ساتھ ۱۰۰ ملی میٹر کا اضافہ ظاہر کرتا ہے۔

مٹی کی خصوصیت

صوبہ پنجاب

پاکستان کے مٹی کی زرخیزیت کا اٹلاس: صوبہ پنجاب (۱۳) صوبہ کے ہر ضلع کے اندر مٹی کا ایک گہرائی کا جائزہ فراہم کرتا ہے اسی طرح صوبہ سندھ ڈسٹرکٹ کے پروفائلز ایف اے او اور فوجی فورٹیلائزر لیمیٹڈ (ایف ایف سی ۲) نے منایا ہے اور اٹلاس سے فراہم کیا ہے۔ ساتھ ساتھ ہر ضلع سے متعلق کلیدی زمینی زرخیزی کے مسائل ہیں کسانوں نے تجربہ کیا ہے کا جائزہ لیا گیا ہے۔ مزید معلومات اٹلاس سے براہ راست (۱۴) لی جاسکتی ہیں۔ پاکستان کے مٹی کی زرخیزیت کا اٹلاس کے علاوہ صوبہ سندھ میں ضلع سطح پر مٹی کے اقسام بنیادی مٹی کے سامان کو تیز کرنے کے لیے کوئی نقشہ موجود نہیں ہے۔ تاہم مٹی کی درجہ بندی پر تفصیلی معلومات اٹلاس کے ضمیمہ ۶ سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

حوالہ جات:

ایف اے او (اقوام متحدہ کے خوراک اور زراعت کی تنظیم، ۲۰۱۷ پاکستان کی مٹی کی زرخیزیت اٹلاس: صوبہ پنجاب

پاکستان کی مٹی کی زرخیزی اٹلاس: صوبہ پنجاب، اس یو آر ایل پر پایا جاسکتا ہے۔

http://fatima-group.com/updata/files/files/۱۴۵_۲۰۱۷۱۲۱۵۰۸۵۱۵۱.pdf

ضمیمہ vi: مندرجہ زیل یو آر ایل پر غالب مٹی کی سیریز، درجہ بندی اور آلودگی کو پایا جاسکتا ہے۔

http://www.ffc.com.pk/wp-content/uploads/SFAP-Punjab-Annexure.pdf

۴۳۔ڈیرہ غازی خان: مٹی کی خصوصیات

ضلع ڈیرہ غازی خان سلیمان ماونٹس رینج کے پہلو پر واقع ہے گرمیوں میں یہاں کی آب وہوا گرم اور خشک ہوتی ہے۔ سردیوں میں معتدل سرد ہوتی ہے۔ کبھی کبھار بھاری بارشیں اس علاقے میں پہاڑوں پر آبپاشی کی جاتی ہے۔اس میں ایک پہاڑی علاقہ "فورٹ منرو" بھی سطح سمندر سے ۱۹۷۱ میٹر کی اونچائی پر واقع ہے۔

نقشہ کا حوالہ: معلومات کے انتظام کا دفتر، ایف اے او پاکستان

کل زرعی رقبہ (ایکڑ)	۳۵۶۰۳۶
کل غیر زرعی رقبہ (ایکڑ)	۲۲۵۵۱۶
کل آبپاشی کا رقبہ (ایکڑ)	۳۲۳۷۳۱
ربیع کی بڑی فصلیں	گندم، کپاس، چاول، چینی
کل مویشیوں کی تعداد/آبادی	۳۳۱۳۹۲۷
حوالہ: گروپ رپورٹنگ سروسز، سندھ، زرعی شماری ۲۰۱۰ مویشی شماری ۲۰۰۶	
مٹی کی خصوصیات	
بنیادی مواد	پیڈمونٹ میدان کے مخلوط کیلیریس غالب مٹی کے سلسلے
غالب مٹی کا سلسلہ	شاہدرہ، جھلیت، کند کوٹ، کاہرور، کشمور
پی ایچ	۷.۳-۸.۱۰(اوسطاً ۸.۳۱)
برقی موصلیت (ڈی ایس ایم)	۰.۲۶-۳۶(اوسطاً ۹۲.۰)
نامیاتی مادہ (فیصد)	۰.۱-۱۹.۲(اوسطاً ۵۴.۰)
موجود گندھک (پی پی ایم)	(پی پی ایم)۵۲-۱(اوسطاً ۲۰.۵)
کشید کی جاسکنے والی پوٹاشیم (پی پی ایم)	(پی پی ڈبلیو-۴۰۰-۲۶(اوسطاً ۱۷۴)
کسان جو مٹی چیک کرانے کی سہولت حاصل کرتے ہیں (فیصد)	۱۸
کسان جو پانی ٹیسٹ (چیک) کرانے کی سہولت حاصل کرتے ہیں (فیصد)	۱۸

حوالہ: ضلعی مٹی کی تحقیقی رپورٹیں، پاکستان میں مٹی کا سروے کھیت مشورہ سینٹ، فوجی فرٹیلائز کمپنی لمیٹڈ (ایف ایف سی ایل، زوراثر کھاد کے استعمال کا جائزہ ایف اے او ۲۰۱۵ زمینی غلاف، سندھ کا اطلس ایف اے او، سپارکو اور حکومت سندھ

۴۷۔ خانیوال: ڈسٹرکٹ مٹی پروفائل:

خانیوال ڈسٹرکٹ مٹی پروفائل خانیوال کو ۱۹۸۵ اس ملتان کے دو تحصیلوں کو ملا کر ضلع کا درجہ دیا گیا۔ یہاں کی آب وہوا گرم گرمیاں اور سرد سردیوں پر مشتمل ہے۔ خاص فصلوں میں گندم، کپاس، گنا، سبزیاں اور میوہ جات شامل ہیں۔ اس ضلع میں ملک کا سب سے بڑا ریلوے سٹیشن ہے۔ جو خانیوال جنکشن کے نام سے مشہور ہے۔ اس ضلع میں چار تحصیل ہیں جن میں خانیوال، جہانیاں، کبیر والا اور میاں چنوں شامل ہیں۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کواٹر خانیوال شہر میں موجود ہے۔	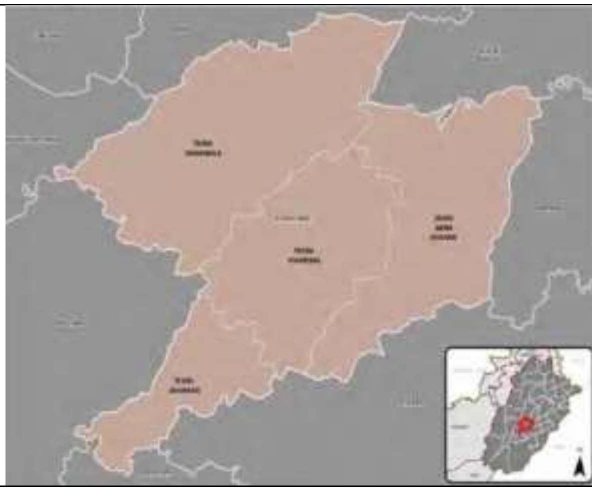 نقشہ کا حوالہ: معلومات کے انتظام کا دفتر، ایف اے او پاکستان

کل زرعی رقبہ (ایکڑ)	۵۷۲۸۵۳
کل غیر زرعی رقبہ (ایکڑ)	۶۰۴۳۹
کل آبپاشی کا رقبہ (ایکڑ)	۵۷۰۵۴۵
ربیع کی بڑی فصلیں	گندم، کپاس، چاول، چینی
کل مویشیوں کی تعداد/آبادی	۲۷۱۴۷۰۳
حوالہ: گروپ رپورٹنگ سروسز، سندھ، زرعی شماری ۲۰۱۰ مویشی شماری ۲۰۰۶	
مٹی کی خصوصیات	
بنیادی مواد	مخلوط لویی اور کلیر مواد غالب مٹی کے سلسلے
غالب مٹی کا سلسلہ	شاہدرہ، بھا لیکا، پکا، کاجیانہ، رستم
پی ایچ	۱۰.۷-۴.۷(اوسطاً ۴۱.۸)
برقی موصلیت (ڈی ایس ایم)	۴ڈی ایس ایم)۔ ۱۹.۵-۰.۱(اوسطاً ۶۲.۰)

نامیاتی مادہ (فیصد)	۱.۰-۸.۲ (اوسطاً ۰ .۷۵)
موجود گندھک (پی پی ایم)	(پی پی ایم) ۴۴-۱ (اوسطاً ۵ .۹۲)
کشید کی جا سکنے والی پوٹاشیم (پی پی ایم)	(پی پی ایم) ۴۰۰-۲۸ (اوسطاً)
کسان جو مٹی چیک کرانے کی سہولت حاصل کرتے ہیں (فیصد)	۴۵
کسان جو پانی ٹیسٹ (چیک) کرانے کی سہولت حاصل کرتے ہیں (فیصد)	۲۴

حوالہ: ضلعی مٹی کی تحقیقی رپورٹیں، پاکستان میں مٹی کا سروے
کھیت مشورہ سینٹ، فوجی فرٹیلائز کمپنی لمیٹڈ (ایف ایف سی ایل،
زوراثر کھاد کے استعمال کا جائزہ ایف اے او ۲۰۱۵
زمینی غلاف، سندھ کا اطلس ایف اے او، سپارکو اور حکومت سندھ

لودھراں:

لودھراں ڈسٹرکٹ پروفائل ضلع لودھراں دریائے ستلج کے شمال کی طرف واقع ہے۔ پورا ضلع ہموار میدان پر مشتمل ہے۔ گرم اور خشک آب وہوا گرمیوں میں غالب آتی ہیں اور سردیوں کے موسم میں سردی اپنا اثر دیکھاتی ہے۔ ضلع کے خاص فصل گندم اور کپاس میں جبکہ چھوٹی فصل میں چاول، نسن فلاور، گنا اور تمباکو شامل ہیں۔ دنیاپور کے علاقے میں زمینی پانی خاص طور پر نمکین ہے۔ جبکہ کھرور پکا اور لودھراں کا پانی میٹھا ہے۔ اس ضلع میں تین تحصیل لودھراں، کھروپکا اور دنیاپور شامل ہیں۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر لودھراں شہر میں ہے۔	 نقشہ کا حوالہ: معلومات کے انتظام کا دفتر، ایف اے او پاکستان

کل زرعی رقبہ (ایکڑ)	۴۴۶۶۸۹
کل غیر زرعی رقبہ (ایکڑ)	۳۶۶۹۵
کل آبپاشی کا رقبہ (ایکڑ)	۴۴۶۶۸۹
ربیع کی بڑی فصلیں	گندم، کپاس، چاول
کل مویشیوں کی تعداد/آبادی	۱۵۷۳۱۱۸
حوالہ: گروپ رپورٹنگ سروسز، سندھ، زرعی شماری ۲۰۱۰	

مویشی شماری ۲۰۰۶	
مٹی کی خصوصیات	
بنیادی مواد	مخلوط سیلکاریئس آلودگی/مواد
غالب مٹی کا سلسلہ	۱۰.۳-۱.۶(اوسطاً ۱۸.۱)
پی ایچ	۶.۱-۱.۰(اوسطاً ۷.۰۱)
برقی موصلیت (ڈی ایس ایم)	۱ء۰-۹ء۷
نامیاتی مادہ (فیصد)	۱-۲۵
موجود گندھک (پی پی ایم)	(پی پی ایم)۲۵-۱(اوسطاً ۲۶.۶)
کشید کی جاسکنے والی پوٹاشیم (پی پی ایم)	(پی پی ایم)۳۸۰-۲۶(اوسطاً ۱۵۳)
کسان جو مٹی چیک کرانے کی سہولت حاصل کرتے ہیں (فیصد)	۵۰
کسان جو پانی ٹیسٹ (چیک) کرانے کی سہولت حاصل کرتے ہیں (فیصد)	۴
حوالہ: ضلعی مٹی کی تحقیقی رپورٹیں، پاکستان میں مٹی کا سروے کھیت مشورہ سینٹ، فوجی فرٹیلائز کمپنی لمیٹڈ (ایف ایف سی ایل، زور اثر کھاد کے استعمال کا جائزہ ایف اے او ۲۰۱۵ زمینی غلاف، سندھ کا اطلس ایف اے او، سپارکو اور حکومت سندھ	

ضلع ملتان کی پروفائل

ملتان ڈسٹرکٹ پروفائل: ملتان کی زمین میدانی اور زیادہ زرخیز ہے جس کے مغرب سے دریائے چناب گزرتا ہے۔ یہاں کی آب وہوا گرم موسموں میں گرم اور سرد موسموں میں سرد ہوتی ہے۔ ہیاں کے خاص فصل گندم، کپاس، گنا، سبزیوں اور پھل خاص کر آم مشہور ہیں۔ اس ضلع میں چار تحصیل ہیں۔ ملتان شہر، ملتان صدر، شجاع آباد اور جلال پور پیر والا شامل ہیں۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ملتان میں ہے۔ جو جنوبی ایشیا کا سب سے پرانا شہر ہے۔	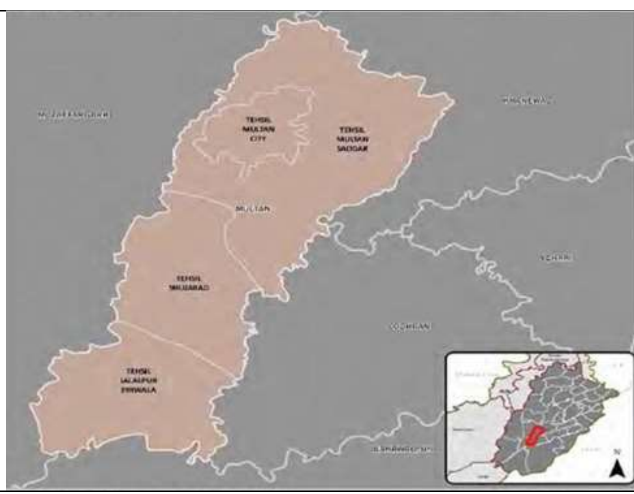 نقشہ کا حوالہ: معلومات کے انتظام کا دفتر، ایف اے او پاکستان
کل زرعی رقبہ (ایکڑ)	۴۷۷۶۹۷

کل غیر زرعی رقبہ (ایکڑ)	۷۰۶۳۸
کل آبپاشی کا رقبہ (ایکڑ)	۴۷۱۳۰۸
ربیع کی بڑی فصلیں	گندم، کپاس، گنا
کل مویشیوں کی تعداد/آبادی	۲۳۴۲۸۹۱
حوالہ: گروپ رپورٹنگ سروسز، سندھ، زرعی شماری ۲۰۱۰ مویشی شماری ۲۰۰۶	
مٹی کی خصوصیات	
بنیادی مواد	مخلوط کیلکولیٹر آلودگی/مواد
غالب مٹی کا سلسلہ	رستم، شاہدرہ، بھاکیلہ، پکا، گجانا
پی ایچ	۱۰-۷.۳(اوسطاً ۷.۹۱)
برقی موصلیت (ڈی ایس ایم)	(۳ڈی ایس ایم اوسطاً)۔.۷-۳.۰-۰۴.۰
نامیاتی مادہ (فیصد)	۳.۰-۰.۱(اوسطاً ۰.۷۶)
موجود گندھک (پی پی ایم)	۵۰-۱(اوسطاً)
کشید کی جا سکنے والی پوٹاشیم (پی پی ایم)	۴۰۰-۲۶(اوسطاً ۱۴۸)
کسان جو مٹی چیک کرانے کی سہولت حاصل کرتے ہیں (فیصد)	۱۴
کسان جو پانی ٹیسٹ (چیک) کرانے کی سہولت حاصل کرتے ہیں (فیصد)	۳
حوالہ: ضلعی مٹی کی تحقیقی رپورٹیں، پاکستان میں مٹی کا سروے کھیت مشورہ سینٹ، فوجی فرٹیلائز کمپنی لمیٹڈ (ایف ایف سی ایل، زوراثر کھاد کے استعمال کا جائزہ ایف اے او ۲۰۱۵ زمینی غلاف، سندھ کا اطلس ایف اے او، سپارکو اور حکومت سندھ	

ضلع مظفر گڑھ کی پروفائل

۱۷۴۹ میں ملتان کے مغل گورنر نواب مظفر خان نے مظفر گڑھ کی بنیاد رکھی۔ یہ ضلع مغرب سے دریائے سندھ اور مشرق کی طرف دریائے چناب کے درمیان واقع ہے۔ یہاں گرمیوں میں بہت گرمی اور سردیوں میں سخت سردی پڑتی ہے۔ یہاں کے خاص فصل کپاس، گندم، سبزیاں، پھل کے باغات (خاص کر سٹرس اور آم) ہیں۔ ضلع کے چناب کی طرف کی زمین مون سون کے دوران سیلاب سے متاثر ہوتی ہے۔اس ضلع کے چار تحصیل ہیں جن میں مظفر گڑھ، علی پور، جتوئی اور کوٹ ادو شامل ہیں۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر مظفر گڑھ میں ہے۔

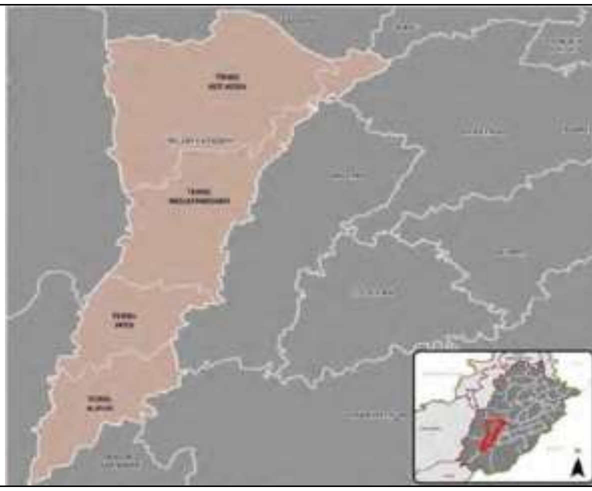

نقشہ کا حوالہ: معلومات کے انتظام کا دفتر، ایف اے او پاکستان

کل زرعی رقبہ (ایکڑ)	۶۷۹۶۳۷
کل غیر زرعی رقبہ (ایکڑ)	۴۰۳۷۵۲
کل آبپاشی کا رقبہ (ایکڑ)	۶۵۸۸۱۸
ربیع کی بڑی فصلیں	گندم، کپاس، گنا
کل مویشیوں کی تعداد/آبادی	۴۸۲۹۹۶۱
حوالہ: گروپ رپورٹنگ سروسز، سندھ، زرعی شماری ۲۰۱۰ مویشی شماری ۲۰۰۶	

مٹی کی خصوصیات	
بنیادی مواد	مخلوق کیلکولیٹر آلودگی/مواد
غالب مٹی کا سلسلہ	شاہدرہ، تھل رنگپور، ملٹی، سلطان پور، جھاکر
پی ایچ	۱۰-۷.۳(اوسطاً ۷.۹۱)
برقی موصلیت (ڈی ایس ایم)	۹.۹-۱.۰(اوسطاً ۳۷.۰)
نامیاتی مادہ (فیصد)	۱۵ء۱-۱.۰(اوسطاً ۸۹.۴)
موجود گندھک (پی پی ایم)	۱۶-۱(اوسطاً ۸۹.۴)
کشید کی جا سکنے والی پوٹاشیم (پی پی ایم)	۲۵-۳۹۲(اوسطاً ۱۴۸)
کسان جو مٹی چیک کرانے کی سہولت حاصل کرتے ہیں (فیصد)	
کسان جو پانی ٹیسٹ (چیک) کرانے کی سہولت حاصل کرتے ہیں (فیصد)	
حوالہ: ضلعی مٹی کی تحقیقی رپورٹیں، پاکستان میں مٹی کا سروے کھیت مشورہ سینٹ، فوجی فرٹیلائز کمپنی لمیٹڈ (ایف ایف سی ایل،	

زور اثر کھاد کے استعمال کا جائزہ ایف اے او ۲۰۱۵
زمینی غلاف، سندھ کا اطلس ایف اے او، سپار کو اور حکومت سندھ

کلیدی زمین کی زرخیزی کے مسائل

بڑے پیمانے پر مٹی کے مسائل

یہ نقشہ ریپڈ فرٹیلائز کے استعمال کی تشخیص (۲۰۱۵) پر مبنی مختلف مٹی کے متعلقہ مسائل کے بارے میں معلومات کو ظاہر کرتا ہے۔ آبپاشی فارموں میں بھی مٹی کی کمی کا واقع تشویش کا باعث ہے۔ دیگر مسائل میں پانی کی قلت، کھاد کی زیادہ قیمتیں اور لوڈ شیڈنگ شامل ہیں۔

بڑے پیمانے پر مٹی کے مسائل

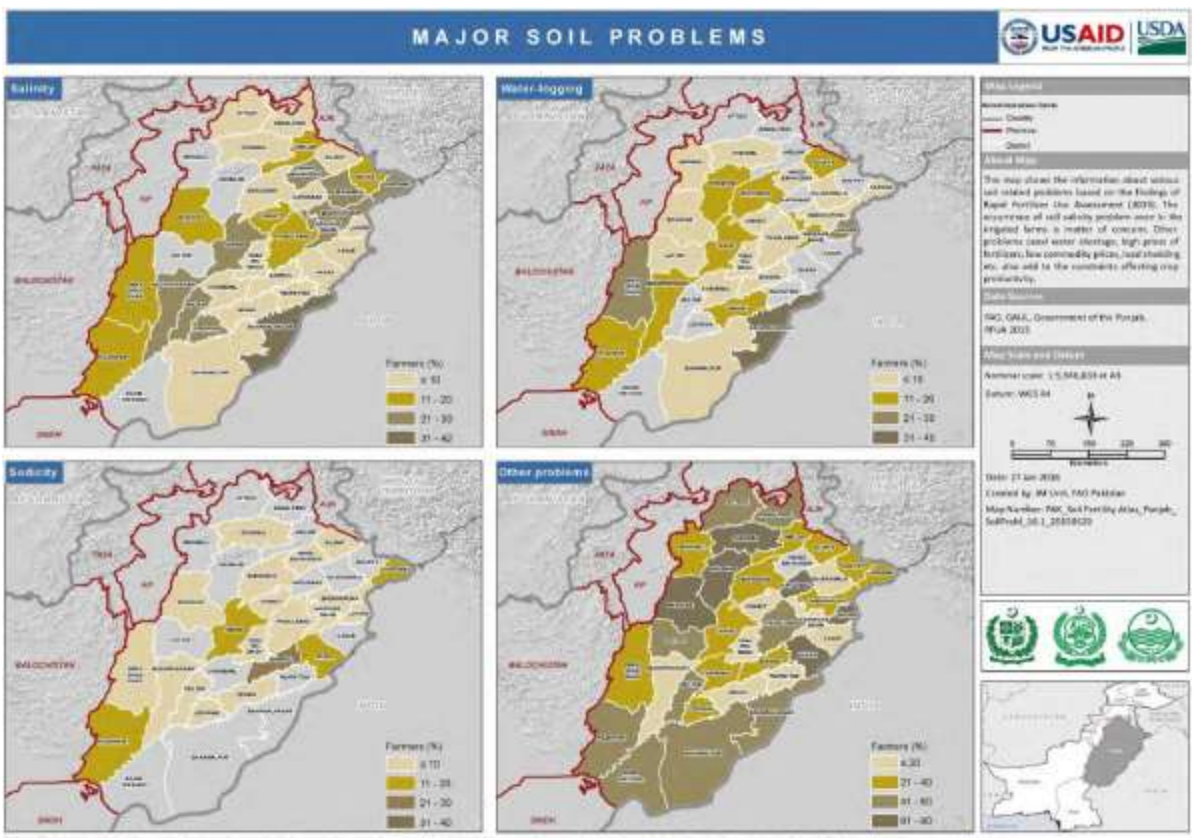

پنجاب میں مٹی اور پانی کی ٹسٹنگ کی سہولیات

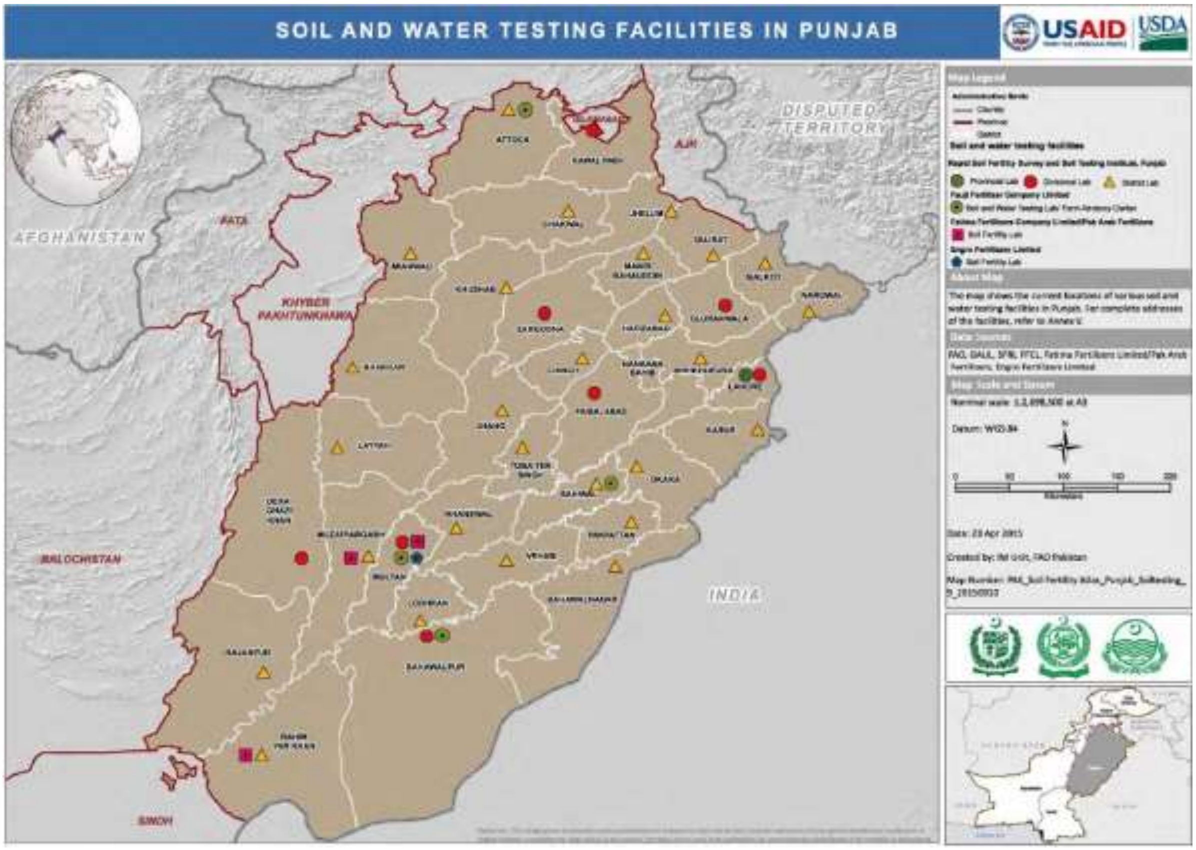
SOIL AND WATER TESTING FACILITIES IN PUNJAB
USAID
USDA
DISPUTED TERRITORY
AJK
FATA
AFGHANISTAN
KHYBER PAKHTUNKHWA
BALOCHISTAN
INDIA
SINDH

پنجاب میں مٹی کی زرخیزی اور مٹی صحت کے انتظام کے طریقے

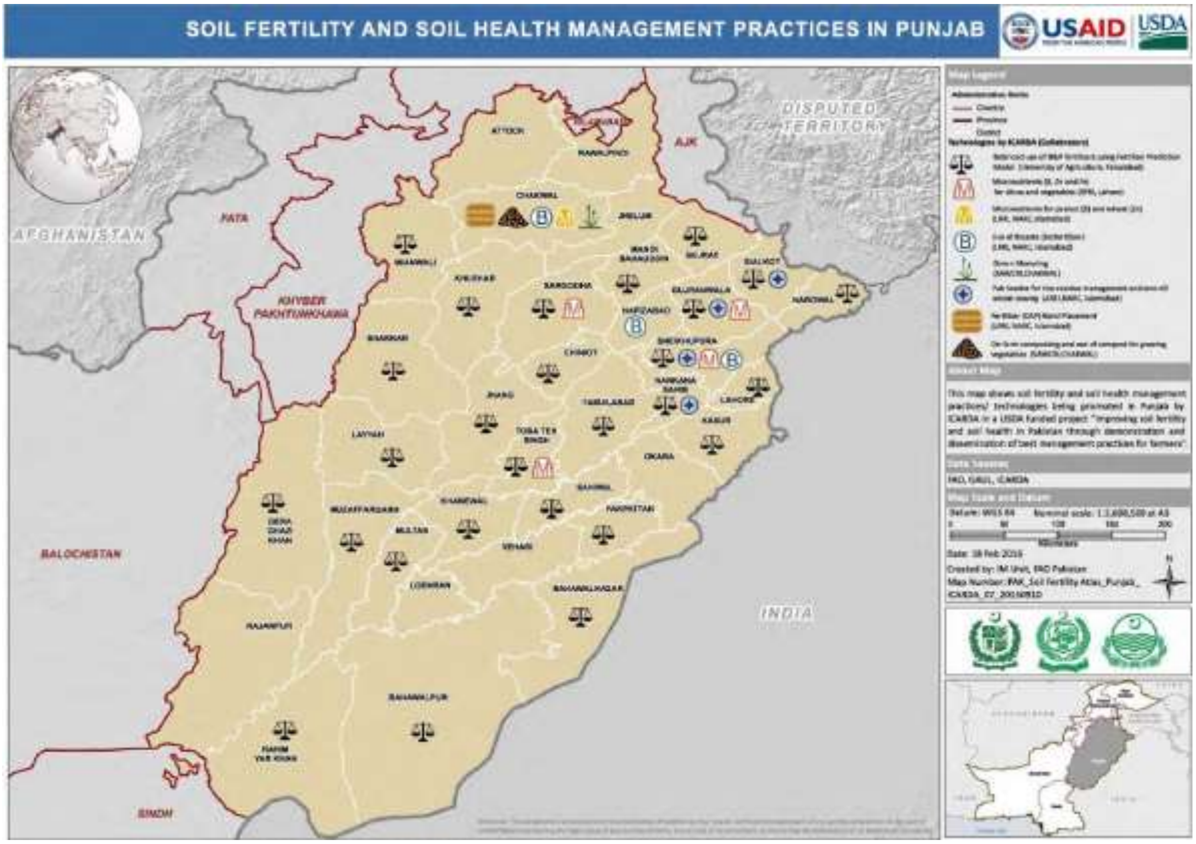

۷۵۔پنجاب میں مٹی کے بڑے مسائل کے بارے میں نقشے میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ پروجیکٹ کے ضلعوں میں سودیکتی کو بڑا مسئلہ نہیں ہے (خانیوال کے اعداد و شمار کا پتہ نہیں ہے جبکہ باقی ضلعوں میں کسان دس فیصد سے کم سودیکتی کی مشکلات کا سامنا کرتے ہیں) مجموعی طور پر خانیوال میں کسان لگاتار دس فیصد سے کم سودیکتی اور پانی کی لوجنگ کا سامنا کرتے ہیں۔اس کے برعکس لودھراں، ملتان اور مظفر گڑھ میں سبھی ۳۰-۲۱ فیصد کے درمیان کسان مٹی کی سودیکتی کا سامنا کرتے ہیں جبکہ ڈی.جی خان میں ۱۱-۲۰ فیصد کسان سودیکتی کے مسائل کا سامنا کرتے ہیں۔ڈی.جی خان میں زیادہ تر کسان پانی کے لوجنگ کا سامنا کرتے ہوئے پائے گئے (لودھراں اور ملتان کی اعداد و شمار واضح نہیں) جبکہ مظفر گڑھ ۱۱-۲۰ فیصد کے حساب سے پانی کے لوجنگ کا سامنا کرتا ہے۔سب سے زیادہ اہم مسئلہ پروجیکٹ کے اضلاع میں مٹی کو متاثر دوسرے مشکلات کر رہے تھے جیسے (نہری پانی کی کمی، کھادوں کی اونچی قیمتیں، کم پیداوار کے مسائل وغیرہ۔

۷۶۔موجود سہولیات اور انتظام:

منصوبے کے اضلاع میں سے ہر ضلع ضلعی یا ڈویژنل سطح پر ریپڈ سوئل فرٹیلٹی سروے اور مٹی ٹیسٹنگ انسٹی ٹیوٹ کے میز بان ہیں۔ موجودہ مٹی ہیلتھ مینجمنٹ کے ماڈل کو سوائے لودھراں کی استشناء پنجاب کے تمام ضلعوں کش نائٹروجن اور فاسفورس کے متوازن استعمال کو متوارف کرایا گیا ہے جسے زرعی یونیورسٹی فیصل آباد نے تیار کیا اور آئی سی اے آر ڈی اے ضلعوں میں فروغ دیا۔

۷۸۔ پاکستان کے مٹی کی زرخیزی اٹلاس/نقشہ

صوبہ سندھ صوبہ کے ہر ڈسٹرکٹ کے اندر مٹی کا جائزہ گہرائی میں مہیا کرتا ہے۔ اس ای ایس ایم ایف کے مقصد کی خاطر ایف اے او اور فوجی فرٹیلائزر کمپنی لمیٹڈ (ایف ایف سی سی) کے تیار کردہ ڈسٹرکٹ پروفائلز کلیدی مٹی زرخیزی کے مسائل کے ساتھ اٹلاس سے فاہم کیے گئے ہیں۔ جن کا ہر ضلع کے کسانوں نے سامنا کیا ہے۔ ضرورت کے طور پر مزید تفصیلات براہ راست (۱۷) اٹلاس سے پائے جا سکتے ہیں۔ مجموعی طور پر بدین کے اندر مٹی کی قسم/پیرنٹ میٹریل حالیہ زرعی دریا الیووایم

اور سمندری ذخائر پر مشتمل ہیں جبکہ سانگھڑ اور عمر کوٹ کی مٹی ذیلی حالیہ الیووایم

کے ذخائر پر مشتمل ہیں ج (شکل ۴.۴)

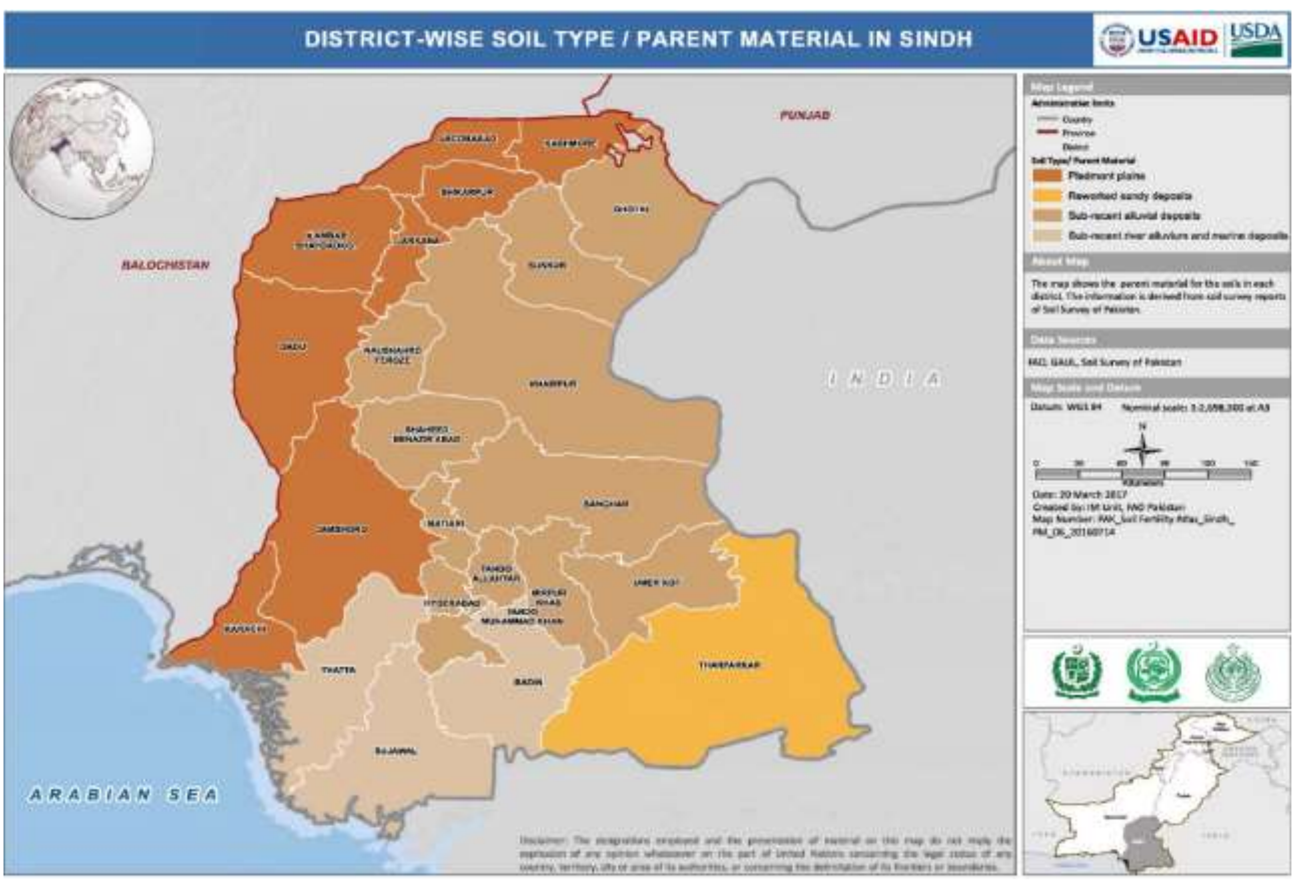

صوبہ سندھ

۸۲۔ ضلع بدین کی زمین/مٹی کی تفصیلات

ضلع بدین دریائے سندھ کے مشرق ساحل پر واقع ہے۔ یہاں سمن شاہ اوران کے علاوہ کئی صوفی بزرگوں کی خانقاہیں ہیں۔ موسم گرما میں یہاں کی آب وہوا عام طور پر گرم مرطوب جبکہ موسم سرما میں ہلکی ٹھنڈی ہوتی ہے۔ یہ خطہ نم اور چاول کی کاشت کے لیے موزوں ہے۔ ضلع میں کاشت کی جانے والی خاص فصلوں میں چاول، گندم، گنا، تیل والے بیج، اور موسمی سبزیاں شامل ہیں۔ ضلع بدین کی پانچ تحصیلیں بدین، ماتلی، تلہار، شہید فاضل راہو اور ٹنڈو باگو ہیں۔ ضلعی ہیڈ کواٹر بدین میں واقع ہے۔

نقشہ کا حوالہ: معلومات کے انتظام کا دفتر، ایف اے او پاکستان

کل زرعی رقبہ (ایکڑ)	۰۶۷،۲۸۱
کل غیر زرعی رقبہ (ایکڑ)	۶۹۲،۱۷۰
کل آبپاشی کا رقبہ (ایکڑ)	۱۱۹،۲۷۳
ربیع کی بڑی فصلیں	گندم، چارہ
کل مویشیوں کی تعداد/آبادی	۰۷۰،۲۵۶،۲
حوالہ: گروپ رپورٹنگ سروسز، سندھ، زرعی شماری ۲۰۱۰ مویشی شماری ۲۰۰۶	

مٹی کی خصوصیات	
بنیادی مواد	سندھ ڈیلٹا اور سمندری لہروں سے بنا کیلکیسی مواد
غالب مٹی کا سلسلہ	ڈھنڈ، گولاچی، گنجو، ماتلی، بنی پور
پی ایچ	۷.۳۴تا۱۰.۵(اوسط۳.۶۵)
برقی موصلیت (ڈی ایس ایم)	۰.۱تا۸.۶۷(اوسط۳.۶۵)
نامیاتی مادہ (فیصد)	۰.۱تا۲.۱۳(اوسط۰.۸۴)
موجود گندھک (پی پی ایم)	۱تا۳۲(اوسط۳.۴۲)
کشید کی جا سکنے والی پوٹاشیم (پی پی ایم)	۳۸تا۴۰۰(اوسط۲۱۱)
کسان جو مٹی چیک کرانے کی سہولت حاصل کرتے ہیں (فیصد)	۷
کسان جو پانی ٹیسٹ (چیک) کرانے کی سہولت حاصل کرتے ہیں (فیصد)	۰
حوالہ: ضلعی مٹی کی تحقیقی رپورٹیں، پاکستان میں مٹی کا سروے	

کھیت مشورہ سینٹ، فوجی فرٹیلائز کمپنی لمیٹڈ (ایف ایف سی ایل،
زوراثر کھاد کے استعمال کا جائزہ ایف اے او ۲۰۱۵
زمینی غلاف، سندھ کا اطلس ایف اے او، سپار کو اور حکومت سندھ

۸۳۔ ضلع سانگھڑ کی زمین/مٹی کی تفصیلات

ضلع سانگھڑ صوبہ سندھ کے جنوبی حصے میں واقع ہے۔ اس کی آب وہوا ریگستانی ہے یعنی موسم گرما بے حد گرم اور موسم سرما معتدل ہے۔ یہاں کی بڑی فصلوں میں کپاس گنا، تیل والے بیج، پھل اور سبزیاں شامل ہیں۔ اس ضلع میں چھ تحصیلیں جام نواز علی، کھپرو، سانگھڑ، شہداد پور، سنجھورو اور ٹنڈو آدم ہیں۔ ضلع صدر مقام سانگھڑ ہے۔

نقشہ کا حوالہ: معلومات کے انتظام کا دفتر، ایف اے او پاکستان

زرعی معلومات	
کل زرعی رقبہ (ایکڑ)	۳۶۴،۲۹۸
کل غیر زرعی رقبہ (ایکڑ)	۰۸۱،۷۱
کل آبپاشی کا رقبہ (ایکڑ)	۶۱۲،۲۸۳
ربیع کی بڑی فصلیں	گندم، چارہ، باغات
خریف کی فصلیں	گنا، کپاس، باجرہ
کل مویشیوں کی تعداد/آبادی	۱،۹۴۴،۰۹۷
حوالہ: گروپ رپورٹنگ سروسز، سندھ، زرعی شماری ۲۰۱۰ مویشی شماری ۲۰۰۶	
مٹی کی خصوصیات	
بنیادی مواد	دریائی مٹی اور ریت
غالب مٹی کا سلسلہ	باغ، جروار، پکا، بنی پور، سلطان پور
پی ایچ	۷.۱تا۱۰.۵(اوسط۸.۶)
برقی موصلیت (ڈی ایس ایم)	۰.۱۱تا۴۹(اوسط۲.۵۰)
نامیاتی مادہ (فیصد)	۰.۱تا۲.۱۹(اوسط۰.۷۹)
موجود گندھک (پی پی ایم)	۱تا۳۹(اوسط۸.۱۳)

کشید کی جا سکنے والی پوٹاشیم (پی پی ایم)	۲۶تا۴۰۰(اوسط۱۹۰)
کسان جو مٹی چیک کرانے کی سہولت حاصل کرتے ہیں (فیصد)	۴۸
کسان جو پانی ٹیسٹ (چیک) کرانے کی سہولت حاصل کرتے ہیں (فیصد)	۸
حوالہ: ضلعی مٹی کی تحقیقی رپورٹیں، پاکستان میں مٹی کا سروے کھیت مشورہ سینٹ، فوجی فرٹیلائز کمپنی لمیٹڈ (ایف ایف سی ایل، زور اثر کھاد کے استعمال کا جائزہ ایف اے او ۲۰۱۵ زمینی غلاف، سندھ کا اطلس ایف اے او، سپارکو اور حکومت سندھ	

سندھ میں بڑے پیمانے پر مٹی کے مسائل

یہ نقشہ رپیڈ فرٹیلائز کے استعمال کی تشخیص (۲۰۱۵) پر مبنی مختلف مٹی کے متعلقہ مسائل کے بارے میں معلومات کو ظاہر کرتا ہے۔ آبپاشی فارموں میں بھی مٹی کی کمی کا واقع تشویش کا باعث ہے۔ دیگر مسائل میں پانی کی قلت، کھاد کی زیادہ قیمتیں اور لوڈ شیڈنگ شامل ہیں۔

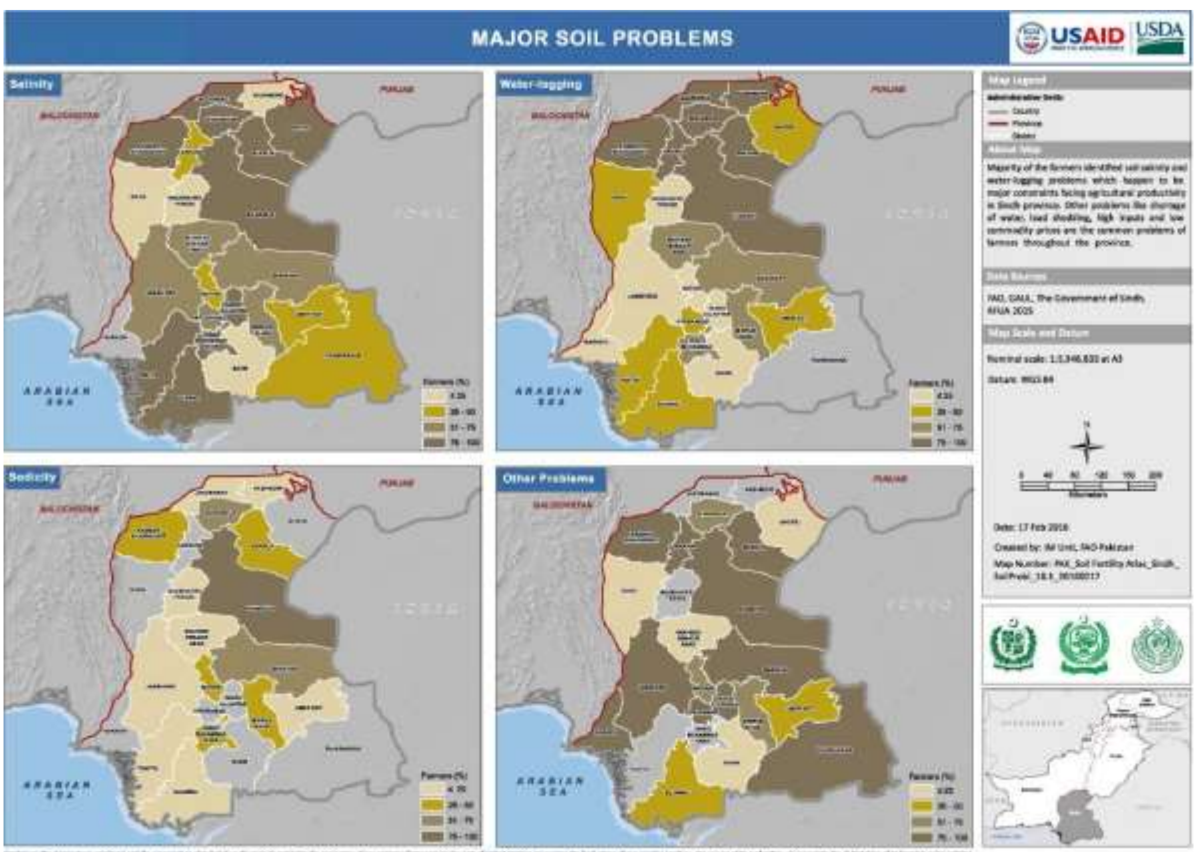

سندھ میں مٹی اور پانی کی ٹسٹنگ کی سہولیات

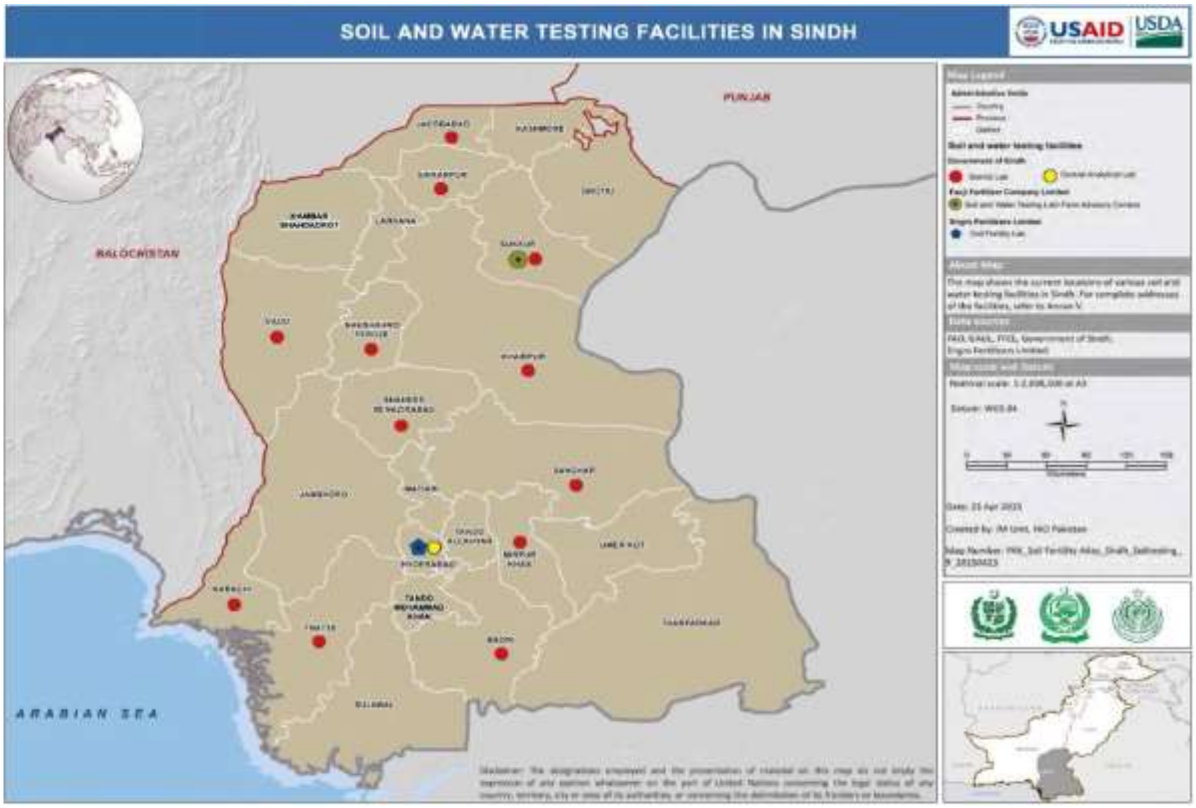

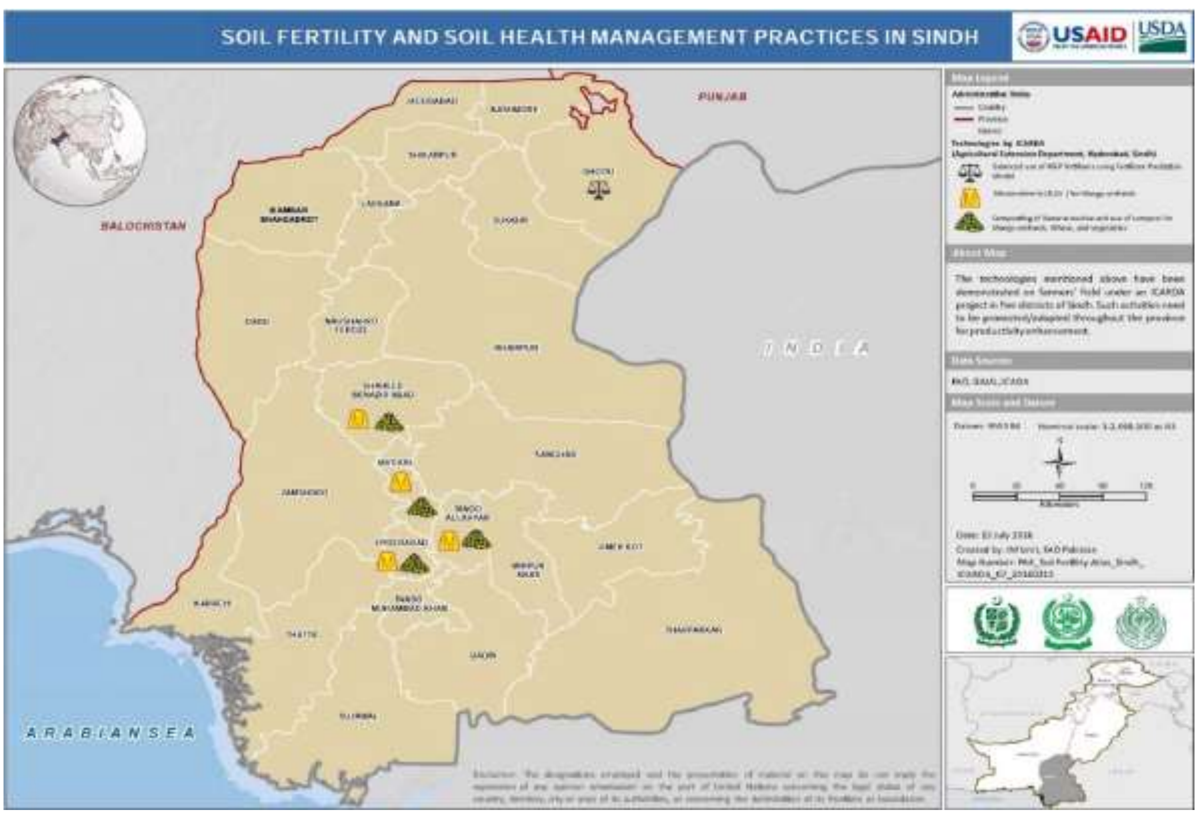

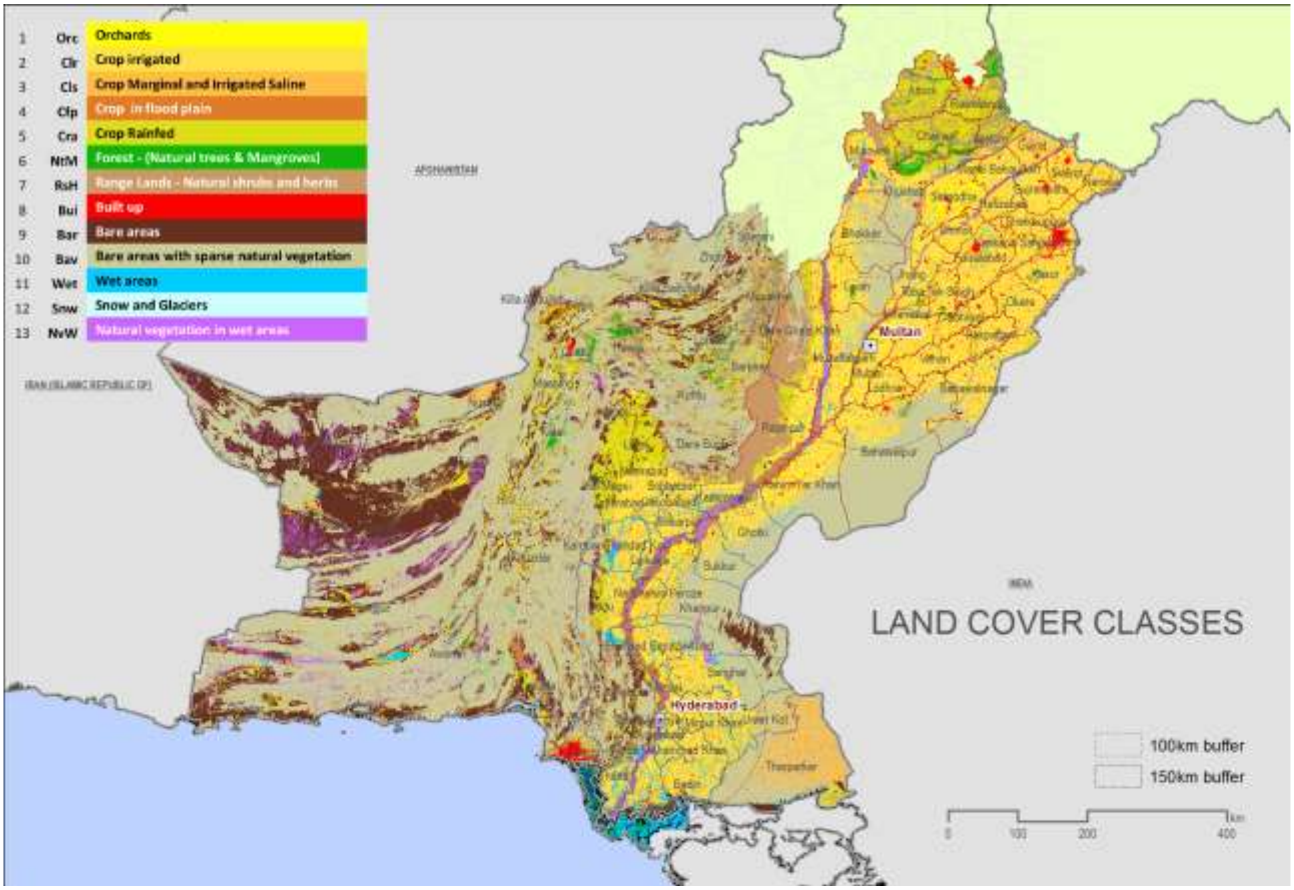

زمینی احاطہ/خطہ	بدین	سانگھڑ	عمرکوٹ
کھلے علاقے	۳۵۴	۳۱۰	۹
قدرتی جڑی بوٹیوں کے ساتھ کھلے علاقے	۳۲	۴۷۵۴	۲۰۵۱
تعمیر کیے گئے علاقے	۱۳۲	۱۷۵	۱۰۰
سیلابی میدانوں میں فصلیں	۰	۰	۰
آبپاشی کی گئی فصلیں	۴۵۰۵	۳۵۶۱	۱۷۷۹
دریائی کنارے اور کھارے پانی کی فصلیں	۸۶۰	۵۱۷	۱۱۳۷
بارش کے پانی کی فصلیں	۰	۰	۰
جنگلات (دلدلی مینگرو جھاڑیاں، درخت)	۱۴	۲۳	۳
نم/گیلے علاقوں میں قدرتی نباتات	۰	۲۵۷	۰
باغات	۱۶	۴۸	۲۶

جنگلی نباتات کے علاقے	۱۶۶	۱۱۴	۱۳۸
سمندری پانی	۴	۰	۰
نم/گیلے علاقے	۴۵۴	۳۸۷	۲۴۳

۹۱۔ ایف اے او/ایس یو پی اے آر سی او کے تحت فصلوں کے خطے اور ایف اے او کے زمینی احاطے کے اعداد و شمار وغیرہ ضلعی بنیادوں پر اس لیے سامنے لائے گئے تھے۔ زراعت کا مجموعی حجم اور اس میں چار بڑی فصلوں کا نسبتی حصہ معلوم کیا جا سکے۔ شکل نمبر ۷ میں ایف اے او/ایس یو پی اے آر سی او کے تحت پنجاب اور سندھ میں فصلوں کے خطے ظاہر کیے گئے ہیں (بڑے پائی چارٹ کا مطلب چاروں بڑی فصلوں کا مجموعہ ہے جو ہر ضلع کے اعتبار سے ظاہر کیے گئے ہیں جس میں زیادہ سے زیادہ رقبہ ۷۲۰۰ مربع کلو میٹر لیا گیا ہے۔ نقشہ میں ضلع کے پس منظر کا رنگ چاروں فصلوں کے کل رقبہ اور زرعی احاطے کے قسموں کے مجموعہ کو ظاہر کرتا ہے جو ذیل میں دیئے گئے کوریو پلتھ نقشہ میں ظاہر ہے۔

شکل نمبر ۷۔ بڑی فصلوں کا حصہ اور ان کا رقبہ (مربع کلو میٹر)

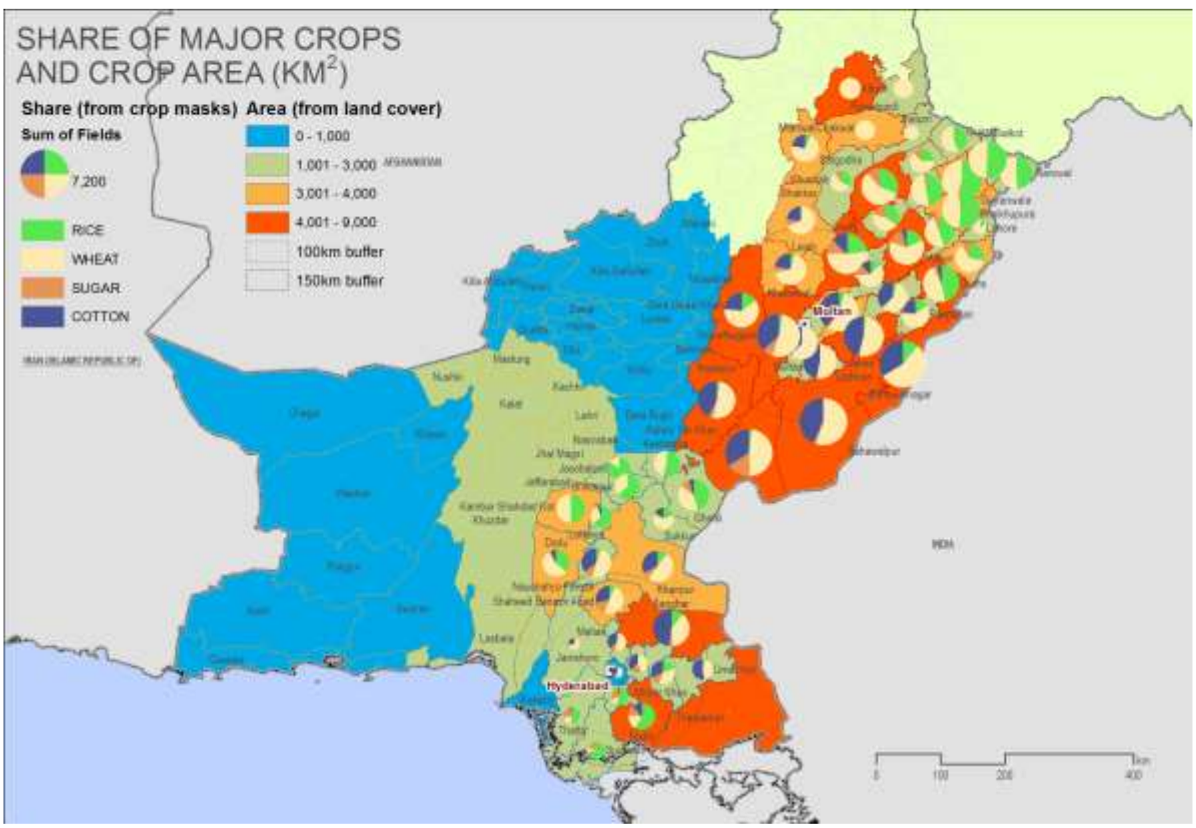

۹۲۔ فصل کا خطہ نیچے دی گئی چار اشکال نمبر ۸ تا ۱۱ میں دیکھا جا سکتا ہے۔ چار فصلوں میں چاول، گندم، کپاس اور گنا شامل ہیں۔

شکل نمبر ۸: ایف اے او/ایس یو پی اے آر سی او چاول کا خطہ

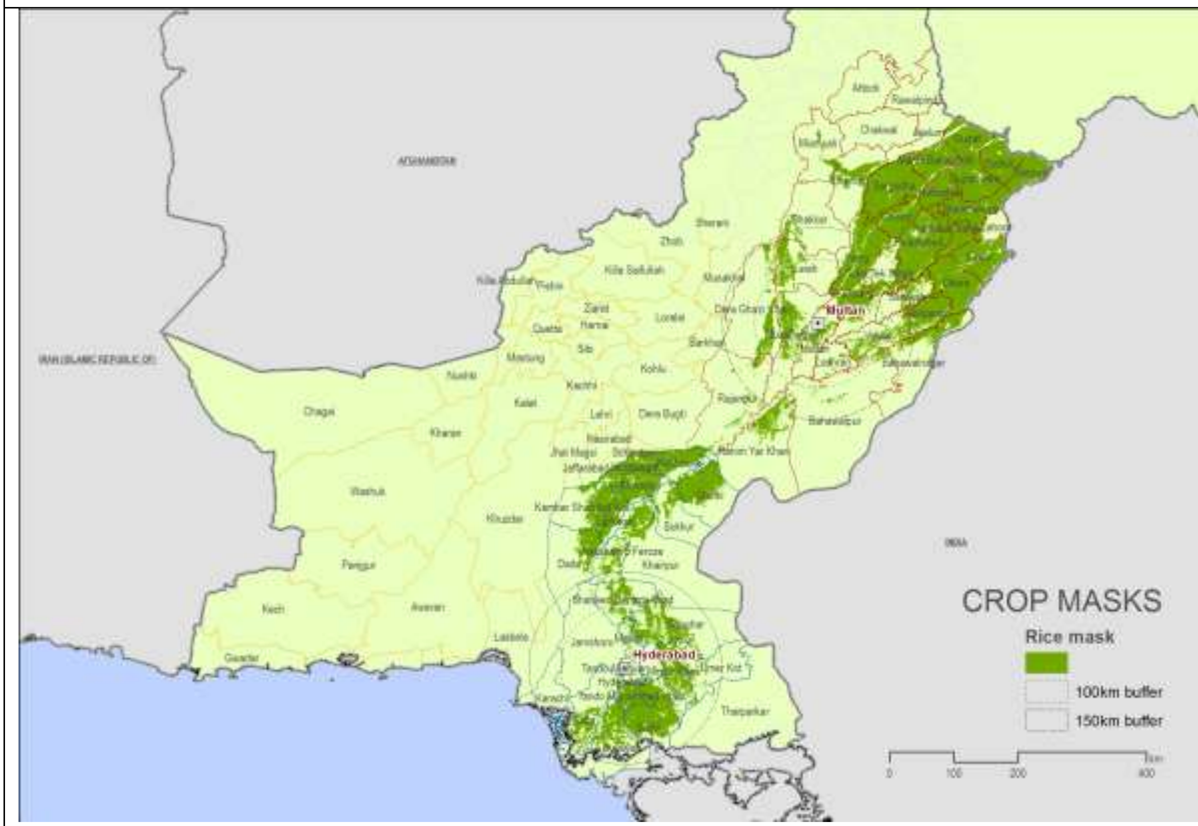

شکل نمبر ۹: ایف اے او/ایس یو پی اے آر سی او گندم کا خطہ

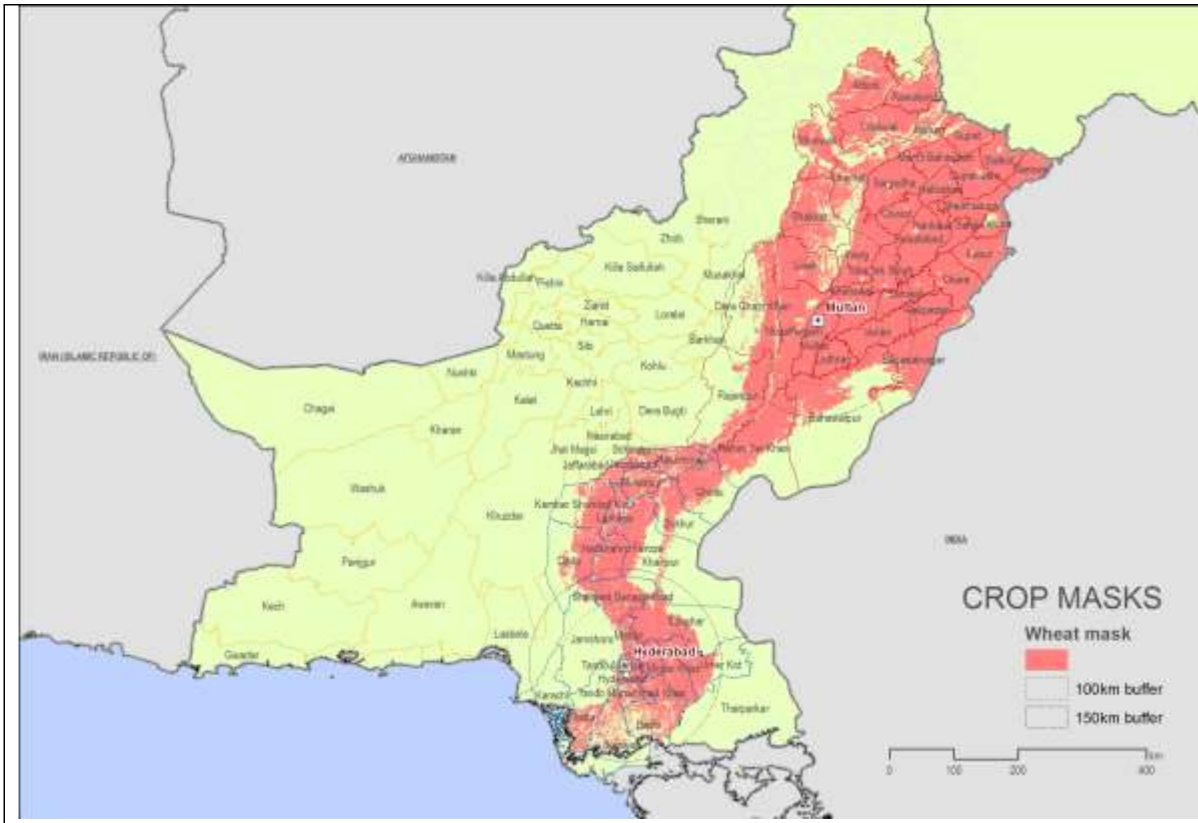

شکل نمبر ۱۰: ایف اے او/ایس یو پی اے آر سی او گنے کا خطہ

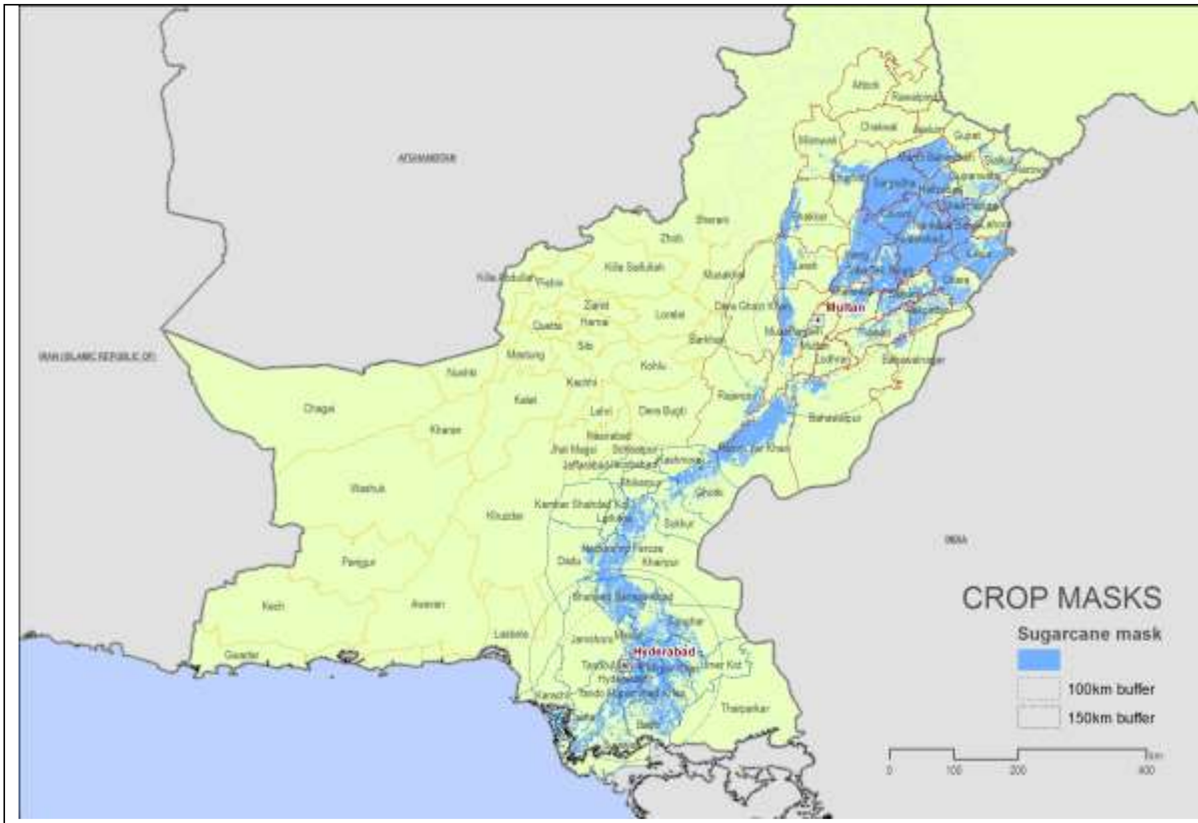

شکل نمبر ۱۱: ایف اے او/ایس یو پی اے آر سی او کپاس کا خطہ

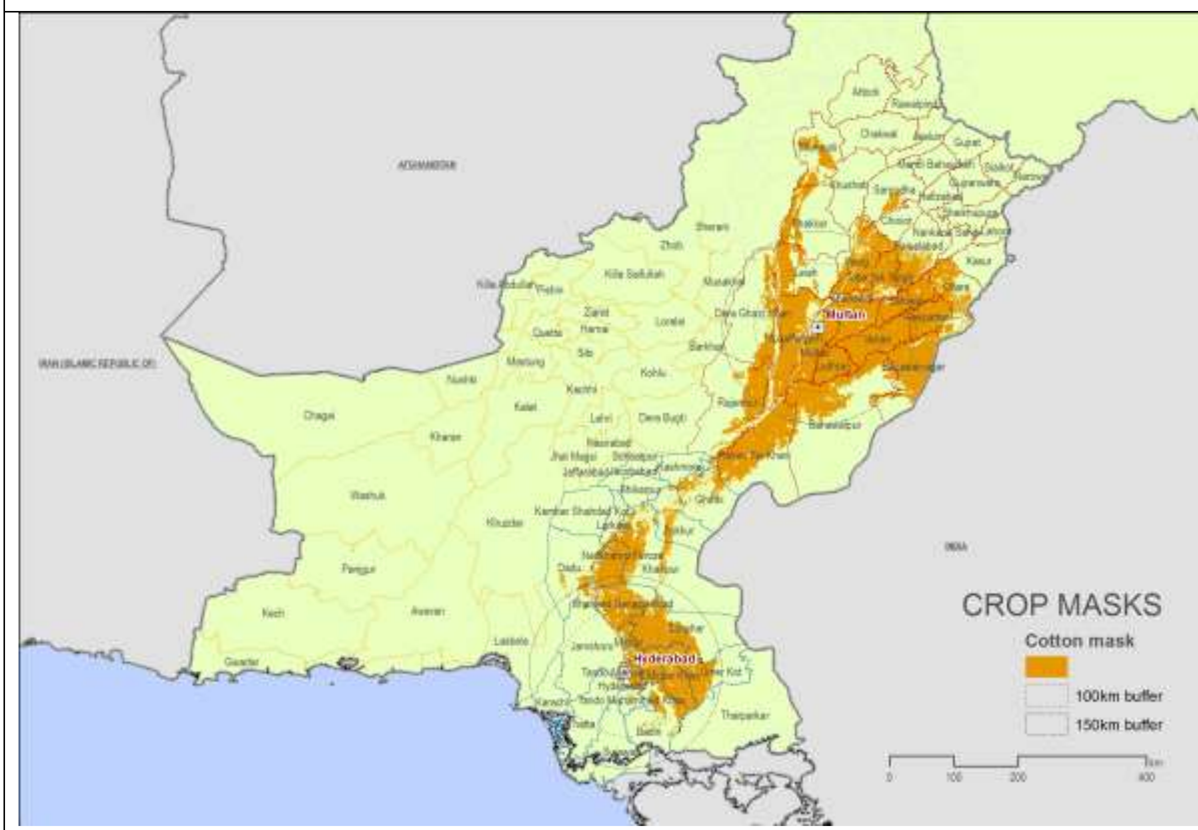

۔:وسائل آبی ۳.۲.۴

ملک والا ہونے متاثر سے آب قلتِ) ہیں شکار کا دباؤ سے وجہ کی کمی کی پانی جو ہے ایک سے میں ممالک ۳٦ ان کے دنیا ۹۳۔پاکستان کو ملک سے وجہ کی مقدار قلیل کی (میٹر کیوبک بلین ۵۵) پانی زمین زیرِ اور (میٹر کیوبک بلین ۲۳۹.۲) سطح کی زمین ۔(ہے خدشہ کا بننے کل مطابق کے شمار و اعداد حالیہ ہے۔ (سالانہ ۴فی صد.۲) آبادی ہوئی بڑھتی سے تیزی وجہ بنیادی کی جس ہے خطرہ شدید کا آب قلتِ کر ہو کم مزید آب فراہمیٔ کس فی ہے۔ رہتی میں علاقوں دیہی ٦فی صد.٦۳ سے میں جس ہے۔ ملین ۲۰۷.۷۷۴ تخمینہ کا آبادی تھا۔ ۵,۲۳۷m^3 میں ۱۹٦۲ تخمینہ کل کا جس ہوگی سالانہ ۱.۱۸۸m^3

میں ملک ہے۔ دیتی بنا پیچیدہ مزید کو حال صورتِ اس دستیابی کی پانی ساتھ ہی ساتھ اور تقسیم مساویانہ غیر کی آبادی درمیان کے صوبوں کے پاکستان ہے۔ کرتی متاثر ہوا و آب خشک کا اس اور انحصار پر نظام دریائی واحد آبادی، ہوئی بڑھتی کو توازن کے فراہمی و دستیابی کی پانی کریں۔ ملاحظہ کو شکل نمبر۱۲ گئے دیئے میں اپنڈکس لیے کے معلومات تفصیلی مزید پر وسائل آبی

شکل نمبر ۱۲۔آبادی کے مطابق فی کس پانی کی مقدار کی دستیابی

Figure 12: Population vis-à-vis per Capita Water Availability

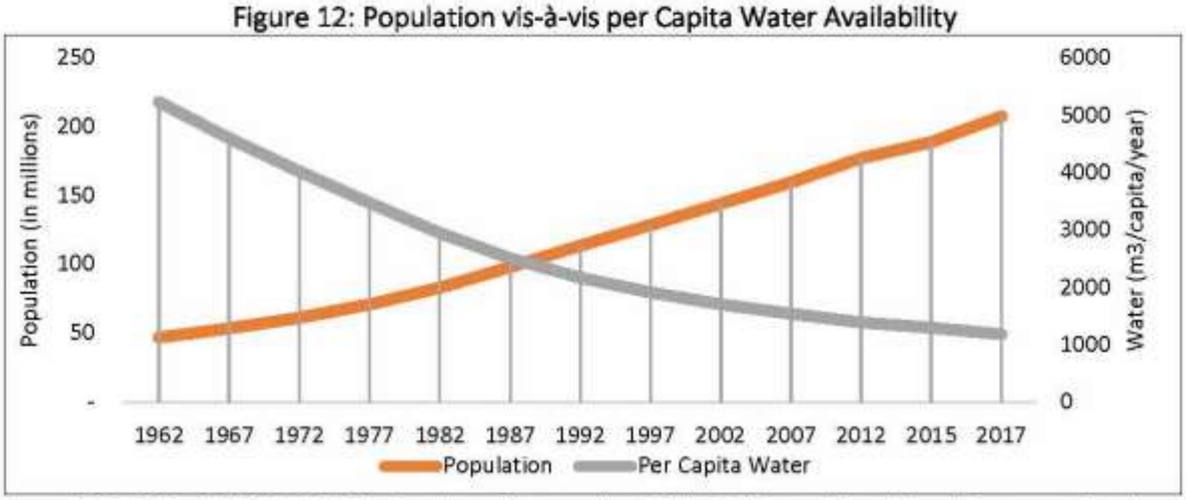

Source: FAO. 2016. AQUASTAT Main Database. Accessed on 6 Nov 2017; and Provisional Summary Results of 6th Population and Housing Census 2017

۹۴۔ دریائے سندھ کے پاٹ:۔

دریائے سندھ ایشیاء میں بالائی دریائے سندھ ایک اہم بین السرحدی دریا ہے جس کی نو) ۹ (شاخیں ہیں۔ گلیشیئر، برف کا پگھلاؤ اور بارش دریائے سندھ کے نظام میں بہاؤ کے بنیادی ذرائع ہیں۔ دریائے سندھ دو بڑی مغربی شاخوں) جہلم اور چناب (اور مشرقی شاخوں) راوی اور ستلج (کے ذریعے پاکستان میں داخل ہوتا ہے۔ مغربی شاخ میں سے ایک دریائے کابل افغانستان کے ساتھ ملحق ہے۔ جس کے پانی کا اخراج پاکستان سے ہی شروع ہوجاتا ہے۔ کابل کی وادی میں خم دار راستوں سے ہوتا ہوا واپس نوشہرہ کے مقام پر پاکستان میں داخل ہوجاتا ہے۔ ۱۹٦۰ء کے ہندوستان و پاکستان کے مابین سندھ طاس معاہدے کے تحت راوی اور ستلج ہندوستان کے حصے میں آئے تھے جبکہ چند ہی ہفتوں بعد ہندوستان کی طرف سے سیلابی ریلے کے اخراج کی وجہ سے دریاؤں کی سطح بلند ہوگئی تھی جس کے نتیجے میں اب

سالوں سے کوئی بہاؤ نہیں ہے۔

۹۵۔ آبی شکلیات و علم ماہیات کی بنیاد پر دریائے سندھ کو تین درجات میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(i)بالائی ندی:۔ سنگی خداد سے شروع ہو کر زیریں ندی منجانب جناح بیراج۔

(ii)وسطی ندی:۔ جناح اور گڈو بیراج کے درمیان۔

(iii)زیریں ندی:۔ گڈو بیراج سے بحیرۂ عرب تک۔

بالائی ندی والا حصہ زیادہ تر پہاڑی آبی اراضی پر مشتمل ہے۔ وسطی بہاؤ والا حصہ بالائی سیلابی خطے پر مشتمل ہے جس میں زیادہ تر برساتی نالے اور چینل / شاخیں ہیں۔ جب کہ زیریں حصہ بیابان جغرافیے اور ڈھلانی نشیبی علاقہ ہے جس میں بل کھاتے ہوئے کینال اور ڈیلٹا شامل ہیں۔ بالائی دریائے سندھ کی آبی اراضی مزید چار حصوں میں تقسیم ہوجاتی ہے۔

ارضی طبعیات اور آبی ٠ آب و ہوا کی خصوصیات کی بناء پر

اول خطہ : ۵۵۰۰ میٹر سطح سمندر سے بلند

دوئم خطہ : ۴۵۰۰ اور ۵۵۰۰ میٹر بلند

سوئم خطہ : ۳۰۰۰ سے ۴۰۰۰ میٹر بلند

چہارم خطہ : ۱۰۰۰ سے ۳۰۰۰ میٹر بلند

تاریخی بہاؤ پر تفصیلی معلومات اور سالانہ اخراج کا اوسط کے لیے مندرجہ ذیل حصہ دیکھیے۔

۹۶۔ *زیرِ زمین پانی:۔*

پاکستان میں آبی ضرورت والے تمام شعبوں کے لیے اب زیرِ زمین پانی ہی ایک قابلِ اعتبار ذریعے کے طور پر ابھر کر سامنے آیا ہے۔ صنعتی اور گھریلو کی ضرورت کا اب زیادہ تر انحصار پمپ کے ذریعے زیرِ زمین پانی پر ہے۔)مصنوعی طور پر تجدید کرنے والے خطے کو تیارکرکے سطح زمین کے پاس نصب کیا جاتا ہے۔(

زراعت کے شعبے میں سطحی پانی کی کمی کو زیرِ زمین پانی پوری کرتا ہے۔ دریائی علاقے خشک موسم میں میٹھے پانی کی ذخیروں کا استعمال کرتے ہیں۔ امریکہ کے ایک ادارے***قدرتی زمینی پانی کی ایسوسی ایشن*** نے ایک رپورٹ شائع کی ہے جس کے مطابق پاکستان عالمی طور پر زیر زمین پانی کے استعمال کرنے والے ممالک میں چوتھے نمبر پر ہے۔ عالمی زیرِ زمین پانی کے بارے میں حقائق یہ بتاتے ہیں کہ ہندوستان ۲۵۱/کلومیٹر کلو میٹر کی سالانہ شرح کے حساب سے زیرِ زمین آبی ذخیروں سے پانی کھینچتا ہے جس کے بعد چائنا اور امریکہ ۱۱۱ کلومیٹر اور چوتھے نمبر پر پاکستان ہے جو ٦۵ کلومیٹر سالانہ زیرِ زمین پانی کھینچتا ہے۔ کل دستیاب پانی کی مجموعی شرح کے حساب سے پاکستان کا سب سے زیادہ دارومدار زیرِ زمین پانی پر ہے۔ دو آبہ کے درجات تک زیرِ زمین پانی کے بارے میں آبی علوم کی طرز پر***مٹی اور پانی کی تشخیص کے آلات*** پر چیمہ اور ان کے ساتھیوں نے ۲۰۱۲ میں ایک تخمینہ لگایا تھا۔ اس نمونے کے نتیجے کا حصول مکانی وسعت کی شکل پر ریموٹ سینسنگ اور جی آئی ایس ڈیٹا کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔ اس مطالعاتی رپورٹ اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ زراعت دریائے سندھ کے پانی کا سب

سے بڑا صارف ہے جو کہ دونوں یعنی سطحِ پر موجود) ۱۷۳کلومیٹر۳/۴۳۴ (mmاور زیرِ زمین پانی) ۶۸کلومیٹر۲ or ۲۶۲ (mmکو فصلوں کی ضرورت کے لیے پورا کرتا ہے۔

شکل نمبر ۱۳۔ سندھ طاس میں زیرزمین پانی کا فضائی نقشہ

Figure 13: Spatial Map of Groundwater Abstraction in Irrigated Areas of the Indus Basin.

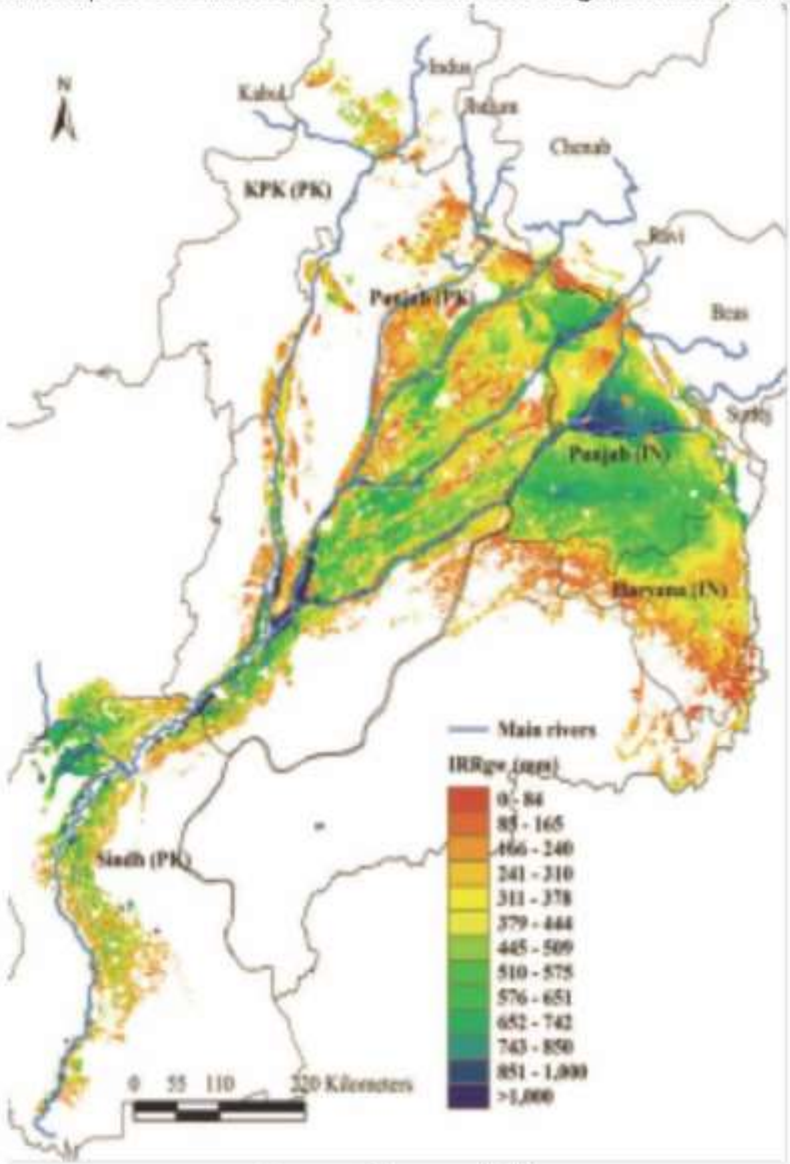

Source: Cheema, 2013

۹۷۔ تہہ میں موجود آبی ذخیرے سطحِ زمین کا ۱۶ ایکڑ رقبہ بنتا ہے۔ جس میں سے ۶ Mhaمیٹھا اور باقی ۱۰ Mhaنمکین پانی ہے۔ قابل

استعمال زیرِ زمین پانی کے ذخائر کا حجم تقریباً ۲۴۷۰بی‌ایم‌سی ہے۔ بغیر کسی ماحولیاتی زراعت، صنعت اور گھریلو شعبوں کے لئے پانی کا زیرِ زمین آبی جگہوں سے حصول کا تخمینہ ۶۸بی‌ایم‌سی لگایا گیا ہے۔ جب کہ کھدائی پہلے ہی ۵۱بی‌ایم‌سی تک پہنچ چکی ہے۔ سطح پر موجود پانی اور فصلوں کی ضرورت کے لیے پانی کے درمیان جو خلاء ہے اس کو زیر زمین پانی کے ذریعے پورا کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے نجی ٹیوب ویل کی تنصیب اور استعمال میں تیزی سے اضافہ ہورہا ہے۔

۹۸۔ پاکستان میں موجودہ دور میں تقریباً ۱۳۵۵ ملین چھوٹی صلاحیت والے نجی ٹیوب ویلز کام کررہے ہیں جس میں سے ۱.۰۲ ملین پنجاب میں نصب ہیں جو کہ ۵۲بی‌ایم‌سی زیر زمین پانی کھینچ رہے ہیں۔ یہ ٹیوب ویلز اور کینال کے ذریعے حاصل کردہ پانی سے بالترتیب ۱۹ فی‌صد اور ۴۲ فی‌صد زمین کو سیراب کر رہے ہیں جو کہ کھیت کے پانی کا ۶۰ فی‌صد سے زیادہ بنتے ہیں۔ بے ضابطہ اور بد انتظامی طور پر زیر زمین پانی کے کھینچنے کا عمل زیر زمین آبی جگہوں کو مزید نیچے دھکیل رہے ہیں جس کی وجہ سے پنجاب اور بلوچستان میں زیر زمین پانی ۵ اور ۱۵ فی‌صد بالترتیب پہنچ سے دور ہوتا جارہا ہے جو کہ امکان ہے کہ مزید گہرائی میں چلا جائے اور دسترس مزید ۱۵ سے ۲۰ فی‌صد مشکل ہوجائے۔

۹۹۔ آبی معیار:۔

پاکستان میں دریاؤں، جھیلوں اور کینال کے پانی کا معیار ابتر ہوتا جارہا ہے۔ صنعتی اور شہری فضلے کا قابلِ استعمال پانی کے ذخیروں میں بغیر کسی ٹریٹمنٹ کے اخراج ، زمینی پانی کے اخراج کے جال میں ناکامی اور بین السرحدی آلودہ پانی کا بہاؤ پانی کے معیار کی گراوٹ کا سبب بن رہے ہیں۔ میٹھے پانی کی ذخیروں کے معیار میں گراوٹ کا براہِ راست تعلق بہاؤ کے نظام کی صلاحیت اور زیرزمین پانی کی متوازن تجدید ہے۔

سطحی ذخیروں میں آبی آلودگی کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔ آلودگی کی بنیادی وجہ کو گندے پانی یا فضلے کے انتظامات سے جوڑا جاسکتا ہے۔

*دریائے راوی میں زہریلے صنعتی اور گھریلو مواد کا ہندوستان اور پاکستان سے اخراج بالخصوص لاہور سے۔
*دریائے کابل :شہری اور گھریلو فضلے کی وجہ سے آلودگی۔
*دریائے چناب :صنعتی اور شہری فضلے کی وجہ سے آلودگی۔
*زیریں سندھ کی جھیل :شہری فضلے اور زرعی نکاسِ آب کی وجہ سے آلودہ۔

۱۰۰۔ درجۂ حرارت میں اضافے کو بیکٹیریکل افزائش،کثافت میں زیادتی، مادے کے جمود کی صلاحیت میں کمی اور جراثیم اور مچھروں کی افزائشِ نسل اور باقی آلودہ آبی مادے وغیرہ سے جوڑا جاسکتا ہے۔

پاکستان کے سطح زمین پر موجود پانی کے ذخیروں کی آبی معیار کی شکل/ہےئت کا طرز شمالی جنوب ہے۔ آبی آلودگی بلند درجۂ حرارت اور کم برسات والے علاقوں میں زیادہ ہوتی ہے۔

۱۰۱۔ زیر زمین پانی کا مستقل حصول اس بات کا اشارہ دے رہے ہیں کہ اس وسائل کا بے دریغ استعمال ہورہا ہے جس کے سبب بڑی مقدار میں نمکیات جمع ہورہے ہیں اور پانی کے معیار پر صنعتی، گھریلو اور زرعی آلودہ نکاسِ آب سے انتہائی منفی اثرات پڑ رہے ہیں۔

اوسطاً ۲۰ ملین ٹن غیر ضروری نمکیات دریائے سندھ کے دو آبے میں جمع ہوتی جارہی ہیں۔ اس حساب سے اوسطاً ایک ٹن نمک ۳ ایکڑ زرعی زمین میں داخل ہورہا ہے۔ صوبۂ سندھ سب سے زیادہ سیم و تھور سے متاثر ہے جس کے سبب ۵۰ فی صد سے زائد زرعی اراضی تھور زدہ ہے۔ زیرِزمین پانی کا کھارا ہونا اس بات کا واضح اشارہ ہے کہ سندھ میں ٹیوب ویلز کے ذریعے آب پاشی انتہائی کم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ۵ ملین ایکڑ سے زیادہ رقبے کی مٹی کے تھور زدہ ہونے میں اضافہ ہورہا ہے جو کہ پاکستان کا ۲۲فی صد کاشت کاری کے قابل اراضی ہے۔

ضرورت سے زائد زیر زمین پانی کے حصول کے لیے کھدائی اور ایک ملین سے زائد نجی ٹیوب ویلز کی تنصیب نے بعض علاقوں میں زیر زمین پانی کے مقامات کو انتہائی حد تک نیچے دھکیل دیا ہے جس کی وجہ سے کسان مہنگے داموں گہری کھدائی کرانے پر مجبور ہوگئے ہیں اور یہ صورتِ حال قلتِ آب کو مزید ابتر بنا رہی ہے۔

۱۰۲۔ زیر زمین پانی کا معیار بڑے دریا کے پاس) ۴۹فی صد (میٹھے کی مقدار) نمکیات ۱۰۰۰ملی گرام کل مکس کیاگیامواد سے کم (معتدل مقدار۱۵فی صد) ۱۰۰۰-۳۰۰۰ملی گرام/ٹی ڈی ایس (اور زیادہ مقدار) ۳۶فی صد (۳۰۰۰ملی گرام/ٹی ڈی ایس کے درمیان رہتی ہے۔ کوئی ۲.۱۴ ملین ایکڑ میں زیرزمین پانی کی تہیں ہیں جس میں نمکیات کی مقدارٹی ڈی ایس۱۰۰۰ہے، ۵۴.۴ ملین ایکڑ پر ۱۰۰۰-۳۰۰۰ ٹی ڈی ایس اور ۵۷.۱۰ ملین ایکڑ رقبے پر ۳۰۰۰ٹی ڈی ایس سے زائد نمک کی مقدار پائی جاتی ہے۔

۱۰۳۔ حصولِ آب:۔

پاکستان سالانہ بی ایم سی ۶.۶۱ زیرزمین پانی کھینچ لیتا ہے جب کہ زیر زمین پانی کی تجدید سالانہ ۵۵بی ایم سی ہے۔ جس کے نتیجے میں زیادہ زیرِزمین پانی کے کھینچنے والے خطوں میں اس کا گراف مزید نیچے گر گیا ہے۔ میٹھے پانی کا حصول قابل تجدید آبی ذرائع سے ۴۷.۴فی صد ہے۔ جب کہ درآمد شدہ زیرِزمین پانی ۳m۴.۱ فی کس سالانہ کی شرح پر ختم ہورہا ہے۔

میٹھے اور نمکین پانی کے ابتر معیار جس کی وجہ زرعی مادہ جو کہ کھاد اور جراثیم کش ادویات، صنعتی اور میونسپل فضلے کی آلودگی ہے پاکستان میں قلتِ آب کے ایک اور رخ ہے۔

۱۰۴۔ سیلاب:۔

دریائے سندھ کو ہمیشہ ہی سیلاب کا خطرہ رہا ہے۔ حالیہ چند سالوں میں بڑے درجے کے سیلاب معمول بن چکے ہیں۔ سیلاب کے نقصانات کا ضلعی سطح پر ڈیٹا یورپی کمیشن کے ادارے مرکز برائے مشترکہ تحقیق کے کیٹالاگ سے حاصل کیا گیا ہے۔ یہ دستاویز سیلابی نقصانات کے جدول / نقشے پر مبنی ہے اور یہ نقشہ سیلابی واقعات / حادثات کے عالمی اسکیل جو دس سالہ عرصے پر محیط ہے کی بنیاد پر سیلاب کے ممکنہ علاقوں کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ نقشہ سیلاب کی ممکنہ صورت سے واقفیت اور اس سے آبادی اور املاک / اثاثہ جات کو لاحق خطرات کو جانچنے کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہ دس سالہ ریکارڈ اس منصوبے کے دورانئے کی مناسبت سے پہلے سے موجود ڈیٹا سیٹ) ۲۰ , ۵۰ , ۱۰۰ , ۲۰۰ , ۵۰۰ سالہ (ہے میں سے منتخب کیا گیا ہے۔

شکل نمبر ۱۴۔ مشترکہ تحقیقی مرکز کا گزشتہ ۱۰ سالہ دور کا سیلابی خطرہ کا نقشہ

Figure 14: Joint Research Centre 10-year Return Period Flood Hazard Map

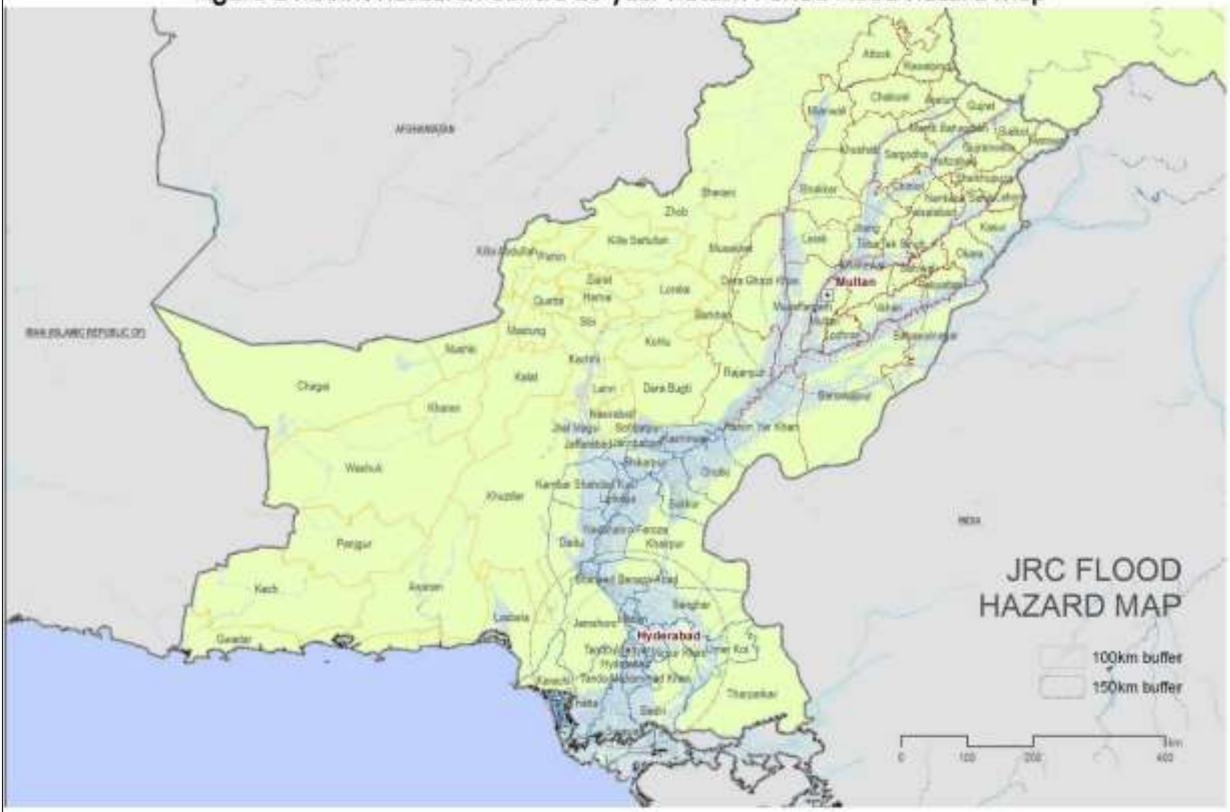

۱۰۵۔ گزشتہ تین دہائیوں میں مقامی سطح پر بڑے سیلاب دریائے سندھ اور اس کی ملحقہ شاخوں میں وقوع پذیر ہوتے رہے ہیں۔) ۱۰۰ (سو سالہ ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ ۲۵ سالوں میں ۱۰ خطرناک سیلاب میں سے ۰۷ دریائے راوی میں آئے ہیں۔

۱۹۹۲ میں منگلا کے مقام پر دریائے جہلم میں ۳m۳۱۰۰ sec/کی رفتار سے انتہائی غیر معمولی سیلاب آیا جو کہ ۱۹۵۹ سے اس وقت تک سب سے خطرناک سیلاب تھا۔ پری مون سون میں بڑے سیلاب دوبارہ ۲۰۰۵ میں پاکستان میں آئے۔ یہ سیلاب درجۂ حرارت میں اضافے کی وجہ سے غیر معمولی حد تک گلیشیرز پگھلنے کی وجہ سے آئے جس میں برسات کا کوئی عمل دخل نہیں تھا۔

۱۰۶۔ پاکستان میں زیادہ تر بڑے درجے کے سیلاب گرمیوں کے مون سون میں شدید بارشوں کی وجہ سے آتے ہیں۔ پاکستان میٹرولوجیکل ڈیپارٹمنٹ) پی ایم ڈی (سے حاصل کردہ ریکارڈ ۱۹۱۳ تا ۲۰۱۶ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ملک میں دس) ۱۰ (بڑی بارشیں سب کی سب ۲۰۰۱ میں ہوئیں۔ سندھ اور پنجاب کے وہ اضلاع جو کہ دریائے سندھ کے دامنی حصے میں واقع ہیں وہ سب سے زیادہ سیلاب کی زد میں ہیں۔ ۲۰۱۰ میں پاکستان میں آنے والے سیلاب سے متاثرہ بے گھر ہونے والوں کی تعداد ۱۸,۶۹۹,۰۰۰ ہے جس میں سے اندازاً ۴۰فی صد سندھ، اور پنجاب سے ۳۲فی صد لوگ ہیں۔ ۲۰۱۱ میں سیلاب کے متاثرین کی یا بے گھر ہونے والوں کی تعداد ۵,۸۰۰,۰۰۰ ہے جس میں سے ۹۱فی صد کا تعلق سندھ سے ہے۔ سال ۲۰۱۵ اور ۲۰۱۲, ۲۰۱۳, ۲۰۱۴ میں ان دو صوبوں کے باسی سب

سے زیادہ شکار رہے۔

۱۰۷۔ برفانی جھیل میں سیلابی طغیانی) جی‌ایل‌اوایف (بالائی دریائے سندھ کے آبی نظام میں گزشتہ ۲۰۰ سالوں میں ۳۵ تباہ کن جی‌ایل‌او ایف حادثات ریکارڈ کئے گئے۔ حالیہ تاریخ میں چند ہی بھیانک / تباہ کن سیلاب آئے۔ مثلاً اگست ۱۹۲۹ میں شیوک علاقے میں جی‌ایل‌او ایف آیا جس کا پھیلاؤ زیریں دریا سے اٹک تک ۱۵۰۰۰m۳/sec۳ سے بھی زیادہ کی رفتار پر بہاؤ تھا۔

)۱۰۸) (۲۰۰۵ & ۲۰۰۸ Hewitt (میں اس بات کا عندیہ دیتے ہیں کہ سینٹرل قراقرم کے مقام پر بڑے گلیشیئرز / برفانی تودے بڑھ رہے ہیں اور ان کے پھیلاؤ میں تیزی آرہی ہے۔ وہ) ۲۰۰۲ Archer (سے اتفاق کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ کوہِ قراقرم کو برفانی تودہ کے پھٹنے کی وجہ سے سیلاب کا شدید خطرات لاحق ہیں۔ جس کی وجہ ملحقہ چشموں والے برفانی تودوں کا ابھرنا ہے جو اہم نکاس والے نالوں کے بہاؤ میں رکاوٹ ہیں۔ یہ تحقیقات برفانی تودوں کے پھیلاؤ کو مجموعی طور پر گرمیوں کے اوسط میں کمی کے رجحان، درجۂ حرارت میں کمی اور موسمِ سرما میں برسات کے بڑھتے ہوئے رجحان سے جوڑتے ہیں۔ برفانی تودے والے آبی گزرگاہوں میں واقع مرکزِ پیمائش کی جانب سے بہاؤ میں کمی بھی ان تحقیقات میں رپورٹ کی گئی ہے۔ انتہائی بلندی، ملبے کے حفاظتی اثرات کی وسعت اور برفانی تودہ پر برف کی تہہ اور کوہستانی / پہاڑی بارش میں ممکنہ اضافہ کے ساتھ مشترکہ طور پر برف کے ذخیرہ ہونے میں شاملِ حال ہیں۔

۱۰۹ ۵.۲.۳۔نظامِ آبپاشی:۔

دریائے سندھ پر قائم نظامِ آبپاشی دنیا کا سب سے بڑا آبپاشی کا نظام ہے۔ پاکستان کی خوراک کا ضامن اور تمام اقتصادی شعبوں کے لیے رسدِ آب کا انحصار آئی‌بی‌آئی‌ایس پر ہے۔ یہ نظام پاکستان کی تقریباً ۱۸ ملین ایکڑ اراضی کو سیراب کرتا ہے۔

۱۱۰۔یہ نظام آبپاشی (i) تین بڑے کثیر الجہتی آبی ذخیروں) منگلا، تربیلا اور چشمہ (ii) (۱۹ بیراج (iii) دریاؤں سے منسلک ۱۲ کینالز (iv)۴۵ بڑے آبپاشی کے لیے کینال کی گزرگاہیں / شاخیں) تقریباً ۵۶,۰۰۰ کلو میٹر (v) (۱۲۰,۰۰۰ کلومیٹر سے طویل نالے پر مشتمل ایک مربوط نظام ہے۔

شکل نمبر ۱۵۔ سندھ طاس میں آبپاشی کے نظام کی ترتیب کا عکس

Figure 15: Schematic Diagram of the Indus Basin Irrigation System (IBIS)

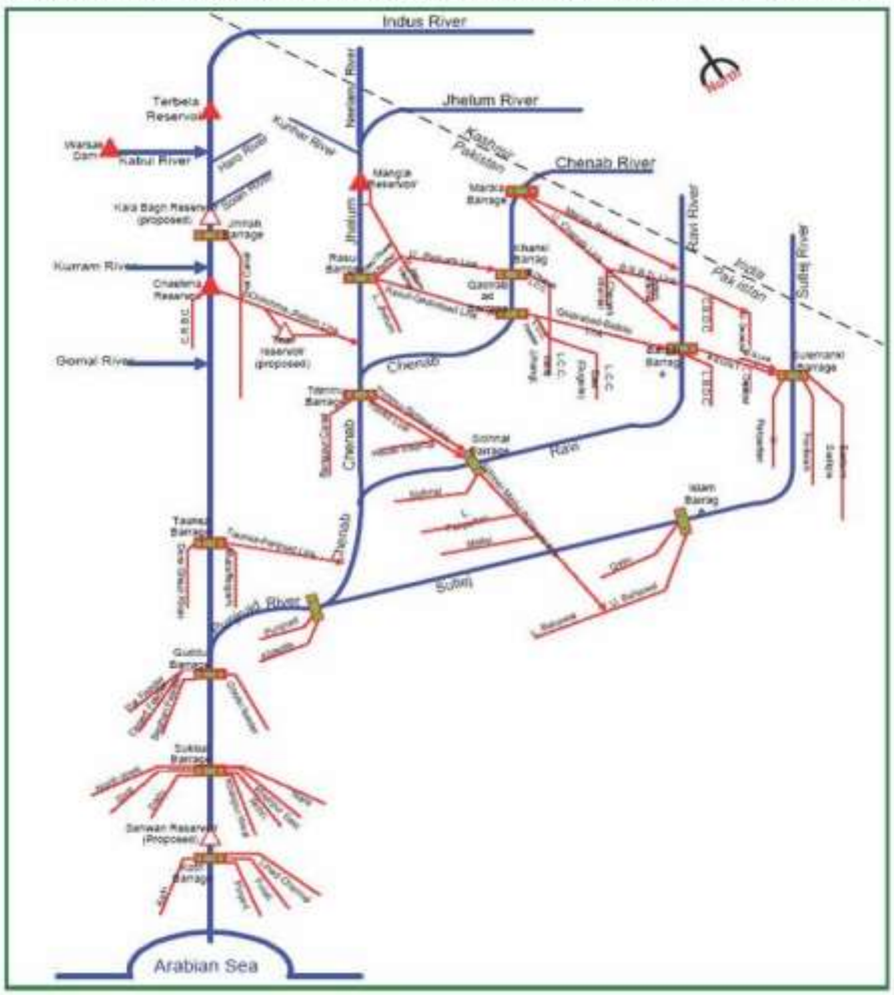

زیر زمین آبی وسائل کا وسیع پیمانے پر ٹیوب ویلز کے ذریعے استعمال کے باوجود بھی، آئی بی آئی ایس دریائے سندھ پر قائم نظامِ آبپاشی فصلوں اور دیگر مصارف کے لیے فراہمئ آب کے ذرائع کو بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہوا جس سے کینال کے پھیلاؤ کی چوڑائی ۱۹۴۹-۵۰ میں ۶۷ایم اے ایف تھی سے بڑھ کر ۱۰۶ ایم اے ایف ہوگئی۔ دریائے سندھ کے پاٹ میں ذخیرہ کرنے کی صلاحیت ۹۲.۱۸ایم اے ایف جس میں تربیلا میں ذخیرہ کرنے کی صلاحیت ۷.۹ایم اے ایف، منگلا کی ۵۱.۸ اور چشمہ میں ۰.۷ایم اے ایف جو کہ عالمی معیار کے اوسط ذخیرہ کرنے کی صلاحیت ۳۵.۴۰فی صد کا ۱۴فی صد ہے۔ شگاف پڑنے کی وجہ سے آبی ذخائر میں کمی واقع ہوئی ہے جو کہ ۳۲.۱۲ایم اے ایف تک پہنچ گئی ہے اور تقریباً ۳۵فی صد نقصان ہوا ہے جس کے معنی یہ ہوا کہ ۳۰ یوم کی ضرورت کا پانی ہے اور ہندوستان کے آبی ذخائر کے مقابلے میں ۱۲۰ یوم بنتا ہے۔

۱۱۲۔ آبی ذخائر کی صلاحیت:۔

مستقل شگاف پڑنے کی وجہ سے ڈیموں میں ذخیرہ کرنے کی صلاحیت تقریباً ۳۵فی صد تک گر گئی ہے۔ ذخیرہ کرنے کی صلاحیت میں کمی اور فراہمی و ترسیلِ آب کے بڑھتے ہوئے نقصانات کا تعلق نامناسب اثاثہ جات کی انتظامی صلاحیت اور خراب انتظام ہے۔ پاکستان میں مستحکم انفرااسٹرکچر کے قیام میں سب سے بڑی رکاوٹ قیمتوں کے تعین، اخراجات کے مشتہر کرنے اور پانی کے فوائد میں اشتراک کرنے میں صاف اور شفاف عمل کا نہ ہونا ہے۔ آبی وسائل کی غیر موزوں وسائل ہیں جس کا سبب سستے زرعی نرخ اور انتہائی خراب وصولی کا نظام ہے۔

۱۱۳۔ ۶.۲.۳ زرعی، ماحولیاتی خطے اور ماحولیات علاقے PARC'S کے ۱۹۸۰ کے تجزیہ کے مطابق پاکستان کو دس زرعی ماحولیاتی خطوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اور Global ۲۰۰ کے تجزیاتی رپورٹ کے تحت پاکستان کو پانچ ماحولیاتی علاقوں میں تقسیم کیا ہے۔

شکل نمبر ۱۶۔ پاکستان میں آثاریاتی خطے

Figure 16: Agroecological Zones of Pakistan[37]

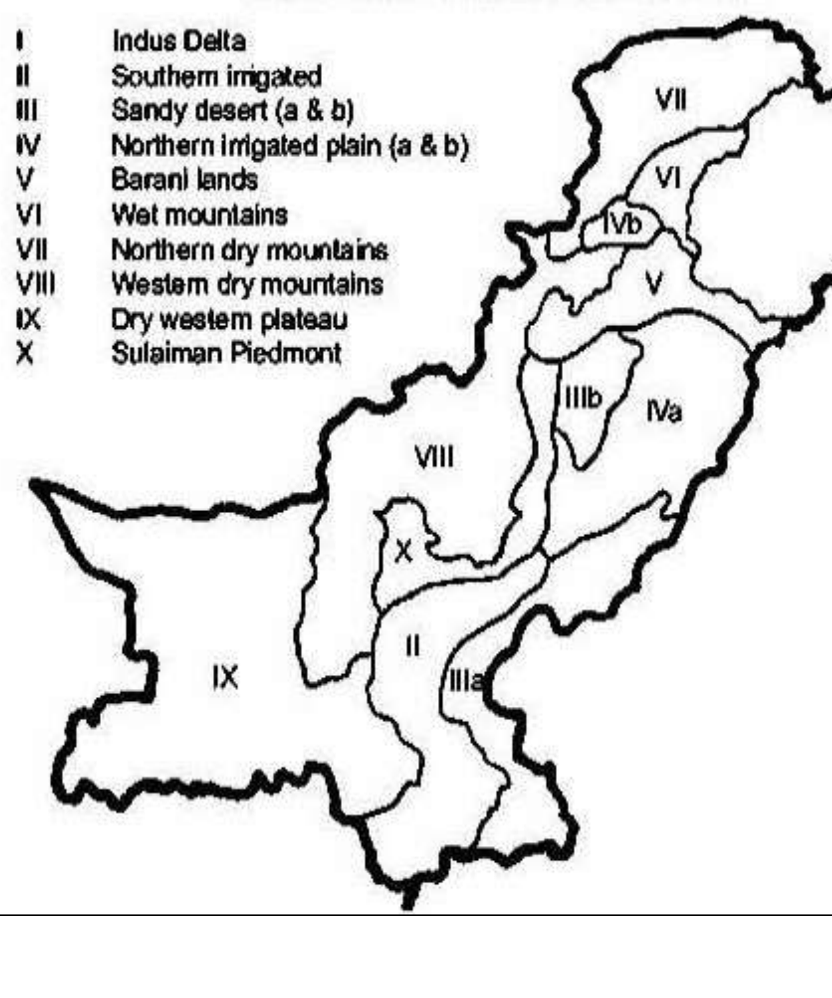

شکل نمبر ۱۷۔ پاکستان کے ماحولیاتی خطے

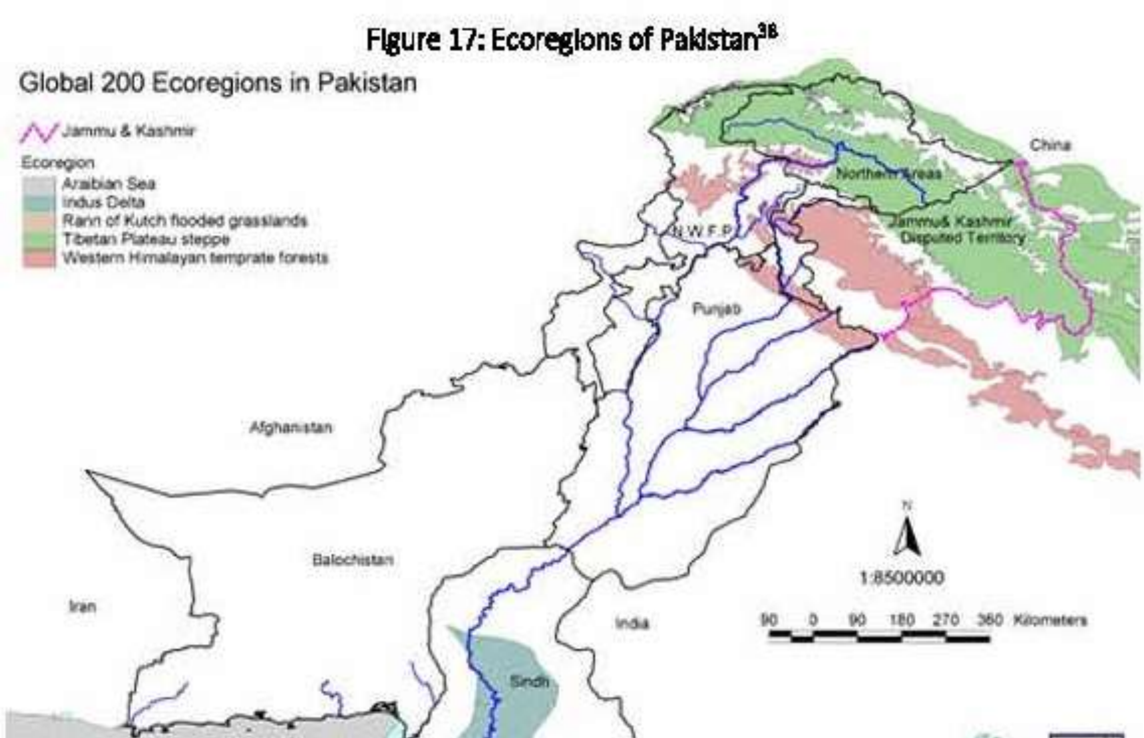

۱۱۴۔ حال ہی میں اقوام متحدہ کے ذیلی ادارے ایف‌اے‌او اور زرعی یونیورسٹی فیصل آباد نے مشترکہ طور پر صوبۂ پنجاب کے لیے ایک عمیق اسکیل پر ای‌اے‌زیڈ زرعی، ماحولیاتی خطوں کی نئی نقشہ سازی مکمل کی ہے جس کی بنیاد آب و ہوا، مٹی اور فصلوں کے بارے میں

دستیاب جدید ڈیٹا پر ہے۔
(نقشہ/شکل نمبر۱۸، صوبۂ پنجاب کی ۲۰۱۷ میں AEZ پر نقشہ دیکھا جاسکتا ہے)

شکل نمبر ۱۸۔ صوبہ پنجاب کے زرعی ماحولیاتی خطوں کا نقشہ (ضلع کی نشاندہی کے ساتھ)

Figure 18: Agro-Ecological Zone Map of Punjab Province, with District Overlay

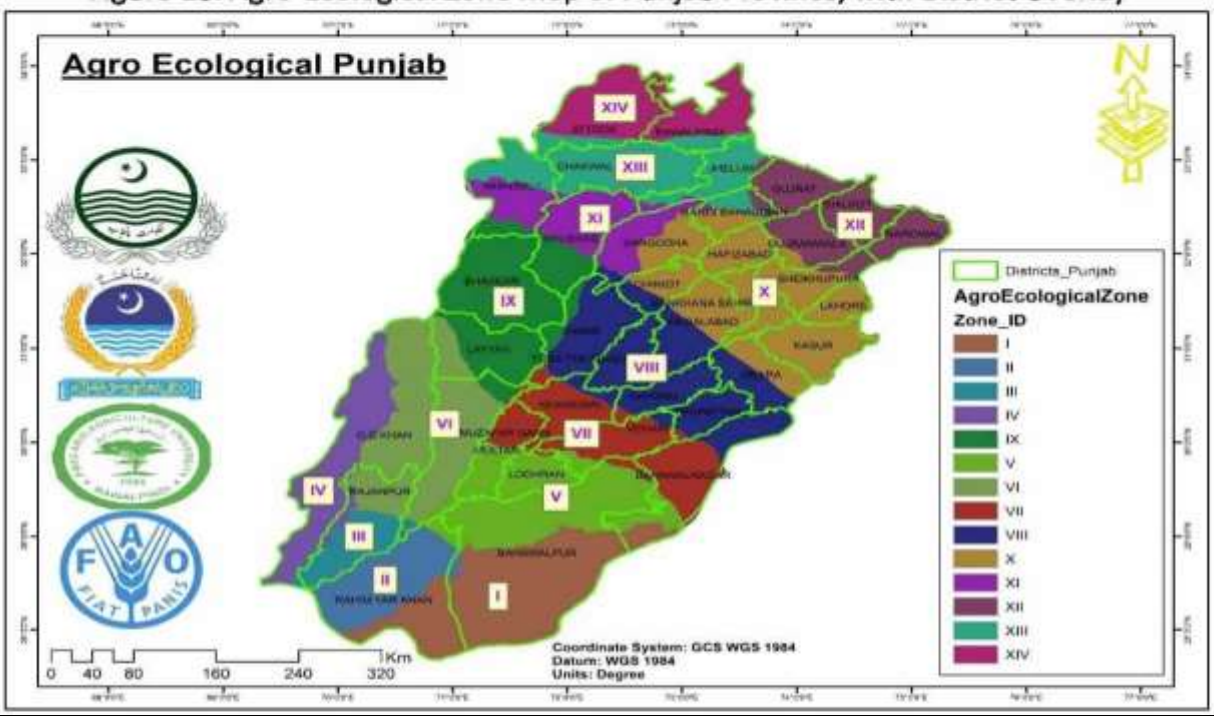

۱۱۵۔ ہر ایک اے۔ای۔زیڈ کی خاصیتیں ٹیبل نمبر ۷ میں دی گئی ہیں۔

ٹیبل نمبر ۷: پنجاب اے۔ای۔زیڈ کی خاصیتیں

زون کی شناخت	زون کا نام	زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت (او۔سی)	کم سے کم درجہ حرارت (او۔سی)	بارش (ایم۔ایم)	ای۔ٹی۔او (ایم۔ایم)	مٹی کی قسم	پی۔ایچ	ای۔سی
I	چولستان کا صحرا	۳۰.۴۱	۱۹.۹	۲۳۰	۳.۲	زیادہ تر ریت والی	۷.۸ - ۱۰.۶	۰.۰۵ - ۲۷.۵
II	آبپاشی کے ذریعے کاشت	۳۰.۵۱	۱۷.۳۲	۲۳۴	۳.۱	لوام، ریت والی لوام (فی صد۹)	۷.۲ - ۱۳.۱	۰.۰۵ - ۲۷.۵
III	کپاس۔گنا کی کاشت کا زون	۳۰.۷	۱۷.۷	۲۴۳	۲.۹۳	ریت والی لوام، مٹی کی لوام (فی صد۱۰)، لوام (فی صد۳۵)	۵.۵ - ۱۳.۱	۱.۷۳ - ۲۷.۵

IV	راد کوہ	۳۰.۵	۱۸.۸	۲۵۵	۳.۱	زیادہ تر ریت والی لوام	۷.۵۱ - ۸.۱۴	۰.۰۵ - ۲۷.۵
V	نیم صحرا آبپاشی کا زون	۳۰.۷۵	۱۸.۷۹	۴۱۲	۲.۸۸	لوام، ریت والی لوام (فی صد ۲۰)، مٹی کی لوام (فی صد ۸)	۸.۶ - ۱۳.۱	۲۷.۵ - ۱
VI	زیادہ سے زیادہ کاشت کا زون	۳۰.۸۴	۱۸.۶	۴۶۰	۲.۶۲	ریت والی لوام (فی صد ۵۵)، مٹی کی لوام (فی صد ۴۵)، لوام (فی صد ۸)	۵.۵ - ۸.۴	۰.۶ - ۲۷.۵
VII	زیادہ سے زیادہ کپاس کی کاشت کا زون	۳۱.۲۵	۱۷.۹۵	۵۸۰	۲.۷۱	لوام، ریت والی لوام (فی صد ۵)	۵.۵ - ۱۳.۱	۰.۰۵ - ۱۱.۸
VIII	مکئی گندم کی کاشت	۲.۳۱	۹.۱۷	۵۹۰	۶۴.۲	لوام، ریت والی لوام (فی صد ۳)، مٹی کی لوام (فی صد ۱)	۷.۹ — ۱۳.۱	۰.۰۵ — ۶.۸۳
IX	تھل گرام کی کاشت کا زون	۴.۳۰	۹۸.۱۷	۶۱۲	۲۵.۲	ریت والی لوام (فی صد ۵۰)، ریت (فی صد ۳۵)، لوام (فی صد ۱۰)، مٹی (فی صد ۵)	۵.۵ — ۸.۴	۰.۰۵ — ۱.۷
X	چاول گندم کی کاشت کا زون	۳۵.۳۰	۸۶.۱۷	۷۶۰	۷۴.۲	لوام، مٹی کی لوام (فی صد ۵)، ریت والی لوام (فی صد ۳)	۵.۵ — ۱۳.۱	۰.۰۵ — ۱.۷۹
XI	تھل کی کازت کا زون نمبر ۲	۲.۳۰	۳۹.۱۷	۱۱۱۳	۳۴.۲	ریت والی لوام (فی صد ۴۵)، لوام (فی صد ۴۵)، مٹی کی لوام (فی صد ۵)	۵.۵ — ۸.۴	۰.۰۵ — ۳.۷
XII	چاول کی کاشت کا زون	۵.۲۹	۳۴.۱۶	۱۲۵۰	۷۶.۱	ریت والی لوام (فی صد ۲۰)، لوام (فی صد ۴۰)، مٹی کی لوام (فی صد ۱۰)	۵.۵ — ۸.۴	۰.۰۵ — ۱.۷۹
XIII	گندم درمیانی بارش کا زون	۹۲.۲۹	۲۸.۱۷	۱۶۲۰	۱.۲	لوام (فی صد ۹۵)، ریت والی لوام (فی صد ۵)	۵.۵ — ۸.۴	۰.۰۵ — ۶.۴
XI V	زیادہ باشوں کا زون	۹۲.۲۸	۳۵.۱۵	۱۷۸۰	۹۵.۱	لوام (فی صد ۹۵)، ریت والی لوام (فی صد ۵)	۵.۵ — ۷.۳	۰.۰۵ — ۱.۷۳

۱۱۶۔ عالمی تجزیے ۲۰۰ کی بنیاد پر پاکستان میں کئے گئے ۵ ماحولیاتی علاقوں میں، انڈس وہ واحد علاقہ ہے جو کہ مکمل طور پر پاکستان کی حدود میں ہی واقع ہے اور اس منصوبے میں شامل صوبۂ سندھ کی تین اضلاع) بدین، سانگھڑ اورر عمر کوٹ (بھی اس میں شامل ہوتے ہیں۔

انڈس ماحولیاتی علاقے کی چند اہم خصوصیات میں:

*دنیا کے ۴۰ متنوع حیاتیاتی علاقوں میں سے ایک۔

*صوبۂ سندھ کا تقریباً ۶۵ فی صد اور ۱۸ اضلاع پر محیط ہے۔

*دریائے سندھ کے کنارے جنگلات جبکہ ساحلی پٹی پر مینگروز۔

*صحرائی ماحولیاتی نظام اس علاقے کے گرد و نواح کا حصار کیے ہوئے ہے۔

*نیم خشک ماحول میں واقع ہے۔

۱۱۷۔ ماحولیاتی علاقے کو لاحق خطرات:۔

*حیات و نباتات کے ماحول میں تغیر۔

*قلتِ آب۔

*اہم نسل کو ناپید ہونا۔

*جنگلات کی تباہی۔

*مہاجر پرند کا نہ آنا۔

۱۱۸۔ ایک اور ماحولیاتی علاقہ جس کا تعلق اس منصوبے میں شامل اضلاع میں سے ایک ضلع رن آف کچھ نشیبی سبزہ زار (Run of Kutch flooded grass land)، ضلع بدین ہے۔ اس علاقے کے خدوخال میں شامل ہیں۔

*ہندو مالی ماحولیاتی علاقے میں سینکڑوں مربع کلومیٹر پر محیط گجرات ریاست، ہندوستان اور صوبۂ سندھ کے صحرائی سرحد تک جنوب کی طرف چھوٹا رن اور خلیج کچھ تک پھیلا ہوا ہے۔

*ایشیائی نایاب جنگلی حیات کی آخری آبادی کے لیے مسکن فراہم کرنا ہے ( ) ۔

*فلیمنگوز کی دنیا کی سب سے بڑی افزائشِ نسل کے لیے کالونی میں معاونت کرتا ہے۔

*بڑے اور چھوٹے گروز ڈینٹیگون کے لیے افزائشِ نسل کے لیے جگہ فراہم کرنا اور ہجرت کر کے آنے والے آبی پرندوں کے لیے سرد علاقہ) ۵۰,۰۰۰ سے زائد آبی پرندوں کے لیے(

*گرمیوں میں اوسطاً درجۂ حرارت ۴۰ o سینٹی گریڈ مگر ۵۰ oتک جاسکتا ہے۔

*کم از کم درجۂ حرارت نقطۂ انجماد سے نیچے جانا۔

۱۱۹۔ اس ماحولیاتی علاقے کو لاحق خطرات

*مویشی چرائی۔

*درختوں کی کٹائی۔

*گاڑیوں کا شور۔

*تجارتی بنیادوں پر نمک کی بڑھتی ہوئی کان کنی۔

۳.۲.۷ متنوع حیاتیات اور جنگلات

طبعی

۸.۲.۳ قدرتی مسکن اور محفوظ پناہ گاہیں۔

وضاحت	قومی کلاس
یہ جنگلات عموماً پاکستان کے شمال اور شمال مغرب کے پہاڑی والے علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ جس کی بلندی تقریباً ۱۰۰۰ میٹر سے ۳۵۰۰ میٹر تک ہوتی ہے۔	مخروط جنگلات
بیتولا کا استعمال (برچ، بھرج)، ابی پندرو (پھر، پلودار)	ذیلی الپائن
ابی پندرو (پھر، پلودار)، پیکیا سمیتھیانا (چھڑ کیں، کچھال)،	ہمالیہ کی نمی کی درجہ حرارت
	خشک درجہ حرارت
	گرم علاقوں کے درخت
یہ جنگلات عموماً پاکستان کے شمال اور شمال مغرب کے پہاڑی والے علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ جس کی بلندی تقریباً ۱۰۰۰ میٹر سے ۳۵۰۰ میٹر تک ہوتی ہے۔	گھاس بھوس جنگلات
کنڈی، وان، پلو، بیر، فراش، غاز،	کانٹے، جھاڑی والے درخت
شیشم، ٹالی، ککڑ، کنڈی، جند، لئی، دیلچھی،	دریا کے قریب (کچے) والے درخت
تعمور، چاوری، کیرری	دریا کے کنارے والے درخت
شیشم، ٹالی، توت، سیمال، سفیدا، چنار، لچی، ککڑ، بابل	آبپاشی کے ذریعے شجر کاری سے پیدا ہونے والے درخت
شیشم، ٹالی، توت، سیمال، سفیدا، چنار، لچی، ککڑ، بابل	روڈ، راستے، کنال، پہ اگنے والے درخت

۱۲۳۔ پاکستان بائیولوجیکل ڈائیورسٹی کنونشن کے تحت اپنے حصے کی ذمہ داری پوری کرنے کے لیے قومی متنوع حیاتیات کے لیے حکمتِ عملی اور لائحہ عمل تیار کیا ہوا ہے۔ اگرچہ تازہ ترین منظورشدہ مسودہ بھی ۲۰۰۰ میں تیار کیا گیا تھا) ۲۰۱۵ میں تیار کردہ لائحہ عمل ابھی تک منظور شدہ ابتدائی مسودے کی صورت میں موجود ہے۔ جبکہ طبعی مسکن کے تحفظ اور محفوظ پناہ گاہوں کے متعلق معلومات منتشر ہیں۔

۱۲۴۔ پاکستان میں اہم ماحولیاتی نظام اور طبعی مسکن کے تحفظ کے لیے سب سے پہلا سنجیدہ قدم جنگلی حیات کے ایکٹ کے تحت ۱۹۶۰ کے آخر اور ۷۰ کے اوائل میں کیا گیا جب بڑی تعداد میں نیشنل پارکس، جنگلی حیات کے لیے محفوظ پناہ گاہیں اور شکار گاہیں بنائی گئیں۔ جب سے یہ محفوظ پناہ گاہیں تحفظ کے بین الاقوامی اداروں کی توجہ کا مرکز بنی ہیں اور ان کے متعلق ڈیٹا / اعداد و شمار مختلف ممالک سے حاصل کیے گئے ہیں، پاکستان نے اپنے سارے نیشنل پارکس، جنگلی حیات کی محفوظ پناہ گاہوں اور شکار گاہوں کا اندراج بھی ان محفوظ جگہوں میں شمار کردیا ہے۔ ان پناہ گاہوں کا جائزہ تو لیا گیا ہے مگر کوئی بھی منظم نگرانی کے لیے عملی قدم نہیں لیا گیا۔ قدرتی ماحولیاتی حیات کے وسیع علاقے، ماسوائے ان جنگلات کے جن کا نظم حکومت کے پاس ہے لامحدود زمین ہے اور اکثر ہی ابتر حالت میں ہے۔ چنانچہ یہ جنگلات متنوع حیاتیاتی نظام کے تحفظ کے لیے ایک عمدہ سہولت ہیں مگر بدقسمتی سے ان کو محفوظ پناہ گاہوں کے نظام میں شامل

نہیں کیا گیا ہے۔

۱۲۵۔ ورلڈ وائلڈ فیڈریشن کے مطابق ۹۶۹,۱۰۹کلومیٹر۲ کلو میٹر رقبے پر محیط ۲۵فی صد نیشنل پارکس، ۹۷ جنگلی حیات کی پناہ گاہیں، ۸۳ شکار گاہیں اور ۱۱۳ کمیونٹی کنزرویشن علاقے ہیں جو کہ پاکستان کے کل علاقے کا ۱۲ ۵۔۴فی صد بنتا ہے۔ چند ایک نیشنل پارکس کے علاوہ کسی بھی پناہ گاہوں کے پاس کوئی انتظامی منصوبہ ہے۔ انتظامیہ صرف جنگلی حیات کے قانون برائے غیر قانونی شکار پر عمل در آمد کرانے تک محدود ہے۔ اگر کاغذات میں موجود تمام پارکس کو ہی لے لیا جائے تو محفوظ علاقوں کی وسعت عالمی سطح پر تجویز کردہ کم از کم ۱۰فی صد علاقے سے بڑھ جائے گی۔

۱۲۶۔ کرۂ ارض پر موجود ذخائر:۔

پاکستان میں کرۂ ارض پر واقع دو ذخائر ہیں۔ ایک لال سھنڑا اور دوسرا زیارت جونپیر۔ مگر دونوں اس منصوبے کے متعین علاقوں میں شامل نہیں ہیں۔

۱۲۷۔رامسار سائٹس:۔

سرکاری سطح پر تسلیم شدہ ۱۹ رامسار سائٹس پاکستان میں واقع ہیں جس میں صرف ایک سائٹ اس منصوبے میں شامل ضلع) رن آف کچھ (ہے۔ رامسار سائٹ، رن آف کچھ کے نباتات و حیوانات کے بارے میں مکمل تفصیل مندرجہ بالا حصے میں دی گئی ہے۔

۱۲۸ ۔شکل نمبر۱۹ میں دیئے گئے نقشے میں پاکستان کے محفوظ علاقوں کی پرفائل کو دکھایا گیا ہے۔ چونکہ ان اضلاع کا تعلق اس منصوبے سے ہے۔ یہ تمام علاقے کالونی طور پر وفاقی حکومت کی طرف سے تسلیم شدہ ہیں مگر ان میں سے کسی بھی محفوظ علاقے کے پاس کوئی طے شدہ انتظامی خاکہ نہیں ہے۔ ماسوائے تونسہ بیراج جنگلی حیات پناہ گاہ کے تونسہ بیراج جنگلی حیات کی محفوظ پناہ گاہیں ، صوبہ پنجاب کے ضلع مظفر گڑھ کی تحصیل کوٹ ادو میں ۶۷.۶۵کلومیٹر۲ پر پھیلی ہوئی جسکا کچھ حصہ شمال مشرق سے ڈیرہ غازی خان سے ملتا ہے۔ ورلڈ وائلڈ فیڈریشن نے ۲۰۱۴ میں انتظامی امور کے لئے ایک منصوبہ تشکیل دیا تھا جو کہ ۲۰۲۰ تک قابل عمل ہے۔ یہ ۱۹۷۲ سے سرکاری طور پر متعین کردہ سائٹ ہے۔ شمال مشرق کی سمت سے خانیوال سے ملنے والے دوسری جنگلی حیات کی سائٹ چیچہ وطنی پلانٹیشن ہے۔ یہ ضلع ساہیوال کے نواح میں مختص کردہ جنگل ہے۔ ۱۹۸۶ میں سرکاری طور پر مختص کردہ اس جگہ کا کل رقبہ ۶۶.۴۶کلومیٹر۲ کلو۔ صوبۂ پنجاب کے اضلاع میں ان محفوظ پناہ گاہوں سے جڑی ہوئی باقی جگھوں میں کوٹ زبزئی اور تھل کی شکار گاہیں ہیں۔ گیم ریزور وہ سرکاری طور پر تسلیم شدہ جگھیں جہاں جنگلی حیات کے شکار کی مخصوص حالات میں اجازت ہے۔

محکمۂ جنگلات، جنگلی حیات اور فشریز کی طرف سے تھل کی شکار گاہ جس کو سرکاری طور پر ۱۹۷۸ میں مختص کیا گیا تھا۔ شمال میں ضلع مظفر گڑھ پار کرتی جاتی ہے۔ وہ ۱۳۷.۰۶کلومیٹر۲ پر پھیلی ہوئی ہے۔ کورٹ زبزئی بھی ۱۹۷۸ میں مختص کردہ شکار گاہ ہے جس کا کل رقبہ ۱۸.۱۰۱کلومیٹر۲ ہے۔ ضلع بہاولپور میں واقع ہے جب کہ جنوب مشرقی سرے پر وہ مظفر گڑھ سے ملتی ہے۔ ان محفوظ پناہ گاہوں کی نشاندہی کردی گئی ہے۔ اس لیے کردی گئی ہے کہ اس منصوبے میں شامل اضلاع سے جڑے ہوئے ہیں۔ جب کہ وہ جگھیں جہاں اس منصوبے کے تحت کام ہونا ہے ان کا تعین ابھی باقی ہے۔ ایسے علاقے جو کہ آپس میں جڑے ہوئے ہیں ان کے بارے میں شبہات سے بچنے کے لیے، ناقابل قبول کام کی فہرست اس امر کو یقینی بناتی ہے کہ جنگلی حیات کی محفوظ پناہ گاہوں میں کوئی بھی منظور نہیں کی جائیں

گی۔

۱۲۹۔صوبۂ سندھ میں جنگلی حیات کی ۳۳ محفوظ پناہ گاہیں جن میں سے صرف ایک سے اس منصوبے میں شامل ضلع کا کچھ حصہ ہے وہ رن آف کچھ ہے۔ جو کہ بدین کے مشرقی حصے سے جڑا ہوا ہے۔ ۱۹۸۰ میں مختص کردہ رن آف کچھ جس کا رقبہ ۳۲۰۴.۶۳کلومیٹر۲ ہے وہ بین الاقوامی ادارے سائٹ کے طور پر تسلیم شدہ سائٹ ہے۔(اس کے نباتات و حیوانات کی تفصیل ای‌ایس‌ایم‌ایف کے حصے ۳.۲.۷ میں دیکھی جاسکتی ہے۔)

چونکہ رن آف کچھ جنگلی حیات کے تحفظ کی سائٹ ہے اس لیے نااہلیت فہرست کے تحت اس منصوبے سے متعلق کوئی بھی کارروائی، اس کے اندر ایکٹوٹی نہیں کی جائے گی۔ اس منصوبے میں شامل صوبۂ سندھ کے اضلاع میں شامل محفوظ پناہ گاہوں میں کھپرو، ضلع عمر کوٹ)۳۸.۸۵کلومیٹر۲ (کی شکار گاہ او دیہہ صاحب سمن) ۳.۴۹کلومیٹر۲(، گولین گول) ۹.۵۴کلومیٹر۲(، پائی) ۱۹.۶۹کلومیٹر۲ (اور ٹنڈو مٹھا خان) ۵۳.۴۳کلومیٹر۲ (جو کہ سب ضلع سانگھڑ کی حدود میں واقع ہیں اس منصوبے میں شامل ہیں۔

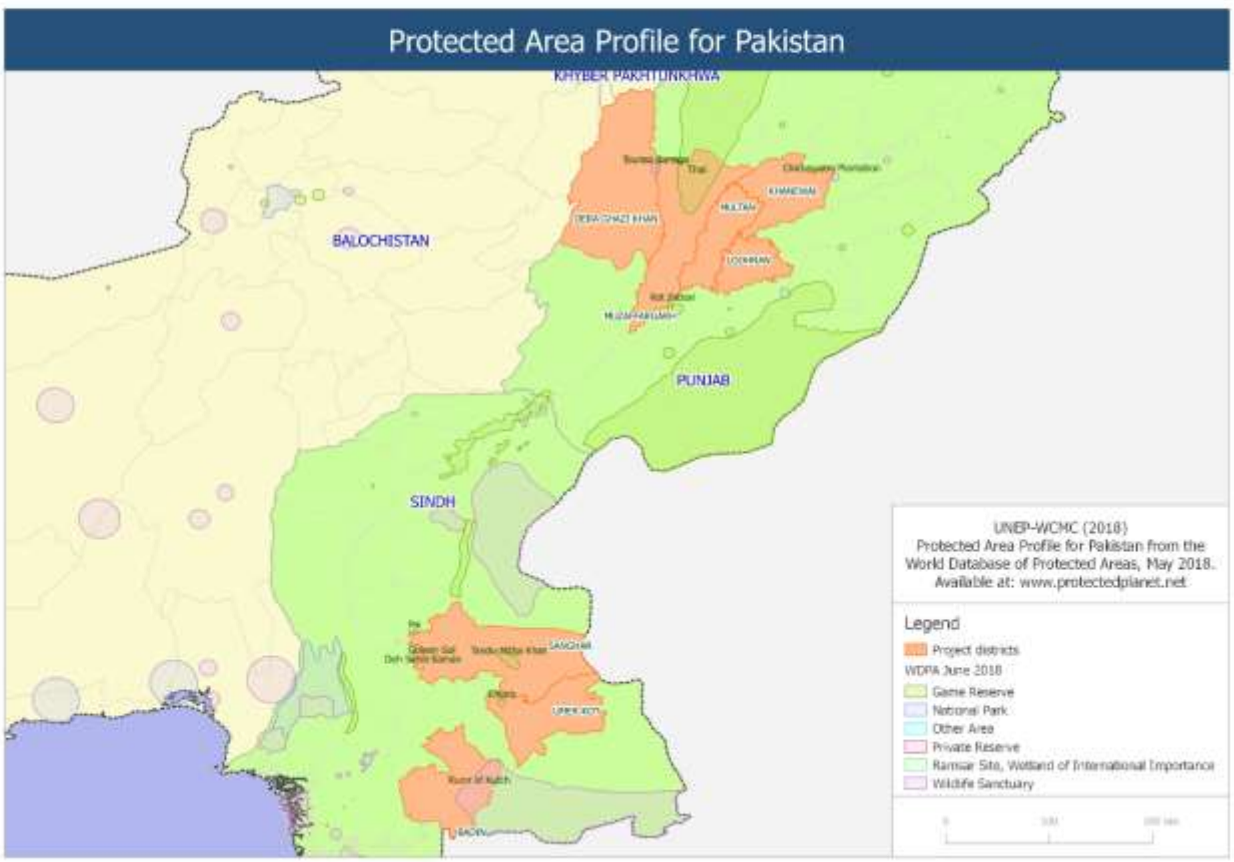

۳.۳ منصوبے کے تحت تجویز کردہ علاقے کے سماجی خدوخال

۳.۳.۱ شماریات:۔

پاکستان کے قیام سے اب تک چھ) ٦ (مردم شماری مندرجہ ذیل امسال میں کی گئی ہیں۔ جن میں سب سے حالیہ ٢٠١٧ میں کی گئی اور باقی ١٩٩٨ اور ١٩٥١ ,١٩٦١ ,١٩٧٢ ,١٩٨١ ۔

٢٠١٧ کی مردم شماری کے مطابق پنجاب اور سندھ کی آبادی ١٥٧,٨٩٨,٤٩٣ ہے۔ دونوں صوبوں کی آبادی مل کر پاکستان کی کل آبادی کا ٦٧فی صد بنتی ہے۔ صوبۂ پنجاب اور سندھ میں کل آبادی کی اوسطاً شرح بالترتیب ٢.١٣فی صد اور ٢.١٤فی صد ہے جو کہ قومی شرح کا ٢.٤٠فی صد بنتا ہے۔ ١٩٩٨ کی مردم شماری کے حساب سے گنجان آبادی کی فی مربع کلو میٹر شرح ٢٣٨ افراد تھی جو کہ ٢٠١٦ میں بڑھ کر ٢٥١ تک ہوچکی ہے۔

ٹیبل نمبر٩: ٹوٹل آبادی (پنجاب اور سندھ)

	مقام	مرد	عورت	ٹرانس جینڈر	مجموعی جنس
پنجاب	دیہات	٣٥,١٩٧,٩٩٠	٣٤,٤٢٥,٠٣٠	٢,١٢٤	٦٩,٦٢٥,١٤٤
	شہری	٢٠,٧٦٠,٩٨٤	١٩,٦٢١,٧٢٩	٤,٥٨٥	٤٠,٣٨٧,٢٩٨
	ذیلی مجموعی	٥٥,٩٥٨,٩٧٤	٥٤,٠٤٦,٧٥٩	٦,٧٠٩	١١٠,٠١٢,٤٤٢
سندھ	دیہات	١,٩٢٢,٥٤٥	١,٧٨٩,٩٩٤	٣٦	٣,٧١٢,٥٧٥
	شہری	٦٣١,٩٨٤	٥٩٠,٠٦٣	٩٧	١,٢٢٢,١٤٤
	ذیلی مجموعی	٢,٥٥٤,٥٢٩	٢,٣٨٠,٠٥٧	١٣٣	٤٧,٨٨٦,٠٥١
	کل مجموعی	٥٨,٥١٣,٥٠٣	٥٦,٤٢٦,٨١٦	٢,٥٢٧	١٥٧,٨٩٨,٤٩٣

Source:

http://www.pbs.gov.pk/sites/default/files/DISTRICT_WISE_CENSUS_RESULT_CENSUS_٢٠١٧.pdf

ٹیبل نمبر١٠۔ آبادی (پنجاب اور سندھ) ضلعی پروجیکٹ مطابق					
ضلع کا نام	گھرانہ	آبادی٢٠١٧			
		مرد	عورت	زنخہ	مجموعی جنس
ڈیرہ غازی خان	٣٤٣,٣٦١	١,٤٥٠,١٠٥	١,٤٢٢,٠٢٣	٧٣	٢,٨٧٢,٢٠١

دیہات	۲۷۰,۵۲۴	۱,۱۷۱,۵۰۲	۱,۱۵۲,۸۰۶	۳۸	۲,۳۲۴,۳۴۶
شہری	۷۲,۸۳۷	۲۷۸,۶۰۳	۲۶۹,۲۱۷	۳۵	۵۴۷,۸۵۵
خانیوال	۴۶۶,۳۹۰	۱,۴۸۴,۶۹۲	۱,۴۳۷,۱۷۱	۱۲۳	۲,۹۲۱,۹۸۶
دیہات	۳۷۵,۳۴۹	۱,۱۹۸,۳۰۸	۱,۱۵۹,۵۴۶	۵۶	۲,۳۵۷,۹۱۰
شہری	۹۱,۰۴۱	۲۸۶,۳۸۴	۲۷۷,۶۲۵	۶۷	۵۶۴,۰۷۶
لودھراں	۲۶۲,۶۵۰	۸۶۲,۶۶۳	۸۳۷,۸۷۳	۸۴	۱,۷۰۰,۶۲۰
دیہات	۲۲۰,۴۳۲	۷۲۸,۰۵۸	۷۰۶,۸۱۱	۴۱	۱,۴۳۴,۹۱۰
شہری	۴۲,۲۱۸	۱۳۴,۶۰۵	۱۳۱,۰۶۲	۴۳	۲۶۵,۷۱۰
ملتان	۷۶۰,۸۵۸	۲,۴۳۷,۴۱۲	۲,۳۰۷,۵۰۴	۱۹۳	۴,۷۴۵,۱۰۹
دیہات	۴۲۹,۹۸۴	۱,۳۷۶,۰۰۶	۱,۳۱۰,۷۲۵	۸۸	۲,۶۸۶,۸۱۹
شہری	۳۳۰,۸۷۴	۱,۰۶۱,۴۰۶	۹۹۶,۷۷۹	۱۰۵	۲,۰۵۸,۲۹۰
مظفر گڑھ	۶۶۷,۵۱۵	۲,۲۱۸,۷۴۴	۲,۱۰۳,۱۳۲	۱۳۳	۴,۳۲۲,۰۰۹
دیہات	۵۵۷,۱۱۲	۱,۸۶۲,۶۷۱	۱,۷۶۴,۴۷۷	۹۰	۳,۶۲۷,۲۳۸
شہری	۱۱۰,۴۰۳	۳۵۶,۰۷۳	۳۳۸,۶۵۵	۴۳	۶۹۴,۷۷۱
ذیلی مجموعا	۲,۵۰۰,۷۷۴	۸,۴۵۳,۶۱۶	۸,۱۰۷,۷۰۳	۶۰۶	۱۶,۵۶۱,۹۲۵
بدین	۳۵۹,۳۷۶	۹۳۲,۴۸۸	۸۷۱,۹۷۹	۴۹	۱,۸۰۴,۵۱۶
دیہات	۲۸۲,۵۷۴	۷۳۱,۲۳۵	۶۸۲,۸۸۳	۲۰	۱,۴۱۴,۱۳۸
شہری	۷۶,۸۰۲	۲۰۱,۲۵۳	۱۸۹,۰۹۶	۲۹	۳۹۰,۳۷۸
سانگھڑ	۳۷۴,۶۰۹	۱,۰۶۴,۴۸۴	۹۹۲,۵۰۹	۶۴	۲,۰۵۷,۰۵۷
دیہات	۲۷۰,۸۹۱	۷۶۱,۳۶۵	۷۰۷,۲۷۷	۱۰	۱,۴۶۸,۶۵۲
شہری	۱۰۳,۷۱۸	۳۰۳,۱۱۹	۲۸۵,۲۳۲	۵۴	۵۸۸,۴۰۵
عمر کوٹ	۲۱۲,۳۵۶	۵۵۷,۵۵۷	۵۱۵,۵۶۹	۲۰	۱,۰۷۳,۱۴۶

دیہات	۱۶۳,۵۵۱	۴۲۹,۹۴۵	۳۹۹,۸۳۴	۶	۸۲۹,۷۸۵
شہری	۴۸,۸۰۵	۱۲۷,۶۱۲	۱۱۵,۷۳۵	۱۴	۲۴۳,۳۶۱
ذیلی مجموعہ	۹۴۶,۳۴۱	۲,۵۵۴,۵۲۹	۲,۳۸۰,۰۵۷	۱۳۳	۴,۹۳۴,۷۱۹
کل مجموعہ	۳,۴۴۷,۱۱۵	۱۱,۰۰۸,۱۴۵	۱۰,۴۸۷,۷۶۰	۷۳۹	۲۱,۴۹۶,۶۴۴

۱۳۱۔ مقامی آبادی:۔

پاکستان میں مقامی افراد کی تعریف یا ان کے حقوق اور ثقافتی شناخت کے تحفظ کے لیے کوئی مستقل پالیسی نہیں ہے۔ اسی طرح علاقوں اور ملکوں میں تفاوت اور ثقافت، تاریخ اور ماضی کے حالات میں تغیر اور متنوع ہونے کی وجہ سے تمام مقامی اکائیوں / برادریوں کے لیے جامع اور واحد تعریف کی تشکیل بھی انتہائی پیچیدہ پیچیدہ عمل ہے۔ بین الاقوامی معاہدے کے تحت عالمی ادارہ F.A.O مقامی آبادی کے تعین کے لیے مندرجہ ذیل شرائط کا پابند ہے۔

*پیشے اور مخصوص علاقے کے اعتبار سے وقت کی ترجیح۔

*غیر ارادی ثقافتی امتیاز کا فروغ جس میں زبان، سماجی تشکیل، مذہب او روحانی اقدار، ذرائع پیداوار، قوانین اور ادارے۔

*انفرادی تشخص اور ساتھ ہی ساتھ دوسری اکائیوں کی جانب سے اعتراف یا ریاستی اداروں یکجانب سے تصدیق بحیثیت منفرد مجموعہ اکائی۔

*غاصبانہ تسلط، تعصب، بے دخلی اور تنہائی کا شکار چاہے وہ ابھی اس کا شکار ہیں یا نہیں۔

۱۳۲۔ پاکستان لسانی لوگوں کی ایک بڑی تعداد کا مسکن ہے۔ سندھ میں دو گروہ کو مقامی لوگوں میں شمار کیا جاسکتا ہے جن میں سے ایک موہنا) کشتی والے لوگ (جو کہضلع تھرپارکرمیں منچھر جھیل کے کناروں پر آباد ہیں اور دوسرے تھر کے باسی جن کا اپنا منفرد طرزِ زندگی اور ثقافت ہے۔ ان میں سے اکثر ہندو ہیں جن کو شیڈولڈ ذات / Scheduled Caste نچلی ذات / شد / کہا جاتا ہے۔ ۱۹۹۸ کی مردم شماری کے مطابق سندھ میں شیڈولڈ کاسٹ کی مجموعی آبادی ۳۰۰,۰۰۰ کے قریب تھی۔ ان میں سے ۹۳فی‌صد دیہی علاقوں میں قیام پذیر تھی جن کا ۸۷فی‌صد فی صد ضلع تھرپارکر۔ ہندوؤں کی شیڈولڈ کاسٹ والے لوگ جنہیں" نسلی اقلیت "بھی کہا جاتا ہے میں بھیل، کوہلی، اوڈھ اور میگھواڑ شامل ہیں۔کچھ مسلم قبیلے بھی لسانی اقلیت قرار قرار دیئے جاسکتے ہیں چونکہ ان کا رہن سہن، ثقافت ہندو قبائل کی مماثل ہے۔

زیادہ بھیل خانہ بدوش ہیں اور کولہی اور میگھواڑ) جوکہ موسم کے حساب سے ہجرت کرتے ہیں(۔ زیادہ تر لوگ سڑک، مکان اور عمارتوں کی تعمیرات کے پیشے سے منسلک ہیں۔ ان قبیلوں کی عورتیں اپنی جفاکشی اور گھنٹوں طویل مشقت و مزدوری کرتی ہیں چاہے وہ گھر میں ہو یا اس سے باہر۔ جب کہ منچھر جھیل کے باسی موہنا اس منصوبے کے مجوزہ علاقوں میں شامل نہیں۔ ان شیڈولڈ کاسٹ کے کچھ طبقات، زیادہ تر تھری اور بھیل ہجرت کرکے ایسے علاقوں کا رخ کرتے ہیں جہاں وہ ہاری اور اجرت پر مزدوری کرتے ہیں۔ مگر ان میں کسی بھی

نسلی اکائی کی اپنی آبائی زمین کے متعلق بظاہر کوئی دلچسپی معلوم نہیں / محسوس نہیں ہوتی۔ اور یہ گروہ مقامی لوگوں کی تعریف پر پورا نہیں اترتے (ان کی کوئی آبائی زمین یا تاریخی بندھن/تعلقات پروجیکٹ کے مخصوص علاقوں میں نہیں ہیں۔

۱۳۳۔ پنجاب میں قبائلی مچھیرے لوگ، کہالہ اور مورس وسطی دریائے سندھ کے دو بیراجوں چشمہ اور تونسہ کے درمیان آباد ہیں۔ یہ اپنی آبادی کا خود سے جو اندازہ لگاتے ہیں اس کے مطابق یہ ۴۰۰۰۰-۴۵۰۰۰ خاندان ہیں۔ ان قبیلوں کی ایک بڑی تعداد مجوزہ ضلع ڈیرہ غازی خان) جنوبی پنجاب (میں بستے ہیں۔تاہم یہ توقع نہیں کی جارہی کہ پروجیکٹ ان کے رہائشی علاقوں میں کام کرے گا۔ کہالہ اور مورس اپنا گزر بسر ٹوکریاں بُن کر، تنکوں سے پرندوں کے پنجرے بنانا، ماہی گیری اور فصلوں کے موسم میں مزدوری کرنا ہے۔

۲.۳.۳ تعلیم:۔

۱۳۴۔ ۲۰۱۵-۲۰۱۶ کے پاکستان کے تعلیمی شماریات (PES) کے مطابق، تعلیم کے میدان میں ترقی میں پاکستان کافی پیچھے ہے۔ باوجود تجدیدِ عہد کے، پاکستان اب تک کلیدی اہداف پورے نہیں کر سکا ہے۔ مثلاً، خواندگی کی بہتر شرح، داخلے کی شرح کو برقرار رکھنا اور پرائمری اسکول میں داخلوں کی شرح میں اضافہ۔

جنوبی ایشیاء میں اسکول نہ جانے والے بچوں کی تعداد کا سب سے زیادہ حصہ پاکستان میں ہے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ۲۲.۶ملین) ۴۴فی صد (بچے اسکول سے باہر ہیں جن میں اکثریت) ۴۹فی صد (لڑکیاں ہیں۔ سندھ اور پنجاب میں بالترتیب ۵۵فی صد اور ۳۸فی صد بچے اسکول سے باہر ہیں۔

۱۳۵۔ جیساکہ جدول ۱۱ میں دکھایا گیا ہے، صوبۂ پنجاب اور سندھ دونوں میں اسکول نہ جانے والے بچوں میں جنسی تفریق واضح ہے۔ اس منصوبے میں شامل صوبۂ سندھ اور پنجاب کے اضلاع کی جنسی بنیاد پر تعلیمی پروفائل Annex ۲ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

ٹوٹل(فی صد)	عورت(فی صد)	مرد(فی صد)	
۳۸	۴۰	۳۶	پنجاب
۵۵	۶۱	۵۱	سندھ

۱۳۶۔ پاکستان کا معیارِ خواندگی بھی انتہائی پست ہے۔ ۲۰۱۵-۱۶ میں قومی شرحِ خواندگی ۵۸فی صد تھی جن میں پچھلے سال کی نسبت ۰.۲ فی صد کمی واقع ہوئی۔ صوبہ پنجاب کا شرح خواندگی ۶۲فی صد اور سندھ کا ۵۵فی صد ہے۔ جدول ۱۲ اور ۱۳ صوبۂ پنجاب اور سندھ کے مجوزہ اضلاع کے خواندگی کے معیار کو واضح کرتے ہیں۔

ضلع کا نام	شرح خواندگی (فی صد) عمر ۱۰ اور ۱۰ سے اوپر		
	مرد	عورت	ٹوٹل
ڈیرہ غازی خان	۴۲	۱۸	۶۰
خانیوال	۵۳	۲۵	۷۸
لودھراں	۴۳	۱۶	۵۹
ملتان	۵۳	۳۲	۸۵
مظفر گڑھ	۴۱	۱۵	۵۶
	صوبہ (ٹوٹل)		
پنجاب*	۵۹	۵۴	۶۲
	شہری		
	۸۲	۷۳	
	دیہات		
	۶۶	۴۴	

Source: http:// www.pbs.gov.pk/pco-punjab-tables

ٹیبل نمبر ۱۲: ضلع وار شرح خواندگی (سندھ)۔

ضلع کا نام	شرح خواندگی (فی صد) عمر ۱۰ اور ۱۰ سے اوپر		
	مرد	عورت	ٹوٹل
بدین	۳۵	۱۳	۲۴
سانگھڑ	۴۳	۱۸	۳۱
عمر کوٹ	۳۶	۱۲	۲۵
	صوبہ (ٹوٹل)		
پنجاب*	۶۷	۴۴	۵۵
	شہری		
	۸۰	۶۵	
	دیہات		

	۱۹	۵۱	

Source: http:// www.pbs.gov.pk/pco-sindh-tables

۱۳۷۔ شعبۂ تعلیم کی کارکردگی میں سستی کے ذمہ دار چند عوامل میں شامل ہیں (i) اسکولوں کی کم تعداد، بالخصوص لڑکیوں کے لیے اور ان کا دور دراز علاقوں میں ہونا۔ (ii) اساتذہ کی کمی اور غیر حاضری (iii) قابل اور تربیت یافتہ اساتذہ کا نہ ہونا۔ (iv) بنیادی سہولتوں مثلاً پینے کا پانی، بیت الخلاء اور چہار دیواری وغیرہ کا فقدان۔ (v) نگرانی کا کمزور نظام اور دیگر مسائل مثلاً قبائلی اقدار، عدم تحفظ، اور غربت شامل ہیں۔

۳.۳.۳ صحت:۔

پاکستان میں ابتدائی صحت عامہ کا نظام جو کہ شہریوں کے لیے تربیت یافتہ ڈاکٹرز اور عملے اور کم نرخ میں ادویات یقینی بناتا ہے انتہائی منتشر ہے۔ چنانچہ ان سہولیات کا استعمال اور بہتر صحت کے نتائج نہایت ہی کم ہیں۔ ملک میں شعبۂ صحت بکھرا ہی رہا ہے۔ دیہی اور شہری علاقوں کے لیے مختص بجٹ میں بہت زیادہ فرق ہے۔ جس کے نتیجے میں افرادی قوت کی غیر موزوں تقسیم، مرتبہ کے حساب سے عملے کی تقرری میں عدم توازن اور بنیادی احتیاطی تدابیر کی ضرورت کا پورا نہ ہونا وغیرہ۔ مزید برآں، دیہی اور شہر کے نواحی علاقوں میں سستی اور قابلِ دسترس صحت کی خدمات کی فراہمی میں ایک بہت بڑا خلاء پایا جاتا ہے۔ مختلف حکمرانوں کی عدم دلچسپی، ناکافی فنڈز اور ناکارہ افرادی قوت جیسے اسباب کا عمل دخل ہے۔

۱۳۹۔ تعاون سے چلنے والی طبعی سہولیات کہ تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پرائمری ہیلتھ کیئر، سیکنڈری ہیلتھ کیئر، اور ٹیریٹری ہیلتھ کیئر۔ پنجاب میں کل ۳۲۸۷ طبعی سہولیات ہیں۔ جن میں ۲۴۶۱ (۷۵ فی صد) بنیادی صحت مرکز ہیں۔ طبعی سہولیات کے پھیلائو کے باوجود، صوبے میں لوگوں کی صحت کا معیار مطلوبہ لیول سے کم ہے۔ دوران نے زچگی پیدا ہونے والے بچوں کے شرح اموات ایک ہزار میں ۷۷ ہے۔ جب کے ۵ سال سے کم عمر بچوں کے شرح اموات ایک ہزار میں ۱۱۲ ہے۔ خاتون کی دورانِ زچگی شرح اموات ۱۰۰،۰۰۰ (ایک لاکھ) میں ۳۰۰ تین سو ہے۔ جو کہ قومی شمار سے کم ہے۔ صوبے میں صرف ۵۸ فی صد آبادی کو صفائی (حفظانِ صحت) تک رسائی حاصل ہے۔ موجودہ دوَر میں پنجاب میں تقریباً ۴۰ (چالیس) لاکھ بچے ناقص غذا کا شکار ہیں۔ تقریباً حاملہ عورتوں کا ایک تہائی فواد کی کمی کا شکار ہے۔ محکمۂ صحت پنجاب کے مطابق ناقص خوراک بچون اور مائوں کی موت کی وجہ ہے۔

Figure 20: Types of Health Facilities under Different Categories

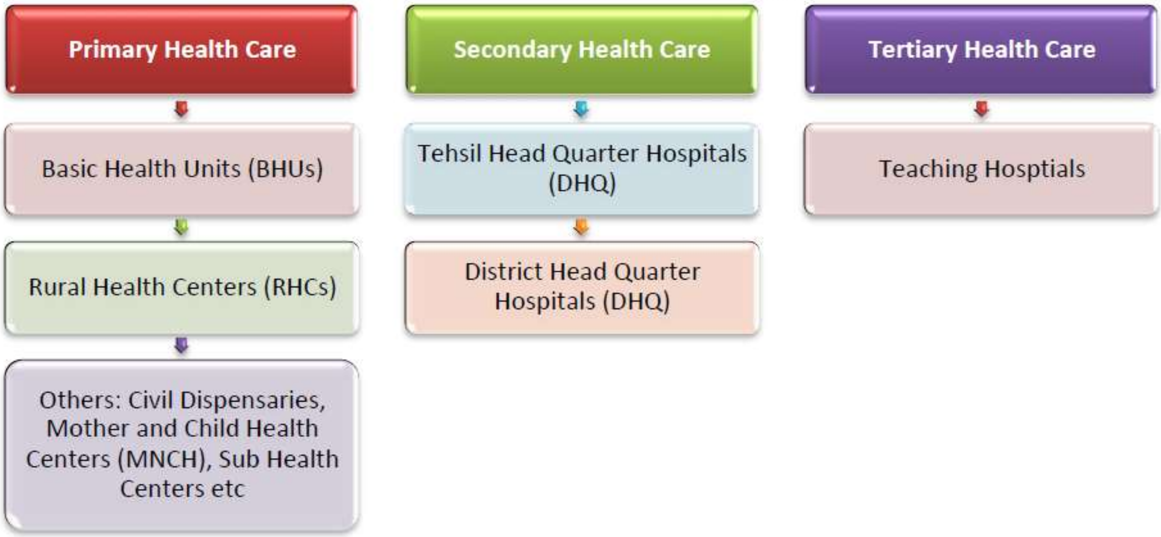

۱۴۱۔صوبے میں عدم صحت کی وجہ غربت بتائی جاتی ہے۔ تعلیم کی کمی (خاص طور پر خواتین کے لئے)، ناکافی صفائی (حفظانِ صحت) اور پینے کا صاف پانی، صحت سے متعلق کم اخراجات خرچ کرنا۔ جبکہ ایشیائی معیار کے مطابق ۱۔۳ کے مقابلے میں ۰۔۷ فی صد ہے۔ (ورلڈ بینک رپورٹ)۔ جو کہ پرائیوٹ اور پبلک سیکٹر میں صحت کی ناکافی خدمات ہیں۔

۱۴۲۔سندھ میں کل ۱۸۸۰ صحت مراکز ہیں، جس میں سے ۷۵۷ (۴۰ فی صد) بیسک ہیلتھ یونٹ ہیں۔ ایم۔ سی۔ ایس کی ۲۰۱۴ کی رپورٹ کے مطابق شیر خوار بچوں کی تعداد ۱۰۰۰ میں سے ۸۲ ہے۔ اور پانچ سال سے کم عمر بچوں کی شرح اموات ۱۰۰۰ میں سے ۱۰۴ (ایک سو چار) ہے۔ خواتین کا تناسب ۱۰۰،۰۰۰ (ایک لاکھ) میں سے ۱۱۳ (ایک سو تیرا) ہے۔ ۵ سال سے کم عمر بچوں کی آدھی تعداد (۴۸ فی صد) کی نشو و نما رک جاتی ہے۔ یا ان کی عمر کم ہو جاتی ہے۔ لوگوں تک صاف پانی کی رسائی سندھ کا اہم مسئلہ ہے۔ سپریم کورٹ کی ۲۰۱۷ء رپورٹ کے مطابق ۷۵ فی صد سے زائد لوگ غیر معیاری پانی استعمال کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے بہت سی بیماریوں میں اضافہ ہوا ہے۔ مثلاً؛ یرقان، جگر کا کینسر، انیمیا، جو بچوں کی نشو و نما پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔

۳۔۳۔۴: غربت کی پروفائل

۱۴۳۔پاکستان کی عوام مختلف قسم کی دشواریوں، قدرتی آفات، دہشت گردی، فرقہ وارانہ فسادات اور امن و امان کی بدترین صورتحال کا سامنا کرتی آرہی ہے۔ یہ سنگین صورتحال معاشی ترقی کی راہ میں نا صرف رکاوٹ ہے، بلکہ اسے مزید پیچھے کی طرف دھکیلتی ہے۔ نتیجتاً عام آدمی، مزدور، دونوں کا ہی معاشی و معاشرتی ترقی کا سفر رک جاتا ہے۔

۱۴۴۔ ملٹی ڈائمینشنل پوَرٹی انڈیکس(ایم۔پی۔آئی) کی رپورٹ کے مطابق، ۳۹فی صد پاکستانی ہمہ جہت غربت کا شکار ہیں۔ گو کہ (ایم۔پی۔آئی) کی رپورٹ، مسلسل کمی کے اشارے دے رہی ہے۔ ۲۰۰۴ع سے ۲۰۱۵ع کے درمیان، غربت کا تناسب ۵۵فی صد سے کم ہو کر ۳۹فی صد پر آگیا ہے۔ لیکن یہ کمی پورے پاکستان میں یکساں نہیں ہے۔ صوبائی سطح پر سب سے کم غربت پنجاب میں (۳۱۔۴فی صد) ہے، دوسرے نمبر پر سندھ (۴۳فی صد) ہے۔ غور طلب بات یہ ہے کہ ۴۳فی صد غربت کا شکار آبادی میں سے ۷۵فی صد دیہی سندھ میں آباد ہیں۔

۱۴۵۔ صونے کے لئے تجویز کردہ سندھ کے اضلاع میں عمر کوٹ (۸۴۔۷فی صد)، بدین (۷۴۔۸فی صد)، اور سانگھڑ (۶۶۔۸فی صد) ایم۔پی۔آئی کی رپورٹ میں بالترتیب پہلے، دوسرے اور تیسرے نمبر پر ہیں۔ پنجاب میں سب سے زیادہ مظفر گڑھ (۶۴۔۸فی صد) ہے، اس کے بعد ڈیرہ غازی خان (۶۳۔۷فی صد)، لودھراں (۴۶۔۸فی صد)، خانیوال (۳۹۔۹فی صد) اور ملتان ۳۵۔۲فی صد) آتا ہے۔

شکل نمبر ۲۰۔ د غربت کا شکار آبادی ۲۰۱۴۔۱۵

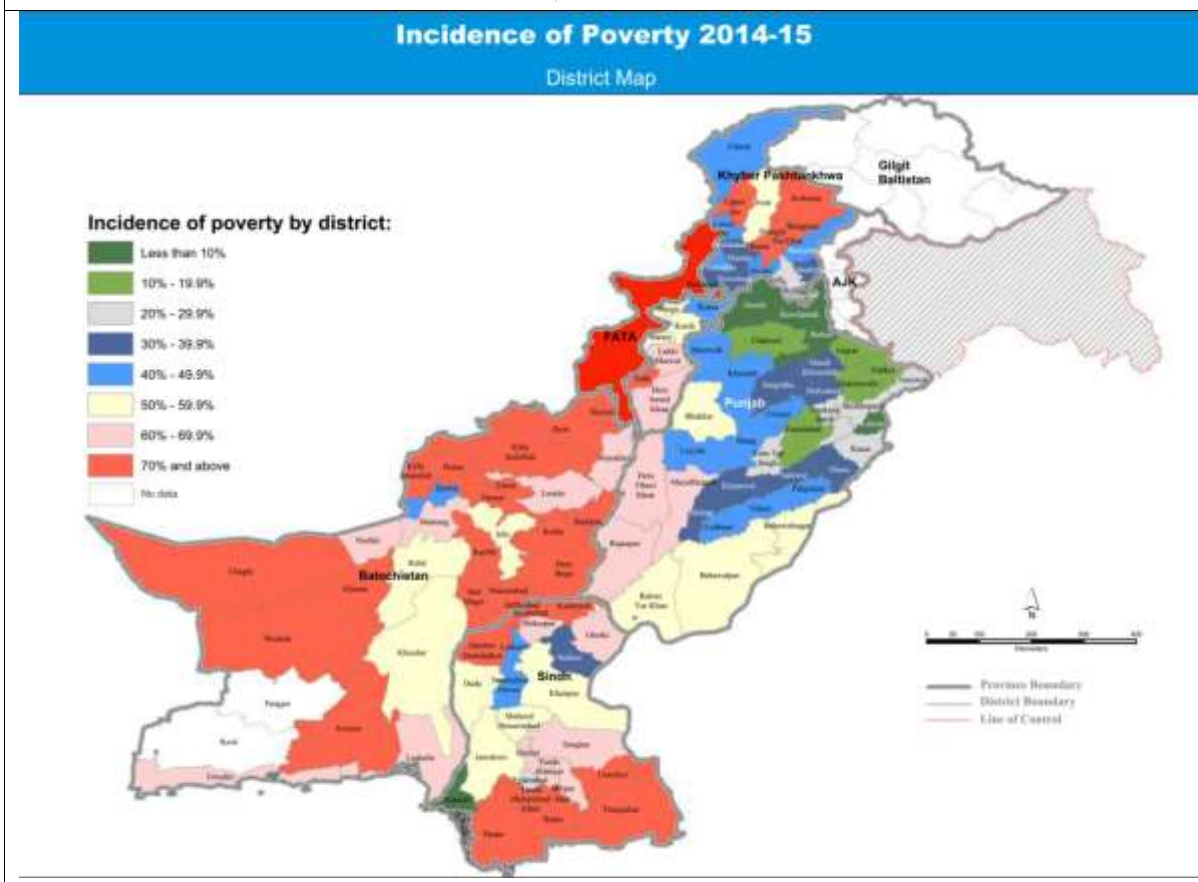

محنت کش اور اراضی کے مزارع

۱۴۶۔ ہجرت کرنے والے محنت کش پاکستان میں ہجرت کرنے والی لیبر خاص طور پر زراعت کے شعبہ میں ایک حقیقت ہے۔ خصوصاً اس ضمن میں خانہ بدوشی کرنے والی نسل کا گروپ کام کی تلاش میں روایتی طور پر حرکت میں رہتے ہیں۔ وہ زیادہ تر خود ہی ملازمت کرنے والے ہوتے ہیں اور ان کی خواتین بھی معاشی سرگرمیوں میں نمایاں طور پر حصہ لیتی ہیں جبکہ زیادہ تر مزدور بچوں کا تعلق بھی اسی گروپ سے ہوتا ہے۔ خانہ بدوشانہ طرز زندگی کی وجہ سے ان کے لئے سرمایہ اکٹھا کرنا یا تعلیم حاصل کرنا بہت مشکل ہوتا ہے اور خانہ بدوش افراد کے بچے باقاعدہ طور پر سکول شاذ و نادر ہی جاتے ہیں۔

۱۴۷۔ جبری مشقت اور مزدور بچے: پاکستان اور اس کے صوبوں میں جبری مشقت اور اس کے صوبوں میں بچوں کی مزدوری کی ایک تاریخ ہے تاہم وفاقی اور صوبائی حکومتوں نے بچوں کی مزدوری کے خاتمہ کے لئے تیزی سے خاطر خواہ قانون سازی کی ہے۔ پاکستان میں قرض کے عوض مزدوری کی شکل میں غلامی ابھی تک پائی جاتی ہے۔ غلامی بارے عالمی انڈیکس ۲۰۱۶ء کے مطابق پاکستان میں متاثرہ جدید غلاموں کی تعداد اندازاً ۲۱ لاکھ ۳۰ ہزار ہے اور کل تعداد کے لحاظ سے پاکستان ۱۶۷ ممالک میں سے تیسرے نمبر پر ہے۔ صوبہ پنجاب اور سندھ جبری مشقت کے بڑے گڑھ ہیں جو کہ زیادہ تر اینٹیں بنانے، زراعت اور قالین بافی کی صنعتوں میں پائے جاتے ہیں۔ سندھ کے زرعی شعبہ میں ہاری (مزارع) نظام کے تحت متعدد کسان غیر سرکاری طور پر معاہدے کئے ہوئے ہیں۔ ہاری مزدور کھیتوں کی تمام تر پیداوار ان جاگیرداروں کو دیتے ہیں جنہوں نے انہیں ملازم رکھا ہوتا ہے اور انہیں صرف پیداوار میں سے ہی ادائیگی کی جاتی ہے جبکہ خوراک مکان کے علاوہ دیگر اخراجات پورے کرنے کے لئے انہیں ان ہی جاگیرداروں سے رقم ادھار لینا پڑتی ہے جس کے باعث وہ غربت، قرضہ اور جبری مشقت پر مجبور ہوتے ہیں ۔(یونیسیف۔ آر ایس پی این)۔ پنجاب میں ۵ سے لے کر ۱۴ سال تک کی عمر کے ۱۲.۴ فیصد بچے کام کرتے ہیں جبکہ ۷ سال سے لے کر ۱۴ سال تک کی عمر کے ۲.۸ فیصد بچے سکول جاتے اور کام بھی کرتے ہیں۔ سندھ کے لئے یہی تعداد بڑھ کر ۳۱.۵ فیصد ہے جہاں پر ۷ سے لے کر ۱۴ سال تک کی عمر کے ۱۱.۶ فیصد بچے سکول جاتے اور کام بھی کرتے ہیں (یو ایس محکمہ محنت ۲۰۱۶)۔ یہ امر قابل غور ہے کہ رپورٹس میں جن بچوں کا حوالہ دیا گیا ہے۔ ان کا "کام کرنے والے بچوں کے طور پر "یونیسیف اور محنت کے عالمی ادارہ کی طرف سے واضح تعین کر دیا گیا ہے اور ان میں اس "چائلڈ ورک" کا تعین نہیں کیا گیا جس کی صوبائی، بین الاقوامی قوانین اور معاہدوں کے تحت اجازت ہے۔

۱۴۸۔ اسی طرح قرضوں کی واپسی کے لئے خاندان اپنے بچوں کو بھی کھیت مزدوری میں لانے پر مجبور ہو جاتے ہیں چونکہ آخری مرتبہ چائلڈ لیبر سروے ۱۹۹۶ء میں کیا گیا تھا۔ اس لئے پاکستان بھر میں مزدور بچوں کے بارے میں درست اندازے پر مبنی اعداد و شمار موجود نہیں ہیں۔ محنت کے عالمی ادارہ (آئی ایل او) کی طرف سے ۲۰۱۵ء میں جنوبی ایشیاء میں کام کرنے والے بچوں کی تعداد کا پتہ چلانے کے لئے رپورٹ تیار کی گئی تھی جس میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں اندازاً ۳۴ لاکھ بچے مزدوری کرتے ہیں اور یہ اعداد و شمار ۲۰۱۱ء میں کروائے گئے قومی سروے پر مبنی ہیں۔ اس کے برعکس پاکستان رورل سپورٹ پروگرامز نیٹ ورک (آر ایس پی این ۲۰۱۸) نے اندازہ لگایا ہے کہ پاکسان بھر میں تقریباً ۲ کروڑ ۷۰ لاکھ بچے زرعی شعبہ میں مزدوری کرتے ہیں۔ زرعی شعبہ میں بچے کھیتی باڑی سمیت کپاس کی چنائی، گندم، گنا، کھجور، تمباکو اور آلو کی فصل کاٹنے کا کام کرتے ہیں جب کہ لڑکیاں اپنی ماؤں کے ساتھ مل کر مال مویشی اور جانور پالنے کا کام کرتی ہیں۔ ان میں سے کچھ لڑکیاں مناسب عمر میں یہ کام کرتی ہیں جو کہ بچوں کے کام کرنے کی تعریف (تعین) کے عین مطابق ہے اور اس لئے یہ کوئی مسئلہ نہیں جب کہ دیگر کیس چائلڈ لیبر (بچوں کی مزدوری) کے زمرہ میں آتے ہیں۔

۱۴۹۔ حکومت پاکستان نے مزدوری کی بدترین شکل بچوں کی مزدوری کو ختم کرنے کی کوششوں کے لئے

سماجی تحفظ کی سکیم کا نام

اہم خصوصیات

تحفظ کیلئے معاونتی نیٹ،اس میں امداد جو کہ عام طور پر ہمدردی یا غیر مشروط طور پر نقدی کی منتقلی کی صورت میں کی جاتی ہے۔
اس کی مثال میں بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام(بی آئی ایس پی)زکوۃ، پاکستان بیت المال(پی بی ایم اور وطن کارڈ شامل ہیں(
لیبر مارکیٹ پروگرامز
اس کیٹگری کے پروگرامز کے تحت اس میں پیپلز ورکس پروگرام، خوشحال پاکستان پروگرام (کے پی پی) اور تعمیر وطن پروگرام شامل ہیں۔
پروگرامز ایسی سکیموں پر مشتمل ہے جس کے عام لوگوں کے معیار زندگی پر فوری اثرات مرتب ہوتے ہیں۔
پروگرامز کے تحت طلب کی بنیاد پر فنڈز مقامی طور پر منتخب نمائندوں کو فراہم کئے گئے۔
مائیکرو فنانس اور غیر رسمی شعبہ کے لیے دیگر تحفظ
عام طور پر اس کیٹگری میں ۱۳ اقدامات شامل ہیں۔
(i) کمیونٹی کی ترقی کے مراکز جن کا انتظام صوبائی اور وفاقی حکومتیں چلاتی ہیں۔
(ii) کمیونٹی کی ترقی کا کام کرنیوالی غیر سرکاری تنظیمیں۔
(iii)رورل سپورٹ آرگنائیزیشنز
اس کی مثالوں میں این آر ایس پی، پی پی اے ایف، کمیونٹی ڈویلپمنٹ، مائیکرو فنانس، آمدن بنانا، ترقی کے قابل قدر سلسلہ والے ترقیاتی پروگرامز جو کہ بین الاقوامی امدادی اداروں کی طرف سے چلائے جاتے ہیں جیسا کہ (آئی ایف اے ڈی) خوراک وزراعت کا عالمی ادارہ (ایف اے او) اور یو ایس ایڈ وغیرہ اور زرعی سپورٹ پروگرامز

نے کئی قانون سازیاں کی ہیں ّاور کام کرنے کی عمر میں بھی اضافہ کیا ہے۔ پنجاب اور سندھ میں ملازمت کے لئے عمر کم از کم ۱۵ سال ہے جبکہ پنجاب میں مضر صحت ملازمت کے لئے کم از کم عمر ۱۸ سال اور سندھ میں ۱۹ سال ہے جبکہ ۱۶ سال کی عمر تک تعلیم کا حصول بھی لازمی کر دیا گیا ہے۔ موجود ضوابط کے باوجود کپاس، گنا اور گندم کی نقد آور فصلوں میں جبری مشقت ہوتی ہے خصوصاً فصلوں کی کٹائی کے دوران بھی جبری مشقت ہوتی ہے اور ایس پی اے آر سی (۲۰۱۶ء این اے ڈبلیو اے زیڈ ۲۰۱۲ئ) اور ورلڈ وژن آسٹریلیا ۲۰۱۲ء کی رپورٹس میں بتایا گیا ہے کہ ان نقد آور فصلوں میں بھی چائلڈ لیبر ہوتی ہے۔ محنت کے عالمی ادارہ (آئی ایل او) نے حکومت پاکستان کے اشتراک سے ۲۴ اگست ۲۰۱۶ء کو جبری مشقت اور بچوں کی مشقت کے خاتمہ کا پروجیکٹ شروع کیا تھا اور یہ پراجیکٹ خانیوال، ملتان اور ڈیرہ غازی خان کے اضلاع میں پہلے ہی کام کر رہا ہے۔

۱۵۰۔ اراضی کے مزارع، پروجیکٹ کے اضلاع میں گھروں کی ملکیت کی طرز اور طریقے کو ہدف بتایا گیا ہے جو کہ اس طرح سے ہے کہ پنجاب میں پراجیکٹ والے اضلاع میں اوسطاً ۹۱ فیصد گھرانے وہ ہیں جن میں ان کے مالکان ہی قیام پذیر ہیں اور سندھ کے پراجیکٹ والے اضلاع میں ۸۷.۱ فیصد گھرانے مالکان ہی ہیں۔ پنجاب کے مخصوص (ہدف والے اضلاع میں اراضی کی ملکیت رکھنے والوں کی شرح کہیں زیادہ بہتر ہے جہاں پر ۸.۳۵ فیصد گھرانے زرعی اراضی کے مالک ہیں جبکہ سندھ کے مخصوص اضلاع میں زرعی اراضی کے مالکان کی شرح ۲۲.۷ فیصد ہے۔ زمین کی ملکیت کے بارے میں قوانین اس طرح سے تحریر ہیں کہ زمین یا تو حکومت کی ملکیتی ہے یا پھر انفرادی طور پر نجی افراد کی ملکیت ہے۔ بہر حال پراجیکٹ میں تمام اراضی کو مد نظر رکھا گیا ہے خواہ یہ ریاستی ملکیت ہو یا عوام کی نجی طور پر ملکیتی ہو۔

۱۵۱۔چونکہ اس پراجیکٹ میں مخصوص اضلاع کے مخصوص دیہات شامل کئے جائیں گے اس لئے ان کا انتخاب چھان بین کر کے کیا جائے گا۔ پراجیکٹ کے پہلے سال میں اس پر عمل درآمد کیا جائے گا۔ مخصوص اضلاع کے زمینداروں اور مزارع کی مشاورت سے ہی یہ کام کیا جائے گا جبکہ اس سے یہ بات نمایاں طور پر سامنے آئی کہ ایسے بہت سے کسان مزراہا کی کیٹیگری میں آتے ہیں جنہوں نے زمینوں کے مالکان سے زمین پٹے پر لینے کے لئے زبانی طور پر معاہدے کئے جس کی اسلامی قانون میں اجازت ہے تاہم تمام پٹہ جات کے اندراج (رجسٹریشن) کو یقینی بنانے کی کوشش کے لئے زبانی معاہدوں کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے اس کی صرف ایک ہی مثال ملتی ہے جو کہ ضلع مظفر گڑھ کی تحصیل کوٹ ادو کی یونین کونسل کے گاؤں عزیز آباد کی ہے جس کی ایک ایسے کیس کے طور پر نشاندہی کی گئی ہے جہاں عیسائی کسانوں کی اقلیت کو حکومت کی طرف سے زمین دی گئی اگرچہ ان میں سے کچھ کسان ابھی تک تحریری ملکیت ناموں کے منتظر ہیں۔اس کے باوجود حکومت نے تسلیم کیا ہے کہ یہ علاقہ عیسائی اقلیتی برادری کو دیا گیا تھا۔دیگر غیر سرکاری اداروں نے اس کمیونٹی کے ساتھ مل کر کام کیا اور وہاں پر بنیادی تعمیراتی ڈھانچہ مثلاً بچوں کے لئے سکول قائم کیا اور ان کسانوں کو اس علاقہ میں سے نکال دیئے جانے کا بھی کوئی امکان نہیں ہے۔صوبہ سندھ کے حیدر آباد دفتر میں اقوام متحدہ کے عالمی ادارہ خوراک وزراعت کے ساتھ مقامی عملہ نے مشاورت کی حکومت پٹہ کی مدت کی ذمہ دارانہ گرونس کی ذمہ داری کے سلسلہ میں رضاکارانہ رہنمائی کی حامی رہی ہے اور ذمہ دارانہ گورننس کے سلسلہ میں زمین کی رجسٹریشن کے کام میں رضاکارانہ رہنمائی کو بروئے کار لانا چاہتی ہے جہاں پر ابھی تک پٹوں کے معاہدہ یا زمین کی تحریری طور پر رجسٹریشن کا کام ابھی تک نہیں کیا جاسکا۔اسی طرح عالمی بینک نے سندھ میں پانی کے شعبہ کی بہتری کے پراجیکٹ (ایس ڈبلیو ایس آئی پی) کی حمایت کی ہے اور اس ضمن میں عالمی ادارہ خوراک وزراعت کی ٹیکنکل معاونت سے کسانوں کی تنظیموں کی استعداد سازی کو بھی اس میں شامل کیا ہے تاکہ زمینداروں/جاگیرداروں اور ان کے مزارعوں میں تعلقات کو بہتر کیا جاسکے اور اس کے نتیجہ میں مخصوص اضلاع کے اس پراجیکٹ کے کسانوں کی بڑی تعداد کو ان کی زمین کے پٹہ جات کی توثیقی تحریر مل رہی ہے۔

۱۵۲۔قیام پاکستان کے بعد دیہی علاقوں میں اراضی کی مزارعت کی تاریخ ہے جو کہ زیادہ تر جاگیردارانہ ہے جبکہ اعلی درجہ کے زمیندار اور جاگیردار اپنی زمینوں پر مزارعوں اور کھیت مزدوروں کو مزارع کے طور پر مصروف عمل رکھتے ہیں۔

دیہی معیشت میں پانی کی رسائی والی اراضی کو بڑا قیمتی اثاثہ سمجھا جاتا ہے ۴۳ فیصد دیہی آبادی کے پاس کوئی زمین نہیں ہوتی اور ان کی پیداوار کے دیگر عوامل سمیت پانی تک بھی زیادہ رسائی نہیں ہوتی۔وادی سندھ میں آبپاشی والی زمین کی ملکیت کو بڑا گراں قدر سمجھا جاتا ہے اور ضرورت پڑنے پر وہ اراضی سے حاصل ہونے والی فصل میں حصہ ڈالتے یا اراضی پٹے پر لیتے ہیں یا اس میں حصے داری کرتے ہیں یا وہ انہی کھیتوں میں مزدوروں کے طور پر کام کرتے ہیں جن میں اکثر خود انحصاری سے کام لیتے ہوئے لائیو سٹاک کی پرورش بھی کرتے ہیں۔

امریکی محکمہ محنت (بیورو آف انٹرنیشنل لیبر آفیسرز (۲۰۱۶)

یواین۔ہیٹیپٹ ۲۰۱۲ء پاکستان میں جائیداد اور اراضی حقوق بارے رہنمائی HP

یوایس ایڈ ۲۰۱۰ئ

یوایس ایڈ ۲۰۱۶ئ

۱۵۳۔اراضی کے ایک ہی فرد کی ملکیت میں رہنے کو غربت کے تسلسل اور ملک میں عدم استحکام کی بنیادی وجہ تصور کیا جاتا رہا ہے۔ ۱۹۹۰ء میں دو ہیکٹر سے کم اراضی کے مالک چھوٹے زمیندار کل زمینداروں کا ۹۶ فیصد تھے لیکن ان کی ملکیتی اراضی کل اراضی کا صرف ۵۵ فیصد تھی۔ ۲۰۰۰ء تک صرف ۳۷ فیصد دیہی گھرانے زرعی اراضی کے مالک تھے ۲۰ تا ۴۰ فیصد دیہی آبادی کی ملکیت میں کوئی اراضی نہیں تھی یا برائے نام اراضی تھی۔ ملک بھر میں ۲۰۰ ہیکٹر یا اس سے زیادہ رقبہ والے زرعی فارم ۷ فیصد تھے تاہم ۴۰ فیصد زرعی اراضی ان کے کنٹرول میں تھی۔ پاکستان میں کسی نجی فارم کا کم از کم رقبہ زیر کاشت رقبہ کے ۳.۱ ہیکٹر ہے۔ سب سے زیادہ غربت کا شکار زرعی مزدور اور مزارعین ہیں اور اس کا تعلق فصلوں کی بٹائی پر کاشت سے ہے۔ غربت میں کمی کا تعلق ملکیتی اراضی کے رقبہ میں اضافے سے ہے اور ایک تا دو ہیکٹر زرعی اراضی کے مالکان غربت کا شکار نہیں۔ موجودہ جاگیرداری نظام اور زمینداروں کے ایک چھوٹے طبقے کے پاس اراضی اور اختیارات کا ارتکاز پاکستان میں زرعی شعبے کی تیزی سے ترقی کی راہ میں رکاوٹ تصور ہوتا ہے۔

۱۵۴۔ حکومتوں نے اراضی کی ملکیت میں عدم مساوات اور مزارعین کے عدم تحفظ کے مسائل کو حل کرنے کی بار بار کوشش کی تاہم وہ نظام کو تبدیل کرنے میں مجموعی طور پر ناکام ہی رہیں۔ مزارعین اور بٹائی پر فصلیں کاشت کرنے والوں کو پیداوار کے پائیدار طریقوں من سرمایاکاری کرنے کی سہولت نہیں دی گئی اس طرح ان طریقوں کا انحصار زیادہ تر جاگیرداروں پر ہی رہا۔ اراضی کی کاشت کے حوالے سے عدم تحفظ نے کمزور واٹر پالیسی اور انتظام کاری کے ساتھ مل کر اراضی کو غیر آباد کرنے کا سلسلہ تیز کرنے جیسے ماحولیاتی اثرات مرتب کئے۔ کاشت کاری کے مسائل پر توجہ دینے کئے لئے یو ایس ایڈ اور دیگر بین الاقوامی اداروں کی طرف سے جن مواقع کی نشاندہی کی گئی ان میں غریب طبقہ کے لئے زیادہ دیہی اراضی تک رسائی اور مائیکرو پلاٹس کی فراہمی شامل ہیں۔ اس سے غریب گھرانوں کو زمین کی تقسیم میں مساوات کے اقتصادی، غذائی اور نفساتی فوائد حاصل ہوں گے اور حکومت کو دوبارہ تقسیم کے لئے زرعی اراضی کے بڑے رقبہ جات کی نشاندہی کی ضرورت بھی نہیں پڑے گی۔ اس طرح یہ تجویز بھی دی گئی کہ خواتین کو اراضی کی ملکیت کی اجازت اور پانی کے حقوق دینا اسلامی قانون اور پاکستان کے آئین کے مطابق ہے اور اس سے خواتین کے لئے پیداواری اور اقتصادی مواقع میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

۱۵۵۔ پاکستان میں اراضی کی درجہ بندی سرکاری اراضی، نجی ملکیت میں اراضی اور روایتی قانون کے تحت آبادیوں کے حقوق کے تحت زمین میں کی جاتی ہے۔ جس زمین کا کوئی قانونی مالک موجود نہ ہو وہ کسی صوبے میں ہونے کی صورت میں صوبائی حکومت کی اور بصورت دیگر وفاقی حکومت کی ملکیت تصور ہو گی۔ پاکستان میں کاشتکاری کی اقسام مندرجہ ذیل ہیں۔

۔ملکیت۔ یہ پاکستان میں اراضی کی ملکیت کی سب سے عام قسم ہے۔ افراد اور نجی ادارے اراضی کے حقوق حاصل کر سکتے ہیں اور روایتی قانون میں اجتماعی ملکیت کے حقوق کو بھی تسلیم کیا جاتا ہے۔

۔لیز۔ ۳۰ ہیکٹر سے زیادہ زرعی اراضی کی مخصوص مدت کی لیز عام ہے۔ لیز کے نرخ مقرر ہوتے ہیں اور یہ ایک سال سے لے کر کئی سال تک کی ہو سکتی ہے۔

۔بٹائی پر کاشت۔ ۳۰ ہیکٹر سے کم زرعی اراضی پر بٹائی پر کاشت کے انتظامات عام ہیں۔ ۲۰۰۰ء میں پاکستان میں زیر کاشت اراضی کا ۶۷ فیصد بٹائی پر کاشت کیا جاتا تھا اور ایسے ۴۸ فیصد کاشتکار خط غربت سے نیچے چلے گئے۔ بٹائی پر کاشت کے انتظام کے نتیجہ میں زمین کی پیداوار کا نصف زمین کے مالک کو ملتا ہے تاہم مداخل کے انتظامات ہر معاملے میں مختلف ہوتے ہیں۔ زیادہ تر معاہدے غیر تحریری اور زبانی ہوتے ہیں۔ کیونکہ پاکستان میں زرعی زمین کی خرید وفروخت شاذ و نادر ہی ہوتی ہے اس لئے اراضی کی لیز عام ہے اور لیز مارکیٹ فعال ہے۔ ۲۰۰۰ء میں زیر کاشت اراضی کا تینتیس فیصد بٹائی پر کاشت کاری کے انتظامات کے تحت تھا۔ ۲۰۰۱ء اور

۲۰۰۲ءمیں یہ تناسب ۱۸ فیصد تھا(۲۰۱۰ءمیں بٹائی پر کاشت والی اراضی کے تناسب کا تخمینہ تقریباً ٦٦ فیصد تھا۔ملکیتی کاشت والی اراضی کے مقابلہ میں بٹائی پر کاشت والی اراضی کی پیداوار ۲۰ فیصد کم ہے۔

۱۵۶۔ پاکستان میں ملکیتی زمینیں خاندانوں کے پاس ہونے کا رجحان ہے اور یہ وراثت میں منتقل ہوتی ہیں تاہم ان کے انتقال کا اندراج شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔اندراج کو تسلیم کرنے کے قوانین موجود ہونے کے باوجود اراضی کے انتقال کے اندراج کی سہولیات بے حد کم یا نہ ہونے کے برابر ہیں،اس کا طریق کار پیچیدہ اور متعدد نقائص کا حامل ہے۔زمین کی ملکیت عموماً خاندان کے سربراہ یا خاندان کے سب سے بڑے مرد رکن کے پاس ہوتی ہے۔اگرچہ عمومی قانون میں اجتماعی ملکیت کو تسلیم کیا جاتا ہے اس کے باوجود مشترکہ ملکیت عام نہیں۔موجودہ قانون اور اسلامی قانون میں بعض عدم مطابقتیں بھی موجود ہیں۔اسلامی قانون اراضی کو بغیر ریکارڈ کے زبانی طور پر تحفہ کے طور پر دینے کو تسلیم کرتا ہے جبکہ موجودہ قانون تحریر کو ضروری قرار دیتا ہے اور اراضی کی ریکارڈ نہ کی گئی منتقلی کو بے نامی ایکٹ کے تحت قانونی حیثیت دی جاتی ہے۔ملک بھر میں درست طریقے سے اندراج کی گئی زمین کی منتقلی کو رپورٹ نہیں کیا جاتا۔

۱۵۷۔فی الوقت جو زمیندار زرعی اراضی کو کاشت نہیں کر سکتے یا نہیں کرنا چاہتے،عام طور پر اسے مقررہ شرائط کے انتظام یا بٹائی پر کاشت کے لئے لیز پر دے دیتے ہیں اور اس طرح اراضی کی لیز کی مارکیٹ فعال ہے۔دونوں فریقوں کی متفقہ شرائط کے دائرہ کار کے اندر لیز کے حوالہ سے مفادات کو محفوظ تصور کیا جاتا ہے۔دیہی علاقوں میں چھوٹے رقبوں کے کاشتکاروں کی طرف سے ہر فصل کے لئے یا سالانہ معاہدے عام ہیں اور عموماً ان کی کئی سال تک تجدید کی جاتی ہے۔عمومی قانون کے تحت کاشتکاری کے حوالہ سے اصلاحات تحفظ میں اضافے کی صورت حال میں غیر موثر رہی ہیں اور کاشتکاروں کو بے دخل کرنے کی صورت میں ان کے پاس قانونی چارہ جوئی نہ ہونے کے برابر ہے۔

۔۳.۳.٦۔سماجی تحفظ

۱۵۸۔حکومت پاکستان کی طرف سے ۲۰۰۷ءمیں قومی سماجی تحفظ کی حکمت عملی (این ایس پی ایس) تشکیل دی گئی۔اس کا مقصد ملک بھر کی آبادی خصوصاً انتہائی غریب اور کمزور طبقوں کے لئے سماجی تحفظ کا جامع نظام تیار کرنا تھا۔اس ادارے کی تشکیل ایسے دور میں کی گئی تھی جب معیشت فروغ پا رہی تھی۔تاہم اس کی تشکیل کے فوری بعد بدقسمتی سے عالمی مالیاتی بحران،عالمی منڈیوں میں ایندھن اور غذائی اشیاء کے نرخوں میں اضافے اور امن وامان کی غیر یقینی صورتحال جیسے اندرونی اور بیرونی منفی حالات پے در پے سامنے آئے جن کے نتیجہ میں این ایس پی ایس کے پاس حکمت عملی پر عملدرآمد کے لئے کوئی وسائل نہ رہے۔

۱۵۹۔مذکورہ بالا اندرونی اور بیرونی عوامل کے ساتھ ساتھ ۲۰۱۰ءاور ۲۰۱۱ءکے سیلابوں کے منفی اثرات کو کم کرنے کے لئے حکومت نے غریب اور کمزور طبقوں کے تحفظ کے لئے سماجی تحفظ کے کئی پروگراموں کی صورت میں اقدامات کئے۔یہ پروگرام پاکستان میں سماجی تحفظ / سماجی انشورنس، سیفٹی نیٹ / سماجی معاونت اور لیبر مارکیٹ کے درجوں کے تحت ہیں۔

ٹیبل ۱۴

پاکستان میں سماجی تحفظ کے منصوبوں کی نمایاں خصوصیات

سماجی تحفظ کے منصوبے کا نام

سماجی تحفظ/سماجی انشورنس

بنیادی خصوصیات

اس کی بنیاد عمومی طور پر رسمی ملازمت پر ہے اور یہ سوشل انشورنس اور سوشل اسسٹنس کے اقدامات پر محیط ہے۔

پاکستان میں اس منصوبے کی مثالوں میں گورنمنٹ ملازمین، پنشن فنڈز، ای او بی آئی، پبلیک سیکٹر بنوولنٹ فنڈز اینڈ گروپ انشورنس، ایمپلائیز سوشل سکیورٹی یا ادارے اور ڈبلیوڈبلیوایف وغیرہ ہیں۔

سیفٹی نیٹس/سوشل اسسٹنس

عمومی قلیل المدت ہنگامی اقدامات

محنت کشوں کے زمرے میں نہ آنے والے انتہائی غریب افراد معاشرے کے محروم طبقات میں شمار ہوتے ہیں کو دی جاتی ہے۔

۱۶۰۔ سماجی تحفظ یا سیفٹی نیٹ کی اقسام سے تعلق رکھنے والے اداروں کی فہرست صفحہ ے میں دی گئی ہے جن ہیں موسمیاتی تحفظ فراہم کرنیوالے اہم اقدامات دیئے گئے ہیں۔

۱۶۱۔ زرعی پروگرامز اور پراجیکٹس

عام طور پر حکومت پاکستان کے کسانوں کے تحفظ کے پروگرام میں کھیتوں کی پیداوار بشمول کھاد، معیاری بیج، کھیتی باڑی کی مشینری، آبپاشی اور زرعی قرضہ جات کی فراہمی پر زیادہ توجہ دی گئی ہے اس کے علاوہ ملازمتیں پیدا کرنے اور اقتصادی ترقی کا احاطہ کرنیوالے چھوٹے چھوٹے زرعی کاروبار کی تشکیل کے اقتصادی پروگرام بنائے گئے ہیں۔ان سکیموں میں اکثر اور عمومی طور پر صنعت اور صوبوں کے درمیان مخصوص کام دیئے بغیر ہی کسانوں کے اوپر زیادہ توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ حکومت پاکستان کے کسان برادری کیلئے جو تحفظ کی فراہمی کرنیوالے چندپروگرامز ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ذیلی صفحہ میں دی گئی ہے، حکومت نے اپنے ترقیاتی پروگرام کے ذریعے تحفظ فراہم کرنے والے چند اہم پروگرام دیئے ہیں۔

۱۶۲۔ ملک بھر میں جو اہم زرعی سکیمیں دستیاب ہیں ان میں شامل ہیں۔

زرعی قرضہ جات

- ☆ چھوٹے اور پسے ہوئے کسانوں کے لیئے ضمانتی قرضہ جات
- ☆ فصلوں کی انشورنس کیلئے قرضہ کی سکیم
- ☆ لائیوسٹاک کی انشورنس کیلئے قرضہ کی سکیم
- ☆ وزیراعظم کی نوجوانوں کیلئے کاروبار کی سکیم

۲ زرعی شعبہ کیلئے ریلیف پیکج(۲۰۱۵(

۳ وسیلہ حق (بینظیر انکم سپورٹ پروگرام (بی آئی ایس پی کا حصہ (

۴ وسیلہ روزگار (بی آئی ایس پی کا حصہ (

۳.۳.۷۔زبانیں

۱۶۳۔اردو پاکستان کی قومی زبان ہے اور یہ دو سرکاری زبانوں میں سے ایک (جبکہ دوسری سرکاری زبان انگریزی ہے۔اگرچہ صرف ۸ فیصد پاکستانی اپنی پہلی زبان کے طور پر اُردو بولتے ہیں تاہم پاکستانیوں کی اکثریت کی طرف سے یہ دوسری زبان کے طور پر بولی اور سمجھی جاتی ہے ملک میں کئی علاقائی زبانیں بھی ہیں اور چار صوبائی زبانیں ہیں جن کے نام پنجابی، سندھی، بلوچی اور پشتو ہیں۔

۱۶۴۔پنجابی صوبہ پنجاب کی زبان ہے جو کہ اس صوبہ میں سب سے زیادہ بولی جاتی ہے، جنوبی پنجاب میں زیادہ تر سرائیکی زبان بولی جاتی ہے جبکہ پنجاب کے شمال مغربی حصوں میں پشتو بولی جاتی ہے، خاص طور پر صوبہ خیبر پختونخوا کے کچھ قریبی اضلاع اٹک اور میانوالی میں پشتو بولی جاتی ہے۔

۱۶۵۔سندھ کی صوبائی زبان سندھی ہے اور پاکستان کی دوسری سب سے زیادہ بولی جانیوالی زبان ہے یہ صوبہ سندھ کی سرکاری زبان بھی ہے ۲۰۱۶ء تک سندھی بولنے والوں کا اندازہ ۲۷ ملین افراد لگایا گیا ہے سندھی زبان کی علاقائی بولیوں میں کوچی، لاسی، میمنی، لاری، وچولی، اوترادی، مچھاریا اور (سندھی ہندوؤں کی طرف سے بولی جانیوالی زبان دوکسلیسنو ہیں) صوبہ کی دیگر زبانوں میں گجراتی اور پرکاری، کولی ہیں جن کو بعض اوقات پرکاری بھی کہا جاتا ہے ۲۰۰۴ء کے ایک اندازہ کے مطابق پرکاری صرف صرف ۲,۰۰۰ ۷۵ مقامی باشندوں کی طرف سے بولی جاتی ہے۔

۳.۳.۸۔مذہب:۔

۱۶۶۔پاکستان ایک اسلامی جمہوریہ ہے جس کا مطلب ہے کہ اسلام پاکستان کا سرکاری مذہب ہے اور تمام قوانین اسلامی تعلیمات کے مطابق بنائے جاتے ہیں پاکستان میں ریاستی مذہب روزمرہ کی زندگی میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے، مساجد تقریباً ہر گردونواحی علاقہ میں موجود ہیں اور ملک بھر میں پانچ مرتبہ اذانوں کی آواز سنی جاتی ہے ۹۶ فیصد پاکستانی مسلمان ہیں جبکہ ہر شخص باقاعدگی سے اسلام پر عمل پیرا نہیں ہوتا، مذہب کے اخلاقی عقائد اور اصولوں کا بڑا احترام کیا جاتا ہے اور انہیں تسلیم کیا جاتا ہے۔

۱۶۷۔پاکستان میں شیعہ اور سُنی دو بڑے اسلامی فرقے ہیں، پاکستان سنی اکثریت رکھنے والا ملک ہے ۷۶ فیصد پاکستانی خود کو سُنی کہلواتے ہیں اور ۲۰۱۰ء کے اندازہ کے مطابق ۱۰ سے لے کر ۱۵ فیصد تک شیعہ ہیں۔ایک اندازہ کے مطابق غیر مسلم مذہبی اقلیت ۴ فیصد پاکستانیوں پر مشتمل ہے، ان میں عیسائی، ہندو، سکھ زرتشت اور بہائی شامل ہیں۔پاکستان کی مکمل آبادی میں اندازاً ۲.۲ فیصد احمدی ہیں۔

۱۶۸۔مذہبی اقلیتیں

غیر مسلموں میں سب سے بڑی اقلیتیں عیسائی اور ہندوؤں کی ہیں ہندو زیادہ تر صوبہ سندھ میں آباد ہیں جبکہ عیسائیوں کی اکثریت زیادہ تر صوبہ پنجاب میں آباد ہے ۲۰۱۱ء میں لگائے گئے سرکاری اندازہ کے مطابق ۷۵ لاکھ آبادی والی ہندو اقلیت پاکستان کی سب سے بڑی مذہبی اقلیت ہے اور ان کی اکثریت سندھ میں رہتی ہے، غیر سرکاری اندازوں میں ہندوؤں کی تعداد سرکاری اندازوں سے کہیں زیادہ بتائی گئی ہے تاہم ہندوؤں کے حقوق کی مختلف تنظیموں کا اندازہ ۸.۶ ملین ہے یعنی ۹۰ فیصد ہندو شیڈولڈ کاسٹ یعنی اچھوت ہیں نچلی ذات کے یہ ہندو جنوبی پنجاب کے ساتھ ساتھ سندھ کے شمالی اضلاع میں پھیلے ہوئے ہیں تاہم ان کی اکثریت زیریں سندھ کے مختلف اضلاع خصوصاً میرپور خاص ڈویژن (تھرپارکر، سانگھڑ، عمرکوٹ اور میرپور خاص) میں رہتی ہے برصغیر کی ثقافت میں شیڈولڈ کاسٹس کو نچلے درجے کا طبقہ سمجھا جاتا ہے جو کہ سماجی سیاسی اور اقتصادی شعبوں میں پسماندہ اور پسے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے وہ سماجی و سیاسی نظاموں سے باہر ہیں۔ تازہ ترین اور

مصدقہ اطلاعات کی بنیاد پر یہ اخذ کیا گیا ہے کہ پنجاب میں شیڈ ولڈ کاسٹ کی کی کل آبادی ۰.۵۰ فیصد اور سندھ میں میں ۷۔۹۱ فیصد ہے۔ ضلعی سطح پر اس آبادی سے متعلق مزید تفصیلات مہیا نہیں ہیں۔

۱۶۹۔ عیسائی دوسرا سب سے بڑا اقلیتی گروپ ہے جو کہ آبادی کا تقریباً ۱.۶ فیصد ہے ۔ اس منصوبہ کے مخصوص اضلاع میں عیسائی آبادی کی کی کل تعداد ۰.۰۳۵۰۰ فیصد ہے۔ پاکستان کے زیادہ تر عیسائی ہندوؤں کے نچلے طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں جو کہ ذات پات کے نظام سے تنگ آکر برطانوی دور حکومت میں عیسائی بنے عیسائی برادریاں معاشرے میں حقیر ترین کام کرتی ہیں، پنجاب کے کئی حصوں میں پورے کا پورا گاؤں عیسائی باشندوں پر مشتمل ہوتا ہے جو کہ زیادہ مزدوری اور زرعی اراضی پر کام کرتے ہیں۔ عیسائی بھی جمہوری عمل، اقتصادی مواقع اور ریاستی اداروں سے مکمل طور پر استفادہ نہیں کر سکتے۔

۴۔ قانونی ضابطہ کار اور متعلقہ حفاظتی نظم ونسق

مندرجہ ذیل باب میں ملک کے قوانین اور ملکی سطح پر دستخط شدہ بین الاقوامی معاہدوں کے علاوہ ایف اے او اور جی سی ایف کی تحفظ کاری کی پالیسیوں اور ضروریات پر ایک نظر ڈالی گئی ہے۔ اور ان میں کسی قسم کے فرق کی صورت میں خصوصی اہمیت کی حامل پالیسی/ قانون پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

۱ء۴۔ پاکستان کی ماحولیاتی اور سماجی قانون سازی

۱۷۰۔ پاکستانی قوانین کی کتابوں میں ماحولیاتی اور سماجی معاملات کی نظام کاری کے قوانین کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ مگر پارلیمنٹ کی سطح پر قوانین کا مکمل نفاذ ایک نیا عمل ہے۔ خاص ضرورت کے تحت موجودہ قوانین میں سے اکثر قوانین کافی عرصہ سے لاگو کیے جا رہے ہیں۔
اس منصوبے سے متعلقہ چیدہ قوانین کی فہرست درج ذیل ہے جن کی ضروری وضاحت بھی دی گئی ہے

- پاکستان کا موسمیاتی تبدیلی کا ایکٹ (۲۰۱۷)
- پاکستان کا موحولیاتی تحفظ کا ایکٹ (۱۹۹۷)
- پنجاب کا ماحولیاتی تحفظ کا ایکٹ (۱۹۹۷ تبدیل شدہ ۲۰۱۲)
- سندھ ماحولیاتی تحفظ ایکٹ (۲۰۱۴)
- پنجاب جنگلات ایکٹ (۱۹۹۹)
- سندھ جنگلات ایکٹ (۲۰۱۲)
- زرعی کیڑے مکوڑوں سے متعلقہ آرڈیننس ۱۹۷۱ (دوئم ۱۹۷۱)
- زرعی کیڑے مکوڑوں سے متعلقہ قوانین
- پاکستانی ماحولیاتی تحفظ آرڈیننس

- پنجاب جنگلی حیاتیات تحفظ ایکٹ
- سندھ جنگلی حیاتیات اور محفوظ علاقوں کا ایکٹ (۲۰۱۰)
- پنجاب زمینی بحالی کا ایکٹ ۱۹۵۲
- زمینی حصول کا ایکٹ ۱۹۸۴
- پنجاب بیج (ترمیمی) ایکٹ ۲۰۱۷ (تجویز کردہ)
- پنجاب بیج اور پھل دار پودوں کا آرڈیننس (۱۹۶۵)
- بیجوں کا ایکٹ ۱۹۷۶ (اور بعدازاں ماحولیاتی نمونہ جات کے قوانین ۲۰۰۱)
- فارم آبپاشی اور آبپاشی سے متعلقہ متعلقین کی ایسوی ایشن کا آرڈیننس اور بعدازاں متعلقین کی ایسوسی ایشن کے قوانین (۱۹۸۱)
- پنجاب زرعی ترقیاتی اور زرعی اشیاء کی/کارپوریشن کا ایکٹ ۱۹۷۳
- پنجاب زرعی ترقیاتی اور مالیاتی کارپوریشن کا ایکٹ (باقیات کی وصولی) ۱۹۵۸
- پنجاب زرعی کھاد کنٹرول کرنے کا ایکٹ ۱۹۷۳
- پنجاب زرعی بیجوں کی کارپوریشن کا ایکٹ
- پودوں کی پیوندکاری کے حقوق کا ایکٹ ۲۰۱۶
- پنجاب حکومتی و نجی اشتراکی ایکٹ (۲۰۱۴)
- پنجاب کپاس کنٹرول آڈیننس ۱۹۶۶
- پنجاب کپاس کنٹرول قوانین ۱۹۶۶
- پنجاب چاول کاشتکاری پابندی کا آرڈیننس ۱۹۵۹
- پاکستانی ریشمی کپڑوں کی ریگولیشن اور کنٹرول کا آرڈیننس ۱۹۷۲
- مغربی پاکستان کپاس کنٹرول (فیس کی شرح کی توثیق) کا آرڈیننس ۱۹۶۶
- حکومتی آرڈیننس آرڈر برائے شکر (کنٹرول کرنے کا اجازت نامہ)
- کپاس کے معیار کا آرڈیننس (۲۰۰۲)
- چینی کی فیکٹریوں کو کنٹرول کرنے کا ایکٹ (۱۹۵۰)
- گنے کی فصل کا ایکٹ ۱۹۳۴
- جائیداد کی منتقلی کا ایکٹ ۱۸۸۲
- زمین سے آمدنی کا ایکٹ ۱۹۶۷

- رجسٹریشن/اندراج کا ایکٹ ۱۹۰۸
- بچوں کی ملازمت کا ایکٹ ۱۹۹۱
- جبری مزدوری نظام کے خاتمے کا ایکٹ ۱۹۹۲
- پنجاب لازمی تعلیم کا ایکٹ ۱۹۹۴
- سندھ بچوں کے حق برائے مفت اور لازمی تعلیم کا ایکٹ ۲۰۱۳
- سندھ آبپاشی ایکٹ (۱۸۷۹ ترمیمی ایکٹ ۱۹۷۶)
- سندھ آبپاشی کا آرڈیننس (۱۹۸۴ ترمیمی ایکٹ ۱۹۹۹)
- سندھ آبی صارفین کی ایسوی ایشن کا ایکٹ (۱۹۸۲ ترمیمی ۱۹۸۴)
- قدیمی ایکٹ ۱۹۷۵

۱۷۱: پاکستان موسمیاتی تبدیلی ایکٹ (۲۰۱۷)

پاکستانی موسمیاتی تبدیلی کے تحت ایک پاکستانی موسمیاتی تبدیلی کونسل، پاکستانی موسمیاتی تبدیلی اتھارٹی اور پاکستان موسمیاتی تبدیلی کا فنڈ قائم کیا گیا ہے، اس ایکٹ کا مقصد پاکستان کا بین الاقوامی کنونشنز کے تحت موسمیاتی تبدیلیوں اور موسمیاتی اثرات سے متعلقہ ذمہ داریوں سے عہدہ براہونا ہے، موسمیاتی تبدیلی کے محکمے کو اس ایکٹ کے تحت بااختیار ادارہ بنایا گیا ہے۔ اگرچہ تمام تر قانون سازی موجود ہے لیکن موسمیاتی تبدیلی کے اطلاق سے متعلقہ مشکلات موجود ہیں اس پر کامیاب عمل درآمد کا اندازہ لگانا بھی ابھی باقی ہے

۱۷۲: پاکستانی ماحولیاتی تحفظ کا ایکٹ (۱۹۹۷)

پاکستان ماحولیاتی تحفظ کا ایکٹ ۱۹۹۷ ایک بنیادی قانونی دستاویز ہے جو حکومت کو ماحولیات سے متعلق قوانین مرتب کرنے میں بااختیار بناتی ہے اس کے مسودے میں "ماحولیات" کو (الف) ہوا، پانی اور زمین (د) ماحولیاتی تعلقات (ع) عمارتیں، ساختیں، روڈ، سہولیات اور کام (ف) برادری پر اثر انداز ہونے والی سماجی اور مالی وجوہات

(گ) آپس میں تعلق رکھنے والے عوامل جیسا کہ "الف) اور "ف" مشقوں میں بتایا گیا ہے

یہ ایکٹ بے شمار مسائل کو حل کرنے کیلئے لاگو کیا جا سکتا ہے جن میں سماجی واقتصادی معاملات، حصول زمین، ہوا، پانی، مٹی، سمندری اور شور سے پیدا ہونے والی آلودگی اور خطرناک فضلہ جات کو تلف کرنا شامل ہیں۔

اس ایکٹ کے تحت بہنے والے مواد اور فضلے کا اخراج، شور آلودگی یا آلودہ ہوا اگر اس مقدار سے زیادہ ہو جیسا کہ قومی موحولیاتی کوالٹی معیار میں مخصوص کی گئی ہے تو اسے ممنوع قرار دیا گیا ہے علاوہ ازیں ایکٹ کی خلاف ورزی کرنے پ جرمانہ بھی مقرر کیا گیا ہے۔

پاکستان آرڈیننس برائے ماحولیاتی تحفظ کے تحت وفاقی اور صوبائی ماحولیاتی اداروں کو مزید بااختیار بنایا گیاہے تاکہ وہ ازخود پالیسی شکایات کے درج ہونے کی صورت میں تفتیش کر سکیں۔

۱۷۳: ایکٹ کے سیکشن ۱۲(۱) میں ماحولیاتی تشخیص سے متعلق معلومات دی گئی ہیں۔اس کے تحت کسی بھی تعمیراتی پراجیکٹ جس میں ماحولیاتی تبدیلی عمل میں آسکتی ہو کو شروع کرنے سے قبل متعلقہ وفاقی یا صوبائی ای پی اے سے ابتدائی ماحولیاتی معائنہ / تشخیص کرانا اور باقاعدہ منظوری لیناضروری ہے۔

سیکشن ۱۲(۲) کے مطابق فراہمی کا اطلاق صرف ایسی نوعیت کے منصوبوں کیلئے ہے جو قابل عمل یا مقرر کردہ ہیں۔

ان پراجیکٹس کی اقسام پاکستان ماحولیاتی تحفظ ایجنسی جائزہ برائے آئی ای ای اور ای آئی اے قوانین میں دی گئی ہیں۔

۱۷۴: پنجاب ماحولیاتی ایکٹ برائے ماحولیاتی تحفظ (۱۹۹۷ ترمیم شدہ (۲۰۱۲)

یہ ایکٹ پنجاب ماحولیاتی تحفظ کے ادارے کو بااختیار کرتاہے کہ وہ

- ایکٹ کے قوانین کو نافذ العمل کر سکے اور ماحولیاتی پالیسیوں پر عملدرآمد یقینی بنا سکے۔
- ایکٹ کی شرائط کو میجسٹریٹ صاحبان کے زیر سرپرستی ادارہ کے ذریعے نافذالعمل بنا سکے اور اس سلسلے میں ماحولیاتی تحفظ کے احکامات جاری کر سکے اور خلاف ورزی کرنے والوں کو جرمانے کر سکے
- کونسل کی منظوری سے ماحولیاتی کوالٹی کے معیارات تیار کر سکے نیز موجودہ معیارات کو بہتر بنا سکے۔
- ماحولیاتی اخراج جیسا کہ ہوا، پانی اور زمین کے اخراج سے متعلقہ معیارات تیار کر سکے۔
- ایسی اقسام کے منصوبوں کی نشاندہی کر سکے جن پر آئی ای ای اور ای آئی اے لاگو ہوتے ہیں۔
- آئی ای ای اور ای آئی اے کے طریقوں کو قابل عمل بنانے کے لیے راہ نماہدایات مرتب کر کے منظوری کے لیے پیش کر سکے۔
- آئی ای ای یا ای آئی اے پر نظر ثانی کر سکے تاکہ وہ ایکٹ کے مقاصد کو پورا کر سکیں۔
- آئی آئی ای یا ای آئی اے کے جائزے کے عمل کے دوران عوامی شرکت کو یقینی بنایا جائے گا۔

۱۷۵. پنجاب جنگلی حیات (وائلڈ لائف) کے (تحفظ، نگہداشت، بچاؤ اور انتظام) قانون (ایکٹ)، ۱۹۷۴ (پنجاب ایکٹ II آف ۱۹۷۴): اس قانون کا نفاذ صوبے میں جنگلی حیات کے وسائل کو براہ راست یا دیگر قدرتی ذرائع سے محفوظ بنانے کیلئے کیا گیا۔ یہ قانون جنگلی حیات کی بلحاظ تحفظ درجہ بندی کرتا ہے مثلاً ایسے جانور جن کا شکار صرف بذریعہ پرمٹ یا خصوصی لائسنس پر کیا جا سکتا ہے، اور جنگلی حیات کی ایسی اقسام یا انواع جن کا شکار ہر صورت ممنوع ہے۔ یہ قانون جانوروں کے شکار کرنے، ان کی تجارت، یادگار کے طور پر سجانے یا گوشت پر پابندیوں کی تصریح کرتا ہے۔ یہ قانون جنگلی حیات کے محفوظ علاقوں کی اقسام جیسا کہ قومی پارکس، جنگلی حیات کی پناہ گاہوں، اور نسل کشی کے علاقوں کی بھی وضاحت کرتا ہے۔ اس پراجیکٹ (منصوبے کی سرگرمیاں اس ایکٹ کے مطابق ہی انجام دی جائیں گی۔ خاص طور پر اس پراجیکٹ کی کوئی بھی سرگرمی ایسے علاقے کے اندر نہیں کی جائے گی جسے اس قانون (Act) کے تحت محفوظ (Protected) علاقہ قرار دیا گیا ہے۔

۱۷۶۔ پاکستان کے ادارہ تحفظ ماحولیات کا آئی ای ای اور ای آئی اے قواعد ۲۰۰۰ کا جائزہ: پاکستان کے ادارہ برائے تحفظ ماحولیات IEE اور EIA قواعد، ۲۰۰۰

(" قواعد") کا جائزہ، پاکستان کے ادارہ برائے تحفظ ماحولیات نے اس قانون کے تحت اسے حاصل اختیارات کی روشنی میں مرتب کیا ہے، یہ IEEاور EIA کی تیاری، اسے جمع کرانے اور جائزہ لینے کیلئے ضروری تفصیلات مہیا کرتا ہے۔ IEEاور EIA کے منصوبوں کی درجہ بندی ان قواعد کے اہم اجزاء میں سے ایک ہے. منصوبوں کی درجہ بندی ماحولیاتی اثرات کے متوقع منفی اثرات کی شدت کی بنیاد پر کی گئی ہے شیڈول I میں درج شدہ منصوبوں کو ماحول کیلئے ممکنہ طور پر کم نقصان دہ اقسام (بشمول ایک کروڑ پاکستانی روپوں/۱۸۶۵۰۰ امریکی ڈالر کے مساوی پولٹری، مویشیوں اور مچھلی فارموں کے منصوبوں) میں رکھا گیا ہے، اور شیڈول II میں درج منصوبوں کو ممکنہ طور پر سنجیدہ منفی اثرات کے حامل منصوبوں (مثلاً ماحولیاتی لحاظ سے حساس علاقوں میں واقع تمام منصوبوں) کے زمرے میں شمار کیا گیا ہے ۔شیڈول ون میں شامل منصوبوں کیلئے IEE کا انعقاد ہو سکتا ہے تاہم اس کیلئے انکا ماحولیاتی اعتبار سے حساس علاقوں میں واقع نہ ہونا شرط ہے تاہم شیڈول II منصوبوں کے لئے ای آئی اے کا انعقاد لازم ہے۔البتہ اس پروجیکٹ کے تحت ذیلی سرگرمیوں کو ممکنہ طور پر کوئی IEE یا ای آئی اے کی ضرورت نہیں ہوگی، کیونکہ وہ شیڈول I یا II میں شمار نہیں ہوتیں۔ خاص طور پر مویشیوں اور پولٹری کے شعبوں میں کام گھر کے ارد گرد اور صرف خواتین تک محدود ہوگا، اور نئے فارموں/وغیرہ کا قیام اس میں شامل نہیں ہوگا.

۷۷ا۔ قومی ماحولیاتی معیاری معیارات: پاکستان ماحولیاتی تحفظ ایکٹ ۱۹۹۷ کے تحت اعلان کئے گئے قومی ماحولیاتی معیاری معیارات (NESQ) درج ذیل کی وضاحت کرتے ہیں:

- صنعتی ذرائع سے گیس کے اخراج میں آلودگی کا زیادہ سے زیادہ قابل اجازت ارتکاز
- میونسپل اور مائع صنعتی آلودگی کا زیر زمین پانی، سیوریج ٹریٹمنٹ اور سمندر میں (تین الگ سلسلوں کے نمبر) زیادہ سے زیادہ قابل اجازت ارتکاز۔
- موٹر سائیکلز سے زیادہ سے زیادہ قابل اجازت اخراج
- اطراف کی ہوا کے معیاری معیارات
- پینے کے پانی کے معیارات
- شور کے معیارات

پنجاب اور سندھ کے سیاق و سباق میں یہ ہے کہ بہت سے کسان اپنی فصلوں کی باقیات نذر آتش کر دیتے ہیں، یہ ایک ایسا عمل ہے جس میں NEQS کو مسائل لاحق ہونے کا نتیجہ ذرات کی صورت سامنے آتا ہے۔ مجوزہ ماحول دوست زرعی روایات کے ایک حصے کے طور پر یہ پراجیکٹ اس امر کیلئے راہ ہموار (اور فعال مشق) کریگا کہ فصلوں کی باقیات زمینوں میں ہی بطور کھاد داخل کی جائے۔

۷۸ا۔ لینڈ ایکوزیشن ایکٹ ۱۸۹۴ (قانون حصول اراضی ۱۸۹۴):
قانون حصول اراضی ۱۸۹۴ (ایل ایل اے) وقتاً فوقتاً کی جانیوالی ترامیم کے نتیجے میں ملک میں اراضی کے حصول، انتظام اور معاوضہ کی ادائیگی کے حوالے سے حکومت کی حقیقی پالیسی کا درجہ حاصل کر چکا ہے۔ ایل ایل اے حکومت کے مختلف ترقیاتی منصوبوں کے لئے زمین اور دیگر جائیدادوں کے حصول کیلئے عام طور پر سب سے زیادہ استعمال ہونیوالا قانون ہے۔ اسکی ۵۵ دفعات علاقے کی معلومات، سروے، حصول اراضی، معاوضہ اور قابل حصول اراجی و جائیداد کی قیمت کے تعین، اس حوالے سے تنازعات کے حل، اختیارات، تاوان اور معافی سے متعلق ہیں۔ ا ممکن ہے کہ پاکستان میٹرولوجیکل ڈپارٹمنٹ (پی ایم ڈی) کو پروجیکٹ کے نمبر ا کے تحت

چھ نئے ایگرومیٹ اسٹیشنز یا/اور ای ٹی جائزہ کے آلات کی تنصیب کے لیے زمین کے حصول کی ضرورت ہو جس کے لیے زمین کے حصول کا قانون (ایل اے اے) پر عمل کے ذریعے مکمل کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ صرف زمین کے حصول ہی کا معاملہ ہو۔ لیکن زمین کسی کی نجی یا کسانوں کی ملکیت ہونے کی صورت میں ایف اے او کی ضرورت کے عین مطابق کسانوں سے مشاورتی عمل کیا جانا بھی ضروری ہوگا۔

اس منصوبے میں لوگوں کی نقل مکانی کا کوئی امکان نہیں، لہٰذا اس مقصد کیلئے حصول اراضی یا معاوضہ یا کسی تنازعہ اور اس کے حل کی دفعات کے بروئے کار آنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اس منصوبے میں بے زمین ہاری اور مزارعے شامل ہوں گے، اور انکی بہتری کو پیش نظر رکھتے ہوئے انکی روائتی طور پر زیر کاشت زمین اور حقوق مزارعت کو تحفظ حاصل رہے گا۔ (اس حوالے سے تخفیفی اقدامات کی وضاحت اسی باب کی اگلی سطور اور باب ۷ کے تحت کی گئی ہے)۔

۱۷۹۔ آثار قدیمہ کا قانون، ۱۹۷۵: یہ قانون پاکستان میں ثقافتی وسائل کی حفاظت یقینی بناتا ہے۔ یہ قانون قدیم آثار (نوادرات) کو مسماری/تباہی، چوری، لاپرواہی، غیر قانونی کھدائی، تجارت اور غیر قانونی برآمد سے بچانے کے لئے بنایا گیا ہے۔ اس قانون میں انسانی سر گرمیوں، تاریخی مقامات، ثقافتی اہمیت کے مقامات، قومی یادگاروں اور تاریخی اہمیت کے آثار یا ثقافتی دلچسپی کے حامل مقامات کے طور پر تعریف گئی ہے۔ یہ قانون حکومت پاکستان کو اختیار دیتا ہے کہ وہ کسی بھی ایسے علاقے میں کھدائی یا تعمیرات کے کام کو روک دے جس کے قریب تاریخی اہمیت کے مقامات اور نوادرات موجود ہوں یا ہو سکتے ہوں۔ اس قانون کے تحت، منصوبوں کے محرکین کا فرض ہے کہ وہ درج ذیل امور کو مد نظر رکھیں: • یقینی بنائیں کہ کوئی سر گرمی ایسے علاقے کے قریب نہ ہو جسے بطور آثار قدیمہ تحفظ حاصل ہے؛ اور
• اگر اس منصوبے کے دوران، کسی آثار قدیمہ کی دریافت ہوتی ہے تو اسے لازمی طور پر محفوظ اور مزید کارروائی کیلئے فوری طور پر حکومت پاکستان کے محکمہ آثار قدیمہ کے علم میں لایا جانا چاہئے۔
آن فارم اقدامات یا سر گرمیوں پر اس قانون کا اطلاق صرف اسی صورت میں ہوگا جب مجوزہ منصوبے پر عمل درآمد کے دوران آثار قدیمہ یا ثقافتی اہمیت کی حامل اشیا موجودگی کا انکشاف ہو۔

۱۸۰۔ بچوں کی ملازمت کا قانون ۱۹۹۱: پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ کی شق ۱۱ ذیلی شق ۳ کے تحت کسی فیکٹری، کان کنی یا کسی دیگر خطرناک شعبے میں ۱۴ سال سے کم عمر بچے کو ملازمت پر رکھنا ممنوع ہے۔ بچوں کی ممانعت کے اس قانون ECA)۱۹۹۱(کے تحت ملک میں بچوں سے مزدوری کرانے کی اجازت نہیں ہے۔ اس قانون میں کی گئی تعریف کے مطابق ہر وہ شخص جس کی عمر ۱۴ سال سے کم ہے وہ "بچہ" تصور ہوتا ہے۔ ای سی اے کے مطابق کسی بھی بچے کو اس قانون میں بیان کئے گئے شعبوں (جیسا کہ ٹرانسپورٹ، ریلوے، تعمیرات، اور بندرگاہوں) میں یا کسی بھی ورکشاپ جس میں اس قانون میں بیان اعمال سے متعلق کام ہوتا ہے میں کام پر لگایا جا سکتا ہے، اور نہ ہی اسے یہ کام کرنے کی اجازت ہے۔ اس قانون میں بچوں کیلئے ممنوع کاموں میں بیان کردہ عمل قالین سازی، بیڑی (تمبا کو سے بننے والی ایک خاص قسم کی سگریٹ) بنانے، سیمنٹ سازی، ٹیکسٹائل، تعمیرات اور دیگر کام شامل ہیں. اس منصوبے کے مقاصد کے اعتبار سے، کسانوں کے طور شرکت اور کسی معاہدہ شدہ تیسرے فریق (جیسا کہ این جی اوز اور دیہی سپورٹ پروگرامز وغیرہ) بھی اس امر کے پابند ہوں گے کہ وہ اس منصوبے کے مقامات پر کسی بھی بچے سے کام نہیں کرائیں گے۔

۱۸۱۔ ضابطہ فوجداری ۱۸۶۰: یہ ضابطہ ایسے جرائم سے نمٹتا ہے جن میں سرکاری یا نجی ملکیت یا انسانی زندگیاں کسی فرد یا تنظیم یا ادارے کی ارادی یا حادثاتی غلطی کی وجہ سے متاثر ہوں۔ یہ ضابطہ شور، زہریلے یا مضرت رساں مواد اور اس کے اثرات کے اخراج پر بھی قابو پاتا ہے۔ اس ضابطہ کے اکثر ماحولیاتی پہلوؤں کو پاکستان

تحفظ ماحولیات ایکٹ، ۱۹۹۷ کے ساتھ بدل دیا گیا ہے۔

۲ء۴ متعلقہ بین الاقوامی ضابطے اور معاہدے

۱۸۲۔ پاکستان کئی کثیر الجہات ماحولیاتی معاہدوں (MEA's) بشمول درج ذیل پر دستخط کر چکا ہے:

- باسل ضابطہ
- حیاتیاتی تنوع (BCD) پر ضابطہ
- دلدلی یا گدلی زمینوں پر ضابطہ
- معدومیت کا شکار پرندوں، جانوروں اور پودوں کی عالمی تجارت پر ضابطہ (CITES)
- ماحول کی تبدیلی پر اقوام متحدہ کا فریم ورک ضابطہ (UNFCCC)
- کیوٹو پروٹوکول
- مانٹریال پروٹوکول
- اقوام متحدہ صحرا بننے سے مقابلہ کے لئے اقوام متحدہ کا ضابطہ کار
- جہازوں سے آلودگی کی روک تھام کے لئے ضابطہ (MARPOL)
- سمندری قوانین پر اقوام متحدہ کا ضابطہ (LOS)
- مستقل نامیاتی آلودگی پر سٹاک ہوم ضابطہ (POPs)
- بائیو سیفٹی پر کارٹاجینا پروٹوکول

یہ MEAs ممبر ممالک پر ان معاہدوں کے مقاصد کی تکمیل کیلئے مختلف درجوں میں ضروریات کے تقاضے اور پابندیاں عائد کرتے ہیں۔ تاہم، پاکستان میں ان میں سے بیشتر MEAs کے لئے عملدرآمد کا طریق کار کمزور اور ادارہ جاتی ڈھانچہ زیادہ تر مفقود ہے۔

۱۸۳۔ خاص طور پر پراجیکٹ ایریا میں کیڑے مار ادویات کے استعمال کے بارے میں بہت سے ضابطہ موجود ہیں۔ اگرچہ اس منصوبے کے تحت کیڑے مار ادویات کی خریداری نہیں ہوگی اور اس کا ممکنہ نتیجہ بہتر زرعی عمل کے باعث کیڑے مار ادویات کے استعمال میں کمی ہوگا، درج ذیل ضابطہ پراجیکٹ ایریا کے اندر کیڑے مار ادویات کے عمومی استعمال سے متعلق ہیں:

۱۸۴۔ روٹرڈیم ضابطہ: پاکستان ۱۹۹۲ میں مخصوص خطرناک کیمیائی مادوں اور کیڑے مار ادویات کے استعمال کیلئے بامقصد پیشگی رضامندی کے طریق کار پر پہلے ہی روٹرڈیم ضابطہ پر دستخط کر چکا ہے۔ روٹرڈیم ضابطہ کے ضمیمہ III پر موجود بہت سی کیڑے مار ادویات پر ملک میں پابندی عائد کی جاچکی ہے۔ باوجود اس کے، استعمال کردہ مرکبات کی نگرانی اور نفاذ میں دشواری کا سامنا کرنا پڑا ہے اور کچھ کیڑے مار ادویات کے کھیتوں میں استعمال پر ابھی تک پابندی نہیں لگ سکی۔

۱۸۵۔ سٹاک ہوم ضابطہ: پاکستان نے ۶ دسمبر، ۲۰۰۴ کو مستقل نامیاتی آلودگی کے ضابطہ (POPs) پر دستخط کئے جبکہ ۱۶ اپریل ۲۰۰۸ کو اس ضابطہ کی توثیق کی

۔سگرمیوں کو شروع کرنے کے تناظر میں ایک قومی عمل درآمد پلان م(NIP) تیار کیا گیا جس ہیں اس مجوزہ پرو گرام کو وضع کیا گیا جو ضابطہ کے تحت ذمہ داریوں کی ادائیگی کیلئے درکار تقاضوں کو پورا کرے گا۔ یہ دستاویز ایک ایسا پالیسی فریم ورک فراہم کرتی ہے، جس میں پاکستان میں (POPs) کے مخصوص مسائل کو حل کرنے کے لئے ایک روڈمیپ دیتا ہے اور اس کے مقاصد یہ ہیں کہ:

- (i)POPs کیڑے مار ادویات کا اتلاف مع متروک ذخائر/آلودہ سائٹس کا منطقی انتظام۔
- (ii)PCBs اور PCB کے آلودہ آلات کا خاتمہ مع آلودگی کا شکار جگہوں کو آلودگی سے پاک کرنا اور انکی بحالی۔
- (iii) غیر ارادی POPs کے اخراج میں کمی کرنا۔
- (iv)POPs اور کیمیائی فضلے کے انتظام کے لئے قانونی اور ادارہ جاتی فریم ورک کا استحکام۔
- (v)POPs اور دیگر کیمیائی فضلے کے لئے نگرانی کے پروگرام قائم کریں۔
- (vi)POPs کے اخراج پر قابو پانے کیلئے موزوں ٹیکنالوجی کی منتقلی کو بڑھانا، اور
- (vii) POPs کے خطرات اور ان کے خاتمے سے متعلق عوامی معلومات، آگہی اور شعور کو بہتر بنانا۔

۱۸۶۔ پاکستان میں ماحول کے تحفظ (بشمول کیڑے مار ادویات کا استعمال اور جانوروں و پودوں کی صحت) کے لئے دیگر متعلقہ پابندیاں اور ضابطے بھی ہیں:

اے۔مانٹریال ضابطہ (توثیق شدہ ۱۹۹۲) کے تقاضوں کی تکمیل کیلئے پاکستان میں سی ایف سی بیسڈ کمپریسرز کی درآمد پر پابندی عائد کی جاچکی ہے، اور پاکستان اوزون کی تہہ کو متاثر کرنے والے مادوں کو آہستہ آستہ ختم کر رہا ہے جبکہ ہمارا ہمارا ملک بڑا اخراج کنندہ نہیں ہے۔
بی۔ پاکستان باسل ضابطہ کار (۱۹۹۴ توثیق شدہ)، حیاتیاتی تنوع اور حیوانات کی صحت کے تحفظ کی عالمی تنظیموں (OIE)، کوڈیکس الیمیٹریس کمیشن، ایشیا اور پیسفک پلانٹ تحفظ کمیشن (APCCC)، اور جانوروں کی پیداوار اور ایشیا اور پیسفک کے لئے صحت کمیشن کا رکن ہے۔
اس نے زرعی فضلہ کے انتظام کے معاہدہ (ایس پی ایس معاہدے) کے اطلاق پر دستخط پر اور اس کی منظوری دی ہے، جس میں خوراک کی حفاظت (مثال کے طور پر بیکٹیریل امراض، کیڑے مارنے، معائنہ، اور درجہ بندی)، جانوروں کی صحت، اور پودوں کی صحت (جیسے درآمد درآمد کا مسئلہ کیڑوں اور بیماریوں) وغیرہ شامل ہیں۔
سی. پاکستان بھی مرطوب یا گدلی یا سیم زدہ متعلقہ ضابطہ کار پر دستخط کرنے والے فریقوں میں شامل ہے اور اس نے یہ معاہدہ ۲۰۱۰ میں قبول کیا۔ اس میں ۱۳لاکھ ۴۳ ہزار ۱۶۲۷ ایکڑ رقبے پر مشتمل ۱۹ مقامات شامل ہیں۔

۱۸۷۔ پاکستان میں سماجی تحفظ سے متعلق بین الاقوامی ضابطے اور معاہدے: پاکستان ۱۹۶۴ سے عالمی ادارہ محنت (آئی ایل او) کا رکن رہا ہے۔ اور عالمی ادارہ محنت کے آٹھ انتہائی کلیدی ضوابط اور قبائلی عوام پر ضابطہ سمیت مجموعی طور پر آئی ایل او کے تمام (۳۶) بین الاقوامی ضوابط کی توثیق کر چکا ہے۔

جدول ۱۵۔ پاکستان میں سماجی تحفظ سے متعلق عالمی معاہدے اور ضابطہ کار

نمبر	ضابطہ کا نام	دستخط کی تاریخ	توثیق کی تاریخ
۱	سول اور سیاسی حقوق پر عالمی ضابطہ	۲۰۰۸	۲۰۱۰
۲	جبری مشقت کے خاتمے سے متعلق ضابطہ ۱۹۵۷	۱۹۶۰	موثر ہے (تاریخ معلوم

			نہیں)
۳	کم از کم عمر کا ضابطہ ۱۹۷۳ (نمبر ۱۳۸)	۲۰۰۶	موثر ہے (تاریخ معلوم نہیں)
۴	) بچوں سے مشقت کی بد ترین اشکال کا ضابطہ: ۱۹۹۹ (نمبر ۱۸۲)	۲۰۰۱	موثر ہے (تاریخ معلوم نہیں)
۵	کاشکار افراد کے حقوق پر ضابطہ	۲۰۰۸	۲۰۱۱
۶	۱۹۸۳ پیشہ ورانہ بحالی اور ملازمت (برائے معذور افراد) کا ضابطہ	۱۹۹۴	موثر ہے (تاریخ معلوم نہیں)
۷	جبری گمشدگی کا شکار تمام افراد کے تحفظ کیلئے عالمی ضابطہ	ابھی تک دستخط نہیں ہوئے	ابھی تک توثیق نہیں ہوئی
۸	نقل مکانی کرنیوالے تمام کارکنوں اور ان کے افراد خانہ کے تحفظ پر عالمی ضابطہ	ابھی تک دستخط نہیں کئے	ابھی تک توثیق نہیں کی
۹	تشدد اور دیگر ظالمانہ، غیر انسانی یا ہتک آمیز سلوک یا سزا کے خلاف ضابطہ	۲۰۰۸	۲۰۱۰
۱۰	بچوں کے حقوق پر ضابطہ	۱۹۹۰	۱۹۹۰
۱۱	مسلح تنازعات میں بچوں کو شامل کرنے کے خلاف اور بچے کے حقوق پر ضابطہ ۲۰۰۲	۲۰۰۱	۲۰۱۶
۱۲	بچوں کی فروخت، بچوں کی عصمت فروشی اور فحش نگاری سے متعلق بچوں کے حقوق پر ضابطہ کے ذیلی اختیاری ضوابط: ۲۰۰۲	۲۰۰۱	۲۰۱۱
۱۳	خواتین کے خلاف ہر قسم کے امتیازی سلوک کے خاتمے کا ضابطہ	N/A	۱۹۹۶
۱۴	معاشی، سماجی اور ثقافتی حقوق پر عالمی ضابطہ کار	۲۰۰۴	۲۰۰۸
۱۵	نسلی امتیاز کی تمام صورتوں کے خاتمے پر عالمی ضابطہ	۱۹۶۶	۱۹۶۶
۱۶	, تنظیم سازی کے حقوق حقوق پر ضابطہ ۱۹۲۱	۱۹۲۳	موثر ہے (تاریخ معلوم نہیں)
۱۷	, جنگلی اور قبائلی آبادیوں کا ضابطہ ۱۹۵۷	۱۹۶۰	موثر ہے (تاریخ معلوم نہیں)
۱۸	بد عنوانی کے خلاف اقوام متحدہ کا ضابطہ	۲۰۰۳	۲۰۰۷
۱۹	جنگلا تمیں بسنے والے لوگوں کے حقوق پر اقوام متحدہ کا ضابطہ	۲۰۰۷	۲۰۰۷

۱۸۸۔ پراجیکٹ کی مجوزہ سرمایہ کاریاں مثبت سماجی اور ماحولیاتی فوائد کے لئے ڈیزائن کی گئی ہیں۔ پراجیکٹ کی درجہ بندی معتدل خطرے (کیٹیگری "بی") کے طور پر کی گئی ہے، توقع ہے کہ اس منصوبے کی سرگرمیاں جو باب ۲ میں بیان کی گئی ہیں مندرجہ ذیل ماحولیاتی اور سماجی تحفظ کی پالیسیوں مثلاً : ای ایس ایس ۳، ای ایس ایس ۵، ای ایس ایس ۷، اور ای ایس ایس ۹ کو فروغ ملے گا۔ ان پالیسیوں کی تعمیل کی نشاندہی تمام ذیلی سرگرمیوں کے جائزے کے دوران کی جاسکتی ہے، مخصوص حفاظتی ذرائع کی نشاندہی جدول ۱۶ میں کی گئی ہے۔

جدول ۱۶۔ منصوبہ کے لیے تحفظ کاری کی پالیسیوں سے متعلق فہرست		
تحفظ کے ذرائع اور تخفیفی اقدامات	وقوع پذیر ہوا	تحفظ کی پالیسیاں
ممنوع سرگرمیاں (ضمیمہ ۱)	نہیں	قدرتی وسائل کا انتظام ای ایس ایس ا۔
ممنوع سرگرمیاں (ضمیمہ ۱)	نہیں	ای ایس ایس ۲ — حیاتیاتی تنوع، ماحولیاتی نظام اور طبعی مسکن
.ای ایس ایم ایف/ای ایس ایم پی، یقینی بنانا کہ استعمال کی گئی ادویات رجسٹڈ ہیں۔	جی ہاں	ای ایس ایس ۳ — خوراک اور زراعت کیلئے درخت کے جینیاتی ذرائع
ممنوع سرگرمیاں (ضمیمہ ۱)	نہیں	ای ایس ایس ۴ — خوراک اور زراعت کیلئے حیوانات۔ مویشیوں اور نباتیاتی جینیاتی ذرائع
ESMF / ESMP وبائی حالت میں مربوط انتظامی سرگرمیوں کا استعمال، محفوظ بندوبست پر تربیت اور جہاں بچاؤ ممکن نہ ہو وہاں کیڑے مار ادویات کا استعمال، اور منفی فہرست) تمام انتہائی خطرناک کیڑے مار ادویات (HHPs) سے بچاو(۔ ایک اجتماعی پیسٹ مینجمنٹ پلان (PMP) ضمیمہ ۳ میں فراہم کیا گیا ہے۔	جی ہاں	ای ایس ایس ۵ — کیڑوں مکوڑوں اور کیڑے مار ادویات کا انتظام
ممنوع سرگرمیاں (ضمیمہ ۱)	نہیں	ای ایس ایس ۶ — غیر رضاکارانہ دوبارہ آبادکاری اور نقل مکانی
	جی ہاں	ای ایس ایس ۷ — معقول یا موزوں کام

تخفیفی اقدامات	عملدرامد	تحفظ کاری کی پالیسیاں
ESMF / ESMP؛ معقول دیہی ملازمت، کام کی مناسب عمر، پیشہ ورانہ صحت اور		

تحفظ پر کاشت کاروں کے لئے تربیت اور حکومت کے لئے حساسیت کے سیشن منعقد ہونگے، اور منصوبہ زمین، ماہی گیری، اور جنگلات کے ذمہ دارانہ نظم ونسق کیلیئے رضاکارانہ رہنمائی کااستعمال کریگا۔		
پراجیکٹ ڈیزائن میں پہلے سے ہی ایک صنفی تجزیہ اور لائحہ عمل مع صنف کی بنیاد پر متعین یا ہدف شدہ سرگرمیاں شامل ہیں۔	نہیں	ای ایس ایس ۸ — صنفی مساوات
FPIC،ESMF، اور موقع کی تلاش کا طریق کار (ضمیمہ ۴)	جی ہاں	ای ایس ایس ۹ — قبائلی لوگ اور ثقافتی ورثہ

۱۸۹۔ ای ایس ایس ۳-خوراک اور زراعت کیلیئے پودے کے جینیاتی وسائل۔ اس پالیسی پر عمل شروع ہو چکا ہے۔ مجوزہ منصوبے کے جزو ۲ کے تحت ایسی سرگرمیاں ہونگی جن میں کاشتکاروں کے فیلڈ سکولوں کیلیئے تصدیق شدہ بیج کا استعمال شامل ہے۔ اور اس کے تحت مقامی طور پر تیار کردہ اور ماحول کا مقابلہ کرنیوالی فصلوں کی اندراج شدہ اقسام کو متعارف کرانا شامل ہے۔ مخصوص اقسام اور فصلوں کا تعین کرنا ابھی باقی ہے کیونکہ اس کیلیئے رقم کی ضرورت ہے۔ اگرچہ ممکنہ اقسام کی ابتدائی نشاندہی اور جائزہ مکمل کیا جا چکا ہے اور ان فصلوں میں شامل ہیں:

- چاول: پنجاب میں کے ایس کے ۲۸۲ (پانی کی کمی برداشت کرنیکی حامل قسم)، پنجاب اور سندھ میں کے ایس کے ۱۳۳ (سیلاب، فالتو پانی کو جذب کرنے کی حامل ایسی قسم جو سخت تنے کے باعث بوجھ برداشت کرتی ہے)۔
- کپاس: پنجاب اور سندھ میں (کپاس کا پتہ مروڑ وائرس (سی ایل سی وی) کی مزاحم، گرمی برداشت کرنیوالی، کم مدت میں بڑھنے والی قسم)، پنجاب اور سندھ میں ایف ایچ ۱۴۲ (سی ایل سی وی مزاحم، گرمی برداشت کرنے والی، کم مدت میں بڑھنے والی)، پنجاب اور سندھ میں آئی یو بی ۱۳ (سی ایل سی وی کو برداشت کرنیوالی، انتہائی گرمی برداشت کرنیوالی قسم)
- گندم: پنجاب میں جوہر ۲۰۱۶ (پیلے پتے اور پیلے زنگ کی مزاحم قسم)، پنجاب میں اجلا ۲۰۱۷ (گندم کی بڑی بیماریوں کے خلاف سخت مزاحم، پچھیتری بجائی کیلیئے موزوں)، پنجاب میں فیصل آباد ۲۰۰۸ (گرمی برداشت کرنیوالی، پتے اور رنگ اتارنے والے زنگ کی مزاحم قسم)، سندھ میں ٹی ڈی ون (زیادہ پیداوار، ان پٹ زیادہ کرنے پر نتائج دینے والی)، سندھ میں بے نظیر ۲۰۱۳ (زیادہ پیداوار، گرمی برداشت کرنیوالی) سندھ میں کرن-۹۵ (پانی کی کمی اور ٹھنڈ برداشت کرنیوالی قسمیں)
- گنا: پنجاب میں ایچ ایس ای ۲۴۰ (پانی کی کمی اور بیماریاں برداشت کرنیوالی)، پنجاب میں سی پی ایف ۲۴۶ (پانی کی کمی برداشت اور مزاحمت کرنیوالی)، سندھ میں ٹھٹھہ ۱۰ (پانی کی کمی برداشت کرنیوالی) سندھ میں ٹھٹھہ ۲۱۰۹ پانی کی کمی اور کہر (ٹھنڈ) برداشت کرنیوالی قسمیں)۔

۱۹۰۔ ۸۔۷ ای ایس ایس ۵۔ کیڑوں، مکوڑوں (حشرات الارض) اور کیڑے مار ادویات کا بندوبست۔ اس پالیسی پر عمل شروع ہو گیا ہے۔ ۷۷ ایس ایس ۳، اس پالیسی کے تحت خوراک اور زراعت کیلیئے پودوں کے جنیاتی وسائل (پی جی آر ایف اے) کو بیان کیا جاتا ہے کیونکہ زراعت میں خوراک، چارے اور ریشے کی پیداوار کیلیئے

استعمال شدہ پودوں یا صلاحیت کے استعمال میں مکمل تنوع ہوتا ہے۔ خوراک اور زراعت کیلئے پودوں کے جنیاتی وسائل (پی جی آر ایف اے) میں جرثوموں کی کاشت والی زمین تک رسائی، قدرتی جڑی بوٹیاں اور جنگلی پودے جو فصل کے جنگلی رشتہ دار ہو سکتے ہیں، زمین کی ہمواری یا زمین کی بحالی کے روایتی طریقے، فصلوں کی بہتری کے پروگراموں میں نسلی مواد کا استعمال اور کاشتکاری کیلئے بہتر اقسام کا اندراج اور اجرا۔ ای ایس ایس ۳ پودوں کے تحفظ بین الاقوامی معاہدے کو فریم ورک کے طور پر تسلیم کرتا ہے جو کیڑوں اور بیماریوں (گھاس سمیت) سے پودے کے تحفظ کیلئے آلات فراہم کرتا ہے۔ ای ایس ایس ۳ دو اہم نکات کو تسلیم کرتی ہے جو رسائی کے کنٹرول اور فوائد میں حصہ داری، مقامی افراد کے حقوق (آئی پی آر) اور (پی جی آر ایف اے) سے متعلقہ کسانوں کے حقوق اور انکو یا معاہدے کے ذریعے خوراک اور زراعت کیلئے پودوں کے جنیاتی وسائل کے بارے میں بین الاقوامی معاہدے اور حیاتیاتی تنوع پر کنونشن ان کے استعمال سے پیدا ہونیوالے جنیاتی وسائل اور فوائد کی منصفانہ اور برابری کی بنیاد پر تقسیم تک رسائی ہیں۔

ایس ایس ۳ تسلیم کرتی ہے کہ سی بی ڈی کیلئے حیاتیاتی تحفظ پر کارٹا جینا ضابطے اطلاق کا نتیجہ ایسے حفاظتی حصار کی صورت میں نکلتا ہے جو یقینی بناتا ہے کہ جدید حیاتیاتی ٹیکنالوجی کے نتیجے میں زندہ نامیاتی اجسام کا بندوبست، نقل و حمل اور استعمال حیاتیاتی تنوع یا انسانی صحت کیلئے منفی اثرات کا حامل نہ ہو۔

۷۸ ای ایس ایس ۵ کیڑے مار ادویات کو کیمیائی یا حیاتیاتی مواد یا مواد کے مرکب کو ایسے مواد کے طور پر بیان کرتا ہے جو کیڑوں، مکوڑوں کے خاتمے اور، یا کسی بھی پودے کی نشوونما کے کو کنٹرول کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ حشرات الارض کو پودوں اور کیڑوں مکوڑوں کی ایسی نسل کے طور پر بیان کیا گیا ہے جو پودوں اور پودوں کی مصنوعات، مواد یا ماحول میں شامل ہو کر انسان اور جانوروں میں صحت کی عام خرابیاں پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں۔
ای ایس ایس ۵ تسلیم کرتا ہے کہ کیڑے مار (کیڑے مار) ادویات پیداوار اور اسکو ذخیرہ کرنے کے دوران فصل اور خوراک کو محفوظ کرنے میں موثر کردار ادا کرتی ہیں۔ کیڑے مار ادویات جنگلات، مویشیوں اور زیر آب پودوں کو بھی کیڑوں مکوڑوں سے بچانے کیلئے استعمال ہوتی ہیں۔ اسی طرح یہ بھی تسلیم کیا جاتا ہے کہ کیڑے مار ادویات زندہ اجسام کیلئے مہلک ثابت ہوئی ہیں اور، عالمی سطح پر کیڑے مار ادویات اور ماحول کے حوالے سے سوچ بچار کی جا رہی ہے، خاص طور پر پراجیکٹ کے علاقوں میں کپاس کی فصل کے حوالے سے یہ پالیسی فروغ پا رہی ہے۔

اس منصوبے میں جب کیڑے مار ادویات نہیں خریدی جائیں گی اور کیڑے مار ادویات کے استعمال کو فروغ دیا جائے گا تو منصوبہ کے علاقوں میں پیداوار بڑھنے سے یہ عمل قریبی علاقوں میں کیڑے مار ادویات کے استعمال کو بالواسطہ بڑھاوا دے گا۔ اس مسلے سے نمٹنے کیلئے پراجیکٹ آئی پی ایم استعمال کرے گا اور کسی بھی انتہائی خطرناک کیڑے مار دوائی کے استعمال سے احتراز کرے گا۔ مزید یہ کہ اس پراجیکٹ میں کیڑے مار ادویات کے استعمال کو فروغ نہیں دیا جائے گا۔ صرف ایسے کھیتوں میں اس کے استعمال کی گنجائش دی جائے گی جن کے کاشتکار اس ماحول کو محفوظ رکھنے کے قابل اور مجوزہ ماحول دوست افعال (کیڑے مار ادویات کا مربوط انتظام) پر عمل پیرا ہوں۔

کسانوں کو آئی پی ایم اپروچ کے فوائد کی آگاہی دی جائے گی، تاہم انکی مرضی کے برخلاف انہیں اپنے روائتی طریقے ترک کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ تاہم کسی بھی

حالت میں انتہائی خطرناک کیڑے مار ادویات (ایچ ایچ پی) کے استعمال کی کوئی گنجائش نہیں ہو گی۔

۱۹۰۔ ای ایس ایس ۷- موزوں کام: اس پالیسی پر کام شروع ہو چکا ہے۔ پراجیکٹ کے علاقے میں، کئی مزارعہ کاشتکار اور نقل مکانی کرنے والے کاشتکار بشمول شیڈ ولڈ کاسٹ (جن کے حقوق دیگر شہریوں کے مقابلے میں کم ہوتے ہیں) موجود ہیں۔ علاوہ ازیں ان کے ساتھ ساتھ نوجوان کارکن بھی موجود ہیں جو سکول کے بعد اپنے خاندانوں کا ہاتھ بٹاتے ہیں ان افراد کے تحفظ کیلئے ای ایس ایس ۷ پر عملشروع ہو چکا ہے۔ ای ایس ایس ۷ کے تحت، پراجیکٹ کے علاقے میں پائے جانیوالے موجودہ خطرات (مثلا کیڑے مار ادویات کا استعمال) کے حوالے سے بنیادی پیشہ ورانہ صحت اور زراعت سے متعلقہ سیکیورٹی کی تربیت فراہم کی جائے گی۔

ای ایس ایس ۷ تسلیم کرتی ہے کہ مہذب اور مکمل پیداواری روزگار کی ترویج خوراک کے تحفظ اور غربت میں کمی کے اہداف حاصل کرنے کیلئے لازمی ہے۔ ای ایس ایس ۷ پائیدار خوراک اور زراعت کے لئے اے ایف او کے نکتہ نظر کا حصہ ہے، جس میں واضح طور پر موزوں کام کو ترجیح دی گئی ہے۔ ای ایس ایس ۷ "موزوں کام" کی وضاحت اسی طرح کرتا ہے جیسا کہ آئی ایل او کی طرف سے کی گئی ہے، یعنی "آزادی، برابری، سلامتی اور وقار کے ماحول میں عورتوں اور مردوں کے لئے پیداواری کام کے مواقع"

۱۹۲۔ ای ایس ایس ۹- مقامی لوگ اور ثقافتی ورثہ: اس پالیسی پر شروع ہو گا۔ پاکستان میں کئی شیڈ ولد کاسٹ (نچلی ذاتیں) اور اقلیتیں ایسی موجود ہیں جو ایف اے او اور جی سی ایف کے سماجی تحفظ کے معیارات کی تعریف کی روشنی میں مقامی باشندوں کی تعریف پر پورے اترتے ہیں اسی لئے ای ایس ایس ۹ پر عمل درآمد کا آغاز کیا گیا ہے۔ آزادانہ، پیشگی اور باخبر رضامندی کے تقاضوں کی تکمیل کیلئے انکی مختلف ضرورتوں اور ترجیحات، اہم خدشات اور شکایات کے ازالے کے ترجیحی طریقے کار کو جاننے کی خاطر ہر ایک پراجیکٹ ضلع میں ان سے مشاورت شروع کی جا چکی ہے۔ حاضر افراد کو اس منصوبے کے ممکنہ مثبت اور منفی اثرات کے بارے میں بتایا گیا اور اسی دوران منصوبے میں حاضرین کی دلچسپی اور مدد کیلئے تائید حاصل ہونے کے بعد انہیں بتایا گیا کہ منصوبے کی منظوری ہو چکنے کے بعد گاؤں کی سطح پر مزید بات چیت کی جائے گی۔ یہ طریقہ کار کمیونٹی کے اعتماد کے مجروح ہونے سے بچنے کیلئے اختیار کیا گیا ہے (مثلا ان سے وعدہ کرنا کہ انکا گاؤں پراجیکٹ میں شامل ہے جبکہ ممکن ہے کہ حتمی منظوری کے وقت انکا گاؤں حتمی مقام کے طور پر شامل نہ ہو)۔ مقامی کمیونٹی کی شمولیت کا منصوبے کا حل اس ای ایس ایم ایف کے باب متعلقین کی شمولیت میں شامل کیا گیا ہے۔

۱۹۳۔ GCF نے منصوبوں کے تحفظ کیلئے عارضی طور پر بین الاقوامی مالیاتی کارپوریشن (آئی ایف سی) کے کارکردگی معیارات اور عملدرآمد ہدایات اپنائی ہیں۔ ان میں سے آٹھ معیارات ایسے ہیں جو اہم ماحولیاتی اور سماجی سوالات کا احاطہ کرتے ہیں اور انہیں کسی منصوبہ کو شروع کرتے ہوئے تحفظ کے تعین کی بہترین عالمی روایات کے طور پر مد نظر رکھنا چاہیئے۔ یہ معیارات خوراک کی فصلوں پر لاگو ہوتے ہیں۔

ای ایس ایس ۵ اس امر کو تسلیم کرتی ہے کہ کیڑے مار ادویات کا استعمال، استعمال کنند گان، ان کے نزدیک رہنے والوں، خوراک استعمال کرنے والوں اور ماحول کیلئے خطرات کا باعث بنتا ہے۔ LMICs میں یہ خطرہ اکثر زیادہ استعمال، غلط استعمال اور مؤثر ریگولیٹری کنڑول نہ ہونے کے سبب پیدا ہوتا ہے۔ ای ایس ایس ۵ کیڑے مار ادویات کی افادیت اور استعمال سے متعلق اس عالمی رہنمائی کی پیروی کرتی ہے جو کرم کش ادویات کے انتظام پر بین الاقوامی ضابطہ اخلاق، اس کی معاون تکنیکی ہدایات اور ایف اے او\ڈبلیو ایچ او کے ماہرین کے پینل نے تیار اور مخصوص مضامین کی صورت میں شائع کئے ہیں۔

۷۹ آنیوالی دہائیوں میں نوع انسانی کو جن بہت سے مسائل سے واسطہ پڑے گا ان سے نبرد آزما ہونے کیلئے ای ایس ایس ۹ مقامی باشندوں کی روایات اور موجود روائتی علم کو تسلیم کرتا ہے۔ خوراک کی بڑھتی ہوئی طلب کے تناظر میں مقامی نظام ہائے خوراک اور ماحولیاتی تبدیلی کے خطرات واثرات کو اختیار کرنے کے اعتبار سے روائتی علم کی ایک خاص اہمیت ہے۔ مقامی باشندوں کی تعداد کا تخمینہ مجموعی عالمی آبادی کا پانچ فیصد لگایا جاتا ہے جبکہ عالمی سطح پر غریبوں کی اندازاً تعداد ۱۵ فیصد خیال کی جاتی ہے۔ گلوبل فوڈ سیکیورٹی، قدرتی وسائل کے پائیدار انتظام اور غربت کے خاتمے کا ایجنڈا اس وقت تک نامکمل ہے جب تک مقامی باشندوں کی ضروریات کو پورا نہ کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ ایف اے او نے ۲۰۱۰ میں مقامی اور قبائلی لوگوں سے متعلق اپنی پالیسی کی منظوری دی جو بین الاقوامی قانونی معاہدوں مثلاً مقامی باشندوں کے حقوق پر اقوام متحدہ کا معاہدہ (UNDRIP) جسکی منظوری اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ۲۰۰۷ میں دی اور عالمی ادارہ محنت کا ضابطہ (آئی ایل او کنوینشن) ۱۶۹ وغیرہ ہے۔ ایف اے او کی مقامی باشندوں پر پالیسی ای ایس ایس ۹ کا نفاذ کرتی ہے اور مقامی لوگوں کے احترام، شمولیت اور ان کے مسائل کو ایف اے او کے کام کا حصہ بنانے کیلئے کاروباری رہنمائی مہیا کرتی ہے۔

پالیسی کے بنیادی اصول یہ ہیں:

خودارادیت: پائیدار اور مساوی ترقی میں کردار ادا کرنے والے مقامی علم، ثقافت اور رسوم و رواج کا احترام، اور آزادانہ، پیشگی رضامندی (FPIC)۔ علاوہ ازیں ای ایس ایس ۹ موجودہ اور آنے والی نسلوں کے لئے قطعی اور غیر قطعی ثقافتی ورثہ کی اہمیت کو بھی تسلیم کرتا ہے۔

اس امر کو یقینی بنانے کیلئے کہ پراجیکٹ جی سی ایف کارکردگی معیارات سے ہم آہنگ ہے، پراجیکٹ کو ایف اے او کے ماحولیاتی اور سماجی معیارات کی روشنی میں جانچا گیا ہے۔ (دیکھیں جدول ۱۷)

جدول ۱۷. آئی ایف سی کی کارکردگی کے معیارات اور مماثل ایف اے او ماحولیاتی اور سماجی حفاظتی اقدامات

ایف اے او کا ماحولیاتی و سماجی تحفظ	آئی ایف سی کے کارکردگی معیارات (پی ایس)

ای ایس ایس ا- قدرتی وسائل کا انتظام ای ایس ایس ۸- صنفی مساوات	پی ایس ا- ماحولیاتی اور سماجی خطرات اور اثرات کا جائزہ اور انتظام
ای ایس ایس ۷- موزوں کام	پی ایس ۲- محنت /مزدور اور کام کے حالات
ای ایس ایس حشرات الارض اور کیڑے مار ادویات کا انتظام	پی ایس ۳- ذریعہ کی فعالیت اور آلودگی سے بچاؤ
ای ایس ایس ۷- موزوں کام (جزوی)	پی ایس ۴- کمیونٹی، صحت، تحفظ اور سلامتی
ای ایس ایس ٦- غیر اردای آبادکاری اور نقل مکانی	پی ایس ۵- اراضی کا حصول اور غیر ارادی آبادکاری
ای ایس ایس ۲- ماحولیاتی نظام اور قدرتی مسکن ای ایس ایس ۳- خوراک اور زراعت کیلئے پودوں کے جینیاتی ذرائع ای ایس ایس ۴- خوراک اور زراعت کیلئے حیوانات- مویشیوں اور نباتاتی جینیاتی ذرائع	پی ایس ٦- حیاتیاتی تنوع کی بقا اور جاندار قدرتی وسائل کا پائیدار انتظام
	پی ایس ۷- مقامی لوگ
ای ایس ایس ۹- مقامی لوگ اور ثقافتی ورثہ	ثقافتی ورثہ

۱۹۴۔ ایک فہرست اخراج (نااہلیت) ضمیمہ ا میں فراہم کی گئی، اس فہرست میں ان سرگرمیوں کی تفصیل دی گئی ہے جن کیلئے اس پراجیکٹ سے مالی اعانت نہیں کی جائے گی۔

۴ء۴ صنفی منصوبہ پر عمل درآمد کے مقاصد اور اصولوں کا خلاصہ

۱۹۵۔ صنفی منصوبہ، صنفی مساوات کے مسائل کے حل (ای ایس ایس ۸) اور پراجیکٹ ڈیزائن میں صنف کی مرکزی دھارے میں شمولیت کو یقینی بنانے کی خاطر پراجیکٹ کیلئے سرگرمیوں کا ایک صنفی منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ خاص طور پر یہ منصوبہ مکمل پراجیکٹ کی سرگرمیوں کے دوران خواتین کی کی شمولیت کو یقینی بناتا ہے اور ضائع ہو جانے والے مواقع کے تحفظ میں مددگار ہے

۱۹٦۔ مقصد: صنفی سرگرمیوں کے منصوبہ کا مقصد خواتین کی پراجیکٹ میں شمولیت اور جی سی ایف صنفی پالیسی کو بروئے کار آنے کو یقینی بنانے کیلئے واضح اہداف اور متعینہ وقت کے حامل فریم ورک کو تشکیل دینا ہے۔ جی سی ایف صنفی پالیسی سے مراد اس امر کو یقینی بنانا ہے کہ یہ منصوبے صنفی حساسیت کے نقطہ نظر کا حامل ہو، تاکہ جی سی ایف کی مالی اعانت سے چلنے والے منصوبے فعال طور پر صنفی مساوات کے قیام میں اپنا حصہ ڈالتے ہوئے بڑے پیمانے پر زیادہ پائیدار ماحولیاتی تبدیلیوں کے نتائج اور اثرات حاصل کر سکیں۔

۱۹۷۔ اصول: صنفی سرگرمیوں منصوبہ کو بروئے کار لانے والے اصول ای ایس ایس ۸- صنفی مساوات کیساتھ

ساتھ صنفی منصوبہ پر جی سی ایف کی رہنمائی اور صنفی پالیسی کے مطابق ہیں۔ درج ذیل چھ بنیادی اصول وہ بنیاد فراہم کرتے ہیں جن پر صنفی منصوبہ کو تشکیل دیا گیا ہے ۔

- صنفی مساوات اور برابری کا عزم
- جی سی ایف کی مالی اعانت سے ہونیوالی تمام سر گرمیوں میں موزونیت کے اعتبار سے شمولیت
- صنف اور ماحولیاتی تبدیلیوں کے نتائج واثرات کیلئے احتساب
- قومی پالیسیوں کیساتھ ہم آہنگی، ترجیحات اور شمولیت کرنیوالے تمام متعلقین کی شرکت اور ملک میں قبولیت۔
- جی سی ایف کے تمام ادارہ جاتی لائحہ عمل میں صلاحیتیں
- وسائل کی منصفانہ تخصیص تاکہ خواتین اور مرد منصوبہ کی موافقت اور تخفیف کی سر گرمیوں سے مساوی طور پر مستفید ہوں۔

۱۹۸۔ صنفی منصوبہ کیلئے درج ذیل چھ ترجیحی شعبہ جات ہیں۔

- نظم ونسق اور ادارہ جاتی ڈھانچہ
- عملیاتی رہنمائی
- استعداد کاری میں اضافہ
- نگرانی اور رپورٹنگ کے مقاصد کیلئے حاصلات، نتائج اور اثرات کے اشاریئے۔
- وسائل کی تخصیص اور میزانیہ سازی، اور
- علم کا فروغ اور رابطہ کاری

۱۹۹۔ اس منصوبے کے لئے صنفی تجزیہ اور صنفی سر گرمیوں پر مشتمل منصوبہ الگ الگ مہیا کئے گئے ہیں، یہ جدا دستاویزات اس ESMF کی تکمیل کرتی ہیں۔ ان کا نفاذ کرنا بطور ادارہ ایف اے او کی ذمہ داری ہے اور وہی عمل درآمد کی رپورٹنگ کرنے کا بھی ذمہ دار ہے۔

۵۔شرکت داروں کی شمولیت

۱ء۵شرکت داروں کی شناخت

۲۰۰۔اپنے آغاز سے ہی اس منصوبے نے ملکی اہمیت اور متعلقہ شراکت داروں کی توجہ اور دلچسپی حاصل کرلی ہے۔یہ شرکت تیرہ لاکھ دیہی آبادی کے لئے بے حد مفید سمجھی جارہی ہے. منصوبہ کی شروعات میں دو تنظیموں NDAاور ایف اے او کے درمیان ملاقاتوں میں شرکت داروں نے اس منصوبے کو آگے بڑھانے کا فیصلہ کرلیا تھا۔ان ملاقاتوں میں وزارتوں، شعبہ جات اور مطلوبہ ایجنسیوں کا انتخاب کیا گیا۔اُس کے بعد متعلقہ علاقوں کے دوروں میں پروجیکٹ کے متعلقہ NGOs , CSOsاور دیگر بین الاقوامی اداروں مثلاًورلڈ بینک اور ضلعی انتظامیہ کے مابین تعاون کے امکان کو جانچا گیا۔پروجیکٹ میں کام کرنے والے اور مقامی کسانوں، خواتین اور اقلیتی گروہوں سے ملاقاتیں کی گئیں تاکہ تمام اضلاع میں اقلیتی اور صنفی مسائل کو اچھے طریقے سے سمجھا جاسکے۔

۲۰۱۔ منصوبے میں شامل دیہاتوں اور متعلقہ شراکت داروں بالخصوص اقلیتی گروہوں کی نشاندہی پروجیکٹ کے ابتدائی ۴ مہینوں میں کی جائیگی تاکہ منصوبے سے براہ راست استفادہ کرنے والوں کی مشاورت یقینی بنائی جاسکے

۲ء۵پروجیکٹ کی تیاری کے دوران شرکت داروں کی شمولیت

۱ء۲ء۵قومی سطح پر مشاورت

۲۰۲۔یہ پروجیکٹ NDAکے اظہار دلچسپی کے بعد تیار کیا گیااور وزارت ماحولیاتی تبدیلی(MoCC)نے آبی اور زرعی شعبوں میں معاونت فراہم کی۔NDA اور ایف اے او کے درمیان ملاقات ورابط اپریل ۲۰۱۷ میں شروع ہوئے اور گفت وشنید کے نتیجے میں ان اداروں کے عملہ نے متعلقہ اداروں اور گروہوں کی نشاندہی کی جواُن شراکت داروں پر مشتمل تھا جو اس علاقے میں کی جانے والی سرمایہ کاری میں دلچسپی رکھیں گے۔

بنیادی شراکت داروں کی نشاندہی وزارت ماحولیاتی بہتری(MoCC) میں ہی کی گئی, بالخصوص وزارت منصوبہ جات، ترقی واصلاح، وزارت غذائی تحفظ اور تحقیق, قومی ادارہ برائے زرعی تحقیق اور آبی ذرائع کے ادارے، پاکستان زرعی کاؤنسل، ادارہ تحقیق برائے آبی ذخائر اور پاکستان میٹالوجیکل کاؤنسل شامل ہیں

ایف اے او نے NDAکی تجاویز برائے باہمی تعاون کی روشنی میں اداروں کی تیکنیکی صلاحیت اور پس منظر کو دیکھتے ہوئے اختیار، کرداراور منصوبہ بندی کی صلاحیت کا تعین کیا۔ مجوزہ منصوبے کے بنیادی نکات کا تعین ہو گیا تو سندھ اور پنجاب کے زرعی اور آبپاشی کے شعبہ جات کے متعلقہ افسران سے انفرادی انٹرویو لئے گئے۔

۲۰۳۔این ڈی اے کی طرف سے اپریل ۲۰۱۷ سے جولائی ۲۰۱۷ کے درمیان پروجیکٹ کی ابتدائی معلومات کی روشنی میں ایف اے او نے NDAکے قائدین کو ابتدائی نتائج اور رائے سے آگاہ کیا۔ایف اے او کی ایک بڑی ٹیم بنائی گئی جس میں NDA سے ملنے والی رائے کے مطابق بین الاقوامی تکنیکی ماہر شامل

تھے ،تاکہ مسائل کو تلاش کرنے کیلئے اپنا کردار ادا کر سکیں اس فیلڈ ٹیم نے ایک مشن کا آغاز جولائی ۲۰۱۷ میں کیا, جس کا مقصد ڈیٹا جمع کرنے کے ساتھ ساتھ اُس کا تجزیہ, سائٹ کا دورہ کرنا، مخصوص لوگوں پر مبنی اجلاس منعقد کرنا،اور زرعی مزدوروں (خاص طور پہ خواتین اور اقلیتوں) کے ساتھ مشورے کرنا.،این جی اوز, پروڈیوسروں،پروڈیوسر گروپ، سپلائر،تاجر اور دیگر شامل تھے۔

۲۰۴۔ایف اے او نے ترقیاتی شرکت داروں کے ساتھ زراعت اور پانی کے نظام کے شعبہ کے ساتھ بھی رابطہ کیا تاکہ اُن کے تجربہ سے فائدہ اُٹھایا جا سکے اور اس بات کا اندازہ کرنے کیلئے کہ کس طرح ماحولیاتی تبدیلی کے GCF کی جانب سے اخراجات کی فراہمی سرمایہ کاری میں مدد دے سکتی ہے جو بیرونی سرمایہ کاروں کی طرف سے مہیا کی جارہی ہیں. ان شراکت داروں میں CIAT, DFID, GIZ, اور عالمی بینک شامل ہیں۔ایف اے او نے ان میں سے CIAT اور عالمی بینک کے ساتھ زیادہ مشاورت کی ہے۔

۔ ایف اے او کہ عالمی بینک کے منصوبوں پر ۵۰ سال کام کرنے کا تجربہ ہے، حکومت اور عالمی بینک دونوں پُر اُمید ہیں کہ منصوبے کے اثرات پنجاب میں SMART منصوبے اور سندھ میں SWISP منصوبے پہ مثبت طرح سے پڑیں گے۔۔

۲.۵.۲ صوبائی اور گاؤں کی سطح پر مشاورت

۲۰۵۔دسمبر ۲۰۱۷ میں ARID زرعی یونیورسٹی میں ایک اجلاس ہوا جس میں صوبہ پنجاب سے پانی کے نظام اور زرعات کے شعبے تعلق رکھنے والے ماہریں کے ساتھ مشاورت کی گئی جس میں منصوبے کے CONCEPT NOTE کا جائزہ لیا گیا۔

اسی طرح کا ایک اجلاس جنوری ۲۰۱۸ء میں صوبہ سندھ کے شہر حیدر آباد میں بھی منعقد کیا گیا، جس میں شراکت داروں کے ساتھ ابتدائی نتائج سے متعلق ایک مسودہ مرتب کیا گیا جو جنوری ۲۰۱۸ تک تھا۔یہ مسودہ این ڈی اے (NDA) اور ایف اے او) ایف اے او (سے جی سی ایف (GCF) کے توسط سے جمع کر دیا گیا۔

۲۰۶۔ تجویز کردہ منصوبے کی سرگرمیوں سے متعلق ممکنہ ماحولیاتی اور سماجی تحفظ کے مسائل کا جائزہ لینے کیلئے شرکت داروں کے ساتھ ۸ منصوبوں کے اضلاع میں فروری ۲۰۱۸ سے مارچ ۲۰۱۸ تک کے واقعات پر مشاورت کی گئی، جس کے تحت جنوری ۲۰۱۸ تک شرکت داروں ، بالخصوص مقامی کمیونٹی، خاص طور پر ممکنہ منصوبے کے تحت متاثرہ افراد، اقلیت کے افراد،اور دیگر شرکت داروں کے ساتھ ملاقاتوں پر توجہ دیا گیا۔

مشاورت اس لئے کی گئی کے (ا) مقاصد کے منصوبے (ب) ممکنہ اثرات کا جائزہ (چ) منصوبے کو چلانے کا نقشہ۔

مشاورت کا مقصد یہ بھی تھا کہ ، یہ معلومات دی جاسکے(I) منصوبے سے متعلق شکایات کا طریقہ طہ کیا جاسکے (II) بڑے پیمانے پہ کمیو نٹی کا ساتھ حاصل ہو سکے۔ کوشش کی جائے گی کہ کمیونٹی کے محروم افراد مثلاً عورتیں اور اقلیت کے افراد کے ساتھ ملاقاتیں کی جاسکیں تاکہ اُن کی ضروریات اور خیالات کو نظر میں رکھا جا سکے۔ مشاورت کے خاص نقاط سیکشن ۵.۴ میں دیۓ گئے ہیں۔

پروجیکٹ میں اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ ہر منصوبے سے متعلق ضلع میں منفرد ضروریات، حساسیت، اور ممکنہ خطرات کے تعین کے حوالے سے خواتین، نوجوانوں اور نسلی اقلیتوں سمیت دیگر کمیونٹیز سے ملاقات کی گئی

۲۰۷۔ اکتوبر میں مختصر طور پہ بات چیت کے اجلاس منعقد ہوئے جس کا مقصد ابتدائی تشخیص کرنا تھا، جس میں نیچے دیۓ گئے مقامات اور گروپ تھے

- صوبہ پنجاب
  - لاہور: ڈائریکٹر جنرل آب پاشی (پنجاب)؛: ڈائریکٹر جنرل کھیتوں میں آب پاشی کا نظم ونسق (پنجاب)؛ زراعت کے ڈائریکٹر (پنجاب)
  - دھمک (e): اسمارٹ زرعی فارم کے مقامی کسان
  - دھمک (e): ا(e) سے مقامی فارم کے کسان جو چاول کو براہ راست اگانے کو فروغ دیں۔
  - ملتان: آب پاشی کا سپر انٹینڈنگ انجنیئر (صرف ملتان کے علاقے سے) اور توسیعی زراعت کا ڈائریکٹر (ملتان)
  - دھندباون: مقامی کسان
  - دیہات نمبر ۲۰۶:- کسانوں کی ترقی آب پاشی کی تنظیم (FIDA وہاڑی یونٹ)، گرین آرمی (سبز فوجی جوانوں کا گروہ (جن کی توجہ موسم کی تبدیلی سے آگاہی پر مرکوز ہے) مقامی کسان، خواتین اور کسانوں کے کھیتوں کے اسکول کے شرکاء۔
- صوبہ سندھ:
  - حیدرآباد: زرعی توسیع کے ڈائریکٹر جنرل سندھ۔ سندھ کے علاقے کا ترقی آب پاشی کا چیف انجینئیر جو حکومت کے سیم وتھور پر قابو پاکر زمین کی بحالی یا بازیابی کے پروجیکٹ پر کام کر رہا ہو)
  - چودھری نظام الدین:- مقامی خواتین اور کسان

۲۰۸۔ اکتوبر ۲۰۱۷ میں کی گئی ابتدائی چھان بین کی بنیاد پر بعدازاں حفاظتی تدابیر پر مشاورت فروری اور مارچ میں کسانوں، خواتین اور لسانی اقلیتوں کے ساتھ پروجیکٹ کے آٹھوں اضلاع میں مشاورت کی گئی، جس کا مقصد تھا:

- متاثرہ گھروں اور علاقہ مکینوں کو منصوبے اور اس کے ممکنہ اثرات کے بارے میں معلومات فراہم کی جائے
- منصوبے کے علاقے میں موجود مقامی افراد بشمول خواتین اور مقامی گروہوں کے ارکان سے ممکنہ حد تک معلومات جمع کی جائے اور رائے لی جائے (یہاں پہ مقامی گروہوں' سے مراد وہ تمام لوگ ہیں جو ایف اے او کی بنائی گئی تشریح کے مطابق وہاں کے اصلی رہائشی ہوں جبکہ اُن کے پاس حکومت پاکستان کی طرف سے سرکاری طور پر مقامی یا اصل رہائشی کی وصف موجود نہیں ہے)

- مقامی سطح پہ کمیونٹی کی وسیع حمایت حاصل ہو، خاص طور پر ممکنہ متاثرہ مقامی گروہوں کی منصوبے کے عملدرآمد کے لئے حمایت حاصل ہو۔اقلیتوں اور لسانی گروہوں سے حمایت کی تصدیق کادارومدار پروجیکٹ کے مقصد، سرگرمیوں، عمل درآمد کے منصوبے اور ممکنہ اثرات کی پیش کش پر منحصر ہو گا۔

۲۰۹۔فروری اور مارچ ۲۰۱۸ سے شرکاء کی مکمل فہرست ضمیمہ نمبر ۸ میں موجود ہے۔ان حفاظتی تدابیر کے مختلف مدارج جن میں عملدرآمد کا صنفی منصوبہ اور ماہرین کے صلاح مشورے کی بنیاد پر پروجیکٹ کے ڈیزائن کو مزید بہتر بنانے کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ضمیمہ نمبر ۱۰ ایک جداگانہ حیثیت کی ایک اھم دستاویز ہے جو مشاورتی عمل میں شرکت کرنے والوں کی حاضری کو بطور ثبوت پیش کرتی ہے۔

خواتین کے گروپ، کسانوں اور لسانی اقلیتوں سے صلاح مشورہ

۳ء۵پروگرام عمل درآمد کے دوران شراکت داروں کی مصروفیات

۲۱۰۔ منصوبہ پر عمل درآمد کرنے کے لئے کمیونٹی سے مشاورت اہم ہے تاکہ تمام منفی تاثرات کو ختم کر کے منصوبہ پر موثر طریقے سے عمل درآمد کیا جاسکے۔وسیع پیمانے پر مشاورت نسلی اقلیتوں سے بھی کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ ذیلی سرگرمیاں عارضی طور پر معیشت،اور مقامی لوگوں کی زرعی پیداوار پر اثرانداز ہوسکتی ہے جس میں نسلی گروہوں کے افراد شامل ہیں۔

۲۱۱۔ منصوبے پر عمل درآمد کے دوران شرکت داروں سے مشاورت سالانہ بنیاد پر کی جائے گی۔مقامی اسٹاف علاقوں میں کام کے دوران مشاورت کے بعد مدد فراہم کرے گا۔لیڈ سیف گارڈ اسپیشلسٹ کی مدد کے ذریعے مجموعی شیڈیول ملتان (پنجاب) پراجیکٹ آفس کی مدد سے مشاورت میں مدد فراہم کی جائے گی۔ضمیہ ۹ میں اسٹاک ہولڈر کے ساتھ مشاورت کا دورانیہ، لائن اور بجٹ موجود ہے اور ساتھ ہی ساتھ حفاظتی طریقوں کے انتظامات بھی موجود ہیں۔مفت، قبل ازیں مطلع رضامندی شراکت/مصروفیت کا مثبت عمل تصور ہو گی اگرچہ اس میں وقتی طور پر مقامی لوگ شامل نہ ہوسکے ہوں۔اس پروجیکٹ کے تحت ایف پی آئی سی کا عمل ہر صورت میں ممکن بنایا جائے گا جب نسلی ومذہبی اقلیتیں موجود ہوں۔اس کے علاوہ کمیونٹیز

(i) اپنی مقامی زبانوں میں دستیاب مواد کے مطالعہ میں مصروف رہیں گی۔

(ii) سمجھ جائیں گی کہ اس پروجیکٹ کے تحت حاصل ہونے والے فوائد تمام شرکاءاور کمیونٹی کے ارکان کے لئے مشترکہ اور برابر ہوں گے۔اور

(iii) انہیں موقع ملے گا کہ وہ اپنی خود ترجیح دیے گئے شکایات کے ازالہ کے نظام (جی آر ایم) کی دوبارہ تصدیق کریں جس کی تفصیل ای ایس ایم ایف کے جزو نمبر ۵.۴ میں کی گئی ہے۔ کمیونٹی کی ترجیحات پر مبنی جی آر ایم سے متعلق یہ توقع ہے کہ شکایات کے شفاف اور منصفانہ ازالہ کے لئے اس میں اقلیتی گروہوں کی اضافی نمائندگی یقینی بنائی جائے گی۔

۴ء۵ عوامی مشاورت کے نتائج

۲۱۲۔ ممکنہ منصوبہ کے اثرات کی بنیاد پر کمیونٹی کے ارکان سے مشاورت، مندرجہ ذیل آراء فراہم کی گئی۔ یہ سمجھ لیا گیا ہے کہ منصوبہ کے لیے مقامات کا چناؤ ہو جانے کے بعد منصوبہ پر عمل درآمد کے دوران ہونے والی مشاورت کے نتیجہ میں جی آر ایم میں تبدیلیاں لائی جاسکتی ہیں تاکہ نسلی، مذہبی اقلیتوں کی مخصوص ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔

- **ممکنہ پراجیکٹ کے اثرات** شرکاء نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ اس منصوبے سے بڑے پیمانے پر مثبت اثر پڑے گا اور مثبت بحالی اور ماحولیاتی اثرات کا باعث ہوگا۔ کچھ آب وہوا سے متعلق سوالات تھے جس پر منصوبے سے قبل تجربہ کیا گیا تھا۔ خاص طور پر اس منصوبے کے جس حصہ میں زرعی استحکام بڑھانے اور آئی پی ایم متعارف کرایا گیا تھا۔ کسانوں نے اس طرح کے منصوبوں میں مزید دلچسپی ظاہر کی۔ کسانوں سے مشاورت نسلی اقلیتوں/آئی پیز سمیت ظاہر ہوا کہ زمین کی ملکیت کے سوالات کے بارے میں ان کے خدشات تھے ایسے سوالات بھی شامل ہیں کہ کیا پاکستان زیادہ پیداواری بننے کے بعد زمین سے محروم ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ زمین کی ملکیت کے ماوجود سندھ اور پنجاب میں کسانوں کا زمین سے اب بھی کوئی تعلق نہیں۔ اس بات کا بھی ذکر کیا گیا کہ متعلقہ ھاری کسانوں کو اپنے جزبات کے اظہار میں ہچکچاہٹ محسوس ہوئی تھی۔ جو اس حقیقت پر مبنی ہے کہ (مثلاً: مالک کے خاندان کا ایک فرد مشاورت کے عمل میں شریک ہوگا) ایف اے او اور GRE کی شرائط کے مطبق یہ بات واضع کردی گئی ہے کہ منصوبہ پر عمل کرنے کے دوران کچھ حفاظتی اقدامات لازمی ہیں جن کے تحت حفاظتی اقدامات کئے جاتے ہیں۔ زمین کا استعمال اور مہذب روزگار جو کہ قابل اطلاق ہے۔ منصوبے کے علاقے میں کام کے دوران اس کا اطلاق کیا جائے گا۔
- **شرکت کو حل کرنے کا طریقہ کار (GRM)** تمام اضلاع کے کسانوں عورتوں اور نسلی اقلیتوں نے تجویز کیا کہ اس منصوبے میں ایک GRM استعمال کیا جائے گا جو براہ راست ایف اے او کی طرف سے منظم کیا جاتا ہے۔ یا کسی مقامی تنظیم (مثلاً ڈی جی خان کے معاملے میں) تاکہ سرکاری محکموں/لائن ایجنسیوں کے اندر خود کو خاص طور پر ایسی صورت میں جہاں اقلیتوں کو واضح طور پر شامل کیا جاتا ہے. ایک ہاٹ لائن کو ترجیح دی گئی ہر ضلع مین اقلیتوں کے ساتھ ملاقات کی گئی تھی تاکہ یہ فیصلہ کیا جاسکے کہ برادری کے اندر کسی بھی شکایت کو کیسے بیان کریں۔ اس بات کو ترجیح دی گئی ہے کہ گاوں کے بزرگوں کے ذریعے کسی بھی قسم کے تنازعے کی صورت میں ہاٹ لائن یا کمپلین باکس جو ادارے کی جانب سے قائم کیا گیا ہو وہاں رابطہ کریں۔

- **شرکت:**۔مشاورت سے یہ مدد ملی کہ خواتین اور اقلیتوں کے منصوبوں کی سر گرمیوں میں حصہ لینے کے لئے حوصلہ افزائی کی جاسکے, ایسے طریقہ کار سے جو مناسب سر گرمیوں کی بنیاد پر ترتیب دیا گیا ہے۔
- عمومی طریقہ کار کے مطابق پروجیکٹ ڈیزائن ٹیم کو براہ راست رائے دی گئی۔اور پراجیکٹ کی فنڈنگ پروپوزل اور ممکنہ رپورٹ میں شامل کی گئی۔
- صنف:۔خواتین فصلوں کی پیداوار اور مویشی پالنے کی سر گرمیوں میں شامل ہیں اور کچھ کے پاس گھریلو باغات تھے۔اگرچہ سب کام غیر رسمی طور پر تسلیم شدہ ہیں۔ہر ضلع میں خواتین کی کارکردگی کیمونٹی/گاوں پر منحصر تھی. بعض جگہ پر مردوں کے ساتھ کام کرنے کی اجازت دی گئی تھی جبکہ دیگر کیمونٹیز میں مرد کے سہارے کی ضرورت تھی۔تاہم کچھ کیمونٹیز میں عورت کے لئے کسی مرد کے بغیر گھر کے باہر کام کرنا مشکل تھا۔مرد زیادہ تر کپڑوں اور کھاد والے کام کرتے ہیں۔اس طرح سے کہ انہیں ایسی کیمیائی اجزاء سے مقابلہ کرنا ہوتا تھا، مرد عام طور پر فصلوں اور زرعی زمینوں کی آب پاشی کا کام کرتے ہیں، خواتین سے مشاورت کے لئے انھیں علیحدہ علیحدہ بات کرنے کا آزادانہ موقع دیا گیا تھا۔جس میں وہ اپنے خدشات اور ترجیحات بتا سکیں، یہ تاثرات تفصیلی ہیں جن پر جینڈر ایکشن پلان کے مطابق عمل کیا گیا ہے۔
- کیمونٹی سپورٹ: ممکنہ سماجی اور ماحولیاتی مثبت اثرات کو دیکھتے ہوئے, جو منفی اثرات سے کہیں زیادہ ہیں, تمام شرکاء سے مشورہ کیا گیا جن میں نسلی، اقلیتی گروہ شامل تھے, جنہوں نے منصوبے پر عمل کے لئے اپنی حمایت کا اشارہ دیا۔
- ۱۵.۵اظہار
- ۲۱۳۔ GFCاور ایف اے او کی پالیسیوں کے مطابق تمام معلومات کی فراہمی جن میں ESMFاور جینڈر ایکشن بلان انگریزی اور مقامی زبان (اردو, پاکستان کی صورت میں), GCF بورڈ میٹنگ اور پراجیکٹ اپروول سے کم از کم ۳۰ دن پہلے آن لائن مہیا کرنا ضروری ہے۔
- کسی بھی مقامی باشندے تک دستاویزات کی رسائی ممکن ہو (یعنی یہ قابل رسائی جگہ میں مقامی طور پر دستیاب ہو) جو شراکت دار آسانی سے سمجھ سکیں اس طرح سے معلومات کی فراہمی شراکت داروں کو فوری طریقے سے شرکت کرنے میں مدد دیتی ہے۔ایف اے او بر وقت معلومات کہ فراہمی کے لئے قابل رسائی بنانے کے لئے اور تعارفی انداز میں فراہم کرنے کے پابند ہے. تاکہ مخصوص گروپوں کی توجہ حاصل کی جاسکے اور پروگرام پر عمل درآمد کیا جا سکے۔(مثلاً تعلیم، صحت، مختلف زبانیں یا تکنیکی معلومات تک رسائی)
- ۲۱۴۔اس طرح کے کام خطرے والے منصوبوں کے لئے ایف اے او ممکنہ طور پر معلومات کافی پہلے جاری کرتا ہے۔جو منصوبے کی منظوری سے پہلے کم سے کم ۳۰ دن پہلے دی جاتی ہے۔۳۰ دن کی مدت اس وقت شروع ہوتی ہے جب اس منصوبے سے درخواست کردہ متعلق معلومات فراہم کی gayeeہو اور عوام کے لئے دستیاب ہوں۔ایف اے او نے تمام ممکنہ خطروں سے آگاہ کیا ہے۔joکہ منصوبے کے اطلاق کے وقت ممکن ہو سکتے ہیں۔اور ایک پورٹل (portal) کا استعمال کرتے ہوئے کام منصوبوں کو عوامی سطح پر ظاہر کرنے کے لئے ماحولیاتی اور سماجی حفاظت کے تحفظ سے متعلق دستویزات (مثال کے طور پر ماحولیاتی اور سماجی مینیجمنٹ فریم ورک، مثبت ایکشن پلان، مقامی عوامی پلان اور دیگر متعلقہ دستاویزات)
- ۲۱۵۔ قابل اطلاق ماحولیاتی اور سماجی حفاظت سے متعلق کسی بھی تفصیلات سمیت، پراجیکٹ کی معلومات کے وسیع پیمانے پر چار کرنا۔اس کے علاوہ آڈیو وسیول مواد (مثال کے طور پر فلائر, براشر, کیمونٹی ریڈیو نشریات) سمیت مقامی اور قابل رسائی زرائع، دینے والے طریقوں کو استعمال کیا جائے گا. مزید

یہ کہ متعلقہ معلومات کسانوں، مقامی افراد، غیر تعلیم یافتہ، یا غیر تکنیکی افراد، دیکھنے اور سننے سے معذور افراد وہ جو انٹرنیٹ تک رسائی نہیں رکھتے، اور خصوصی ضرورت رکھنے والے دیگر افراد) اُان افراد کو جو معلومات دی جائیں گی اس کے لئے مقامی کرداروں (مثلاً تحصیل، یونین قائونسل، کے لاسانی گروپ کسانوں کی تنظیموں حکومت اور دیگر افراد) کے ذریعے دی جائیں گی۔

۲۱۶۔۲۰۱۸ء میں ایف اے او) ایف اے او (کی ویب سائٹ پر ای ایس ایم ایف سمیت جینڈر ایکشن پلان انگلش اور اردو پر مشتمل ہوگا (پاکستان کی قومی زبانوں میں)، منصوبے پر عملدرآمد کیلئے ایم او سی سی (MOCC) اور جی سی ایف (GCF) دونوں مسودے گاؤں کی سطح پر اردو میں آویزاں کئے گئے۔

۵ء۵ شکایتی کمیٹی کا طریقہ کار :

۲۱۷۔جی آر ایم (GRM) شکایت کمیٹی کا طریقہ کار یہ ہے کہ پروجیکٹ مینجمنٹ موصول ہونے والے شکایات کنندگان سے رائے طلب کرے گی اور منصوبہ سے متعلق سرگرمیوں اور کارکردگی کا مظاہرہ کرے گی۔ایف اے او) ایف اے او (سطح پر مطلوبہ طریقہ کار کی ضروریات پر مبنی اہمیت اور افادیت کی حامل ہے۔ مستفید ہونے والے مقامی افراد کی جانب سے کمیونٹی کی مخصوص شکایت کی بحالی کا طریقہ کار ہے۔

ایف اے او) ایف اے او (کی جی آر ایم (GRM) پر رسائی/طریقہ :

۲۱۸۔ایف او کو اس بات کا یقین ہے کہ اس پروگرام کو تنظیم کے ماحولیاتی اور سماجی ذمہ داریوں کے مطابق لاگو کیا جائے گا اور مینجمنٹ سطح پر ایف اے او) ایف اے او (پروگرام متاثر افراد کو نتائج حاصل ہونے سمیت عدم تعمیل سے متعلق کاموں اور ذمہ داریوں کے حل کیلئے موثر اور بروقت طریقہ کار کو یقینی بنایا جائے گا جو اس سطح پر حل نہیں ہو سکتے۔

۲۱۹۔ایف اے او) ایف اے او (کے سماجی اور ماحولیاتی پروگراموں کے مفادات سے متعلق مبینہ طور پر ممکنہ خلاف ورزیوں یا خدشات کو حل کرنے میں مدد فراہم کرے گا۔اس مقصد کیلئے ایف اے او ایف اے او کے تمام پروگراموں اور منصوبوں میں تنظیم کے ماحولیاتی اور سماجی معیار سے متعلق شکایات کے بعد تعمیلی جائزے کیلئے رہنمائی اہلیت کے معیار کے مطابق بات چیت کی جاسکتی ہے، جو تمام ایف اے او کے پروگراموں اور منصوبوں پر لاگو ہوتا ہے۔(۸۰)

۲۲۰۔قریبی سطح پر خدشات کو حل کرنا لازمی ہے۔مثال کے طور پر پراجیکٹ مینجمنٹ / تکنیکی سطح سمیت علاقائی دفتری سطح پر اگر ضروری ہو کہ شکایت پراجیکٹ مینجمنٹ کی سطح پر مشاورت اور اقدامات کے ذریعہ حل نہیں کی جاسکتی ہے تو اس پر تکمیلی جائزہ لینے کی درخواست رہنمائی کیلئے آفس آف دی انسپکٹر جنرل (OIG) سے رجوع کیا جائے۔پروگرام اور منصوبے کے مینیجرز کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ مسئلہ کے حل کیلئے متعلقہ لوگوں کو طلب کریں۔
۲۲۱۔شکایات کے حل کے عمل کے دوران انسانی حقوق سے متعلق اصولوں پر عمل کیا جائے بشمول مقامی لوگوں سے متعلق قومی معیار کے مطابق اور معیارات، مساوات، شفافیت کے ساتھ ہم آہنگی. ایمانداری اور باہمی احترام کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔

۲۲۲۔ منصوبے کی تیاری کے دوران مشاورت میں منصوبے سے متعلق افراد بشمول نسلی اقلیتوں سمیت جی آر ایم کے تحت کی جائے۔ نسلی اقلیتوں نے جی آر ایم (GRM) کے اشتراک میں دلچسپی ظاہر کی۔ جب تک یہ پروجیکٹ پر مبنی ہے اور حکومت کے موجودہ ڈھانچے میں نہیں بنایا گیا تھا (ترجیحی ایف اے او کا انتظام کرنے کیلئے ایف اے او کی جانب سے کام کرنے والی مقامی کمیونٹی تنظیموں کیلئے) مشاورت کنندگان کی جانب سے ہاٹ لائن کے استعمال سے متعلق ترجیحات پر روشنی ڈالی گئی، جس پر شکایات کی جاسکتی ہیں۔ اس منصوبے کو جی آر ایم (GRM) تجزیہ کے تحت تیار کیا گیا ہے۔

۲۲۳۔ اس منصوبے کو فیلڈ سطح پر ایک یا اس سے زیادہ شکایت سازی سے متعلق طریقہ کار وضع کیا جائے گا۔
جہاں منصوبے پر عملدرآمد کیا جارہا ہے وہ حساس مقام ہو۔ دونوں (i) : معلومات رابطہ اور (ii) ۸۰ آن لائن پر دستیاب
e.pdf۴۴۳۹/a-i۳: http://www.fao.org/

منصوبے کے ورکشاپس و دیگر تقریبات میں شکایات سے متعلق ضروری معلومات کے تحت کارروائی کی جائے گی اور تمام اجلاسوں میں مذکورہ شکایتی فائل کو بند کیا جائے گا۔ یہ بھی توقع کی جاتی ہے کہ کسی شکایت کے اندراج، کارروائی اور آگہی سے متعلق معلوماتی مواد تقسیم کیا گیا ہے اور رابطہ نمبرز بھی فراہم کیا گیا ہے۔
پروجیکٹ میں دستاویزات اور رپورٹنگ کیلئے ذمہ دار ہوگا۔ موصول شکایت کی نظرداری اور کارکردگی سیف گارڈ کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ کسی طرح کی کارکردگی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔

۲۲۴۔ اس منصوبے کے تحت شکایت سے متعلق طریقہ کار مندرجہ ذیل اقدامات پر مشتمل ہوگا:

- مشاورت میں مندرجہ ذیل ترجیحات، معمولی شکایات کا ازالہ مقامی سطح پر کیا جائے گا، اور متعلقہ فریقین اور دیہی بزرگوں کے روایتی فیصلے کے تحت حل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس بات کا اندازہ ہو کہ نسلی اقلیت کسی شکایت کی اطلاع دے رہی ہے اور (ا) گاؤں کے ایک معزز شخصیت کو منتخب جائے گا، وہ بزرگ نسلی اقلیت برادری کا رکن بھی ہونا چاہئے؛ یا (ii) شکایت کو حل کرنے کیلئے دو یا اس سے زیادہ گاؤں کے بزرگ منتخب کیے جائیں گے جبکہ ان بزرگوں میں کم از کم ۵۰ فیصد اقلیتی نمائندگی کے حامل بزرگوں کا ہونا لازمی ہے۔

- ایسی صورت میں جس طرح سے ایف اے او ایف اے او کے ذریعہ براہ راست شکایت کو ترجیح دیتے ہیں، لیکن ذاتی طور پر کسی دعویٰ دائر کرنے کی صلاحیت نہیں ہے، متعلقہ شخص مقامی عملدرآمد کرنے والے یونٹ کو (زبانی یا تحریری) طور پر شکایت کا اظہار کرے گا (یعنی ایف اے او یا متعلقہ کمیونٹی تنظیم)۔ مقامی سطح پر مقرر عملہ مذکورہ شکایت کو

- صوبائی عملدرآمد یونٹ (PPIU) ملتان کو ارسال کرے گا جبکہ رہنما سیف گارڈ اسپیشلسٹ سطح پر وصول کرنے اور اسے فائل کرنے کیلئے ذمہ دار ہوگا۔ دعویدار فرد بالواسطہ شکایت درج کرا سکیں گے، ان کو یہ حق حاصل ہے۔ شکایت درج کرنے کے عمل پر غور کرنے کے ساتھ ساتھ موجودہ روایتی یا نسلی تنازعے کے حل کے طریقہ کار پر غور کرے گا اور کمیونٹی کے خود حکومتی نظام کے ساتھ مداخلت نہیں کرے گی۔ پی پی آئی کے ذریعے براہ راست حفاظتی ماہرین کو فون کے ذریعہ شکایت پر عملدرآمد کیلئے رابطہ کی معلومات بھی دی جائے گی۔

- شکایت طریقہ کار کی ایک شق کے تحت ماہر سیف گارڈ اسپیشلسٹ کے ذریعہ رجسٹر کی جائے گی اور پروجیکٹ کوآرڈینٹر پی ایم یو (PMU) کو ارسال کر کے جائز شکایت سے متعلق معلوم کیا جائے گا۔ شکایت پر کارروائی کے دوران اس کی رازداری سے محفوظ کی جائے۔

- اگر صورتحال بہت سی نمونہ ہے، یا شکایت کنندہ قرارداد کو قبول نہیں کرتا، شکایت ایک اعلی لیورل کو بھیجی جائے، جب تک کہ کوئی حل یا قبول نہیں ہو سکتا.

- مناسب شکایات متعلقہ اداروں یا پی ایم یو (PMU) کو ارسال کی جائیں گی۔ پی ایم یو پروجیکٹ کوآرڈینٹر ذمہ دار ہو گا کہ مذکورہ شکایات کو کس طرح دیکھتا ہے۔

- ہر شکایت موصول ہوئی ہے، ایک تحریری ثبوت دس (۱۰) کام کے دنوں میں بھیجا جائے گا، اور (۳۰) روز کے اندر پروپوزل تیار کیا جائے گا.

- قرارداد کی تعمیل کے تحت کسی شکایت کو حل کرنے یا مذکورہ وجوہات معلوم کرنے کیلئے شخص فریق کو طلب کر کے بات چیت کر سکتا ہے۔
قرارداد کے تعمیل کے مطابق، شکایت کے حل کیلئے شخص، آپ کے شکایت کنندہ سے بات چیت کر سکتا ہے، یا اس سے وجوہات کو بہتر بنانے کے لئے انٹرویو اور اجلاسوں کا مطالبہ کر سکتا ہے.

- اگر صورتحال قابو میں نہیں آسکتی ہو اور شکایت کنندہ قرارداد کو قبول نہ کرتا ہو، ایسی صورتحال میں شکایت کو حل کرنے کیلئے اعلیٰ سطح پر ارسال کی جائے۔

- تمام شکایات موصول ہوئی ہیں، اس پر ردعمل اور قراردادوں کو صحیح طور پر رجسٹرڈ کرنا ضروری ہے۔

عالمی طریقہ کار:

۲۲۵۔ سیف گارڈ کے خصوصی ماہر: اس مرحلے پر سیف گارڈ کے خصوصی ماہر کو شکایت زبانی یا تحریری طور پر دی جا سکتی ہے (پی پی آئی یو میں سیف گارڈ کے خصوصی ماہر کو فون پر بھی شکایات کی جا سکتی ہے اور موصول شکایات کو رجسٹر پر رکھی جائیں گی۔ رہنما سیف گارڈز کی جانب سے اہلیت سے متعلق جانچ پڑتال کے بعد شکایات پی ایم یو (PMU) کو پروجیکٹ کوآرڈینٹر کو ارسال کی جائے گی۔

۲۲۶۔ پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ: رہنما سیف گارڈ اسپیشلسٹ کی تحریر پی پی آئی جے (PPIJ) کے کوآرڈینیر کے توسط سے پی ایم یو (PMU) کو موصول ہونی چاہئے۔ پروجیکٹ کوآرڈینٹر حتمی منظوری فراہم کرے گا اور شکایت کی تفتیش اور اہلیت سے متعلق کارروائی اور حل اخذ کرے گا۔

۲۲۷۔ پراجیکٹ نگرانی کمیٹی (پی او سی): اگر شکایت پی ایم یو (PMU) کے ساتھ سے حل نہیں کی جا سکتی ہو تو پی او سی کے چیئر شکایت کو مخاطب کرنا ہو گا، اس کے بعد شکایت اگلے مرحلے پر جی اے او GAO (نمائندے) کو ارسال کی جاتی ہے۔

۲۲۸۔ ایف اے) ایف اے او (کا نمائندہ: اایف اے او نمائندے کی مدد سے درخواست کی جاتی ہے، اگر ایک قرارداد پر اس سے قبل دو سطحوں پر (PMU) اور (POC) پر اتفاق نہ ہو۔

۲۲۹۔ایف اے او علاقائی دفتر برائے ایشیا اور پیسفک: ایف اے او کا نمائندہ درخواست کرے گا، اگر ضروری ہو تو، علاقائی دفتر کے مشورے سے شکایت کا حل۔ یا ریجنل دفتر کو قرارداد تحت شکایت کے حل کو منتقل کیا جائے گا، اگر مسئلہ انتہائی پیچیدہ ہے۔

۲۳۰۔ایف اے او علاقائی نمائندہ: صرف مخصوص وجوہات یا پیچیدہ مسائل پر ایف اے او) ایف اے او (انسپکٹر جنرل کی معاونت کرے گا، جو اس مسئلے کو حل کرنے کیلئے انسپکٹر جنرل (OIG) کے دفتر سے رجوع کرے گا۔

قرارداد:

. شکایت کے ذریعہ ایک قرارداد کی منظوری پر، معاہدے کے ساتھ ایک دستاویز پر دستخط کیا جانا چاہئے، واضح طور پر قرارداد کی شرائط کے ساتھ ہونا چاہئے۔

۲۳۱۔شکایت قرارداد کے تحت قبولیت، مسودے کے معاہدے پر دستخط کرکے گا اور قرارداد کے شرائط کے تحت اس کا اخراج کرے گا۔

شکایت وصول کرنے والا	کارروائی کی ضرورت ہے
رہنما سیف گارڈ اسپیشلسٹ پی پی یو(PPU)	دو کاروباری دنوں کے اندر شکایت درج کی جائے اور مذکورہ شکایت پی ایم یو(PMU) کو ارسال کی جائے۔
پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ PMU	رسید کے ۵ کاروباری دنوں کے اندر معزول ہونا ضروری ہے۔
پروجیکٹ نگرانی کمیٹی(POC)	کسی بھی تنظیم کو شکایت موصول ہو سکتی ہے جبکہ شکایت کی وصولی کے ثبوت فراہم کرنا لازمی ہے۔ اگر معاملہ قبول کیا جائے تو وصول کنندہ کو تمام معلومات کو پائیدار نگرانی سے متعلق کمیٹی کے ممبران کو ارسال کرنے کیلئے ایک قرارد جانچنے کیلئے ایک اجلاس طلب کیا جائے گا، مذکورہ جواب ۵ کاروباری روز کے اندر ارسال کیا جا سکتا ہے، منصوبے نگرانی کمیٹی کے اجلاس کو تبدیل کرے گی۔
پاکستان میں ایف اے او کا نمائندہ	پی سی سی کے ساتھ مشاورت میں، ۵ کاروباری دنوں کے اندر پی او سی اور ایف اے او نمائندہ کو جواب دینا ضروری ہے: مینا دوولچی ایف اے او-Pk@fao.org;mina.dowlatchahi@fao.org ٹیلی فون نمبر: +۹۲-۵۱-۹۲۵۵۴۵۴-۹۲۵۵۴۵۴
ایف اے او علاقائی دفتر برائے ایشیا اور پیسفک	نمائندہ سے مشاورت ۵ کاروباری دنوں میں نمائندے کے ساتھ مشاورت ضرور کی جائے۔ ایف اے او۔mina.dowlatchahi@fao.org؛Pk@fao.org ٹیلی فون: (+۶۶۲)۶۸۷۴۰۰۰

انسپکٹر جنرل کا دفتر	ای میل Investigations-hotline@fao.org فیکس کے ذریعے ممکنہ دھوکہ دہی اور منفی رویہ کی اطلاع کیلئے، رازداری: +)۳۹ (۰۶۵۷۰۵۵۵۵۵ ای میل کے ذریعے: تحقیقات۔ہاٹ لائن fao.org خفیہ ہاٹ لائن کے ذریعہ: ۰۶۵۷۰۵۲۳۳۳(+۳۹)

۲۳۲۔ اخلاقی گروپ کمیونٹی کے ممبران ذیلی سرگرمیوں کے ڈیزائن اور انضمام کے کسی بھی اور تمام پہلوؤں پر شکایت یا اپیل کر سکتے ہیں اور شکایت رائے فیڈریشن فارم کے ساتھ طریقہ کار کی وضاحت کرنے والا دستاویز منصوبے کے تحت تیار کیا جائے گا اور نسلی گروہ کمیونٹیوں کو ان کے استعمال کیلئے تقسیم کیا جائے گا۔ نسلی گروہ کمیونٹی کے ارکان کمیونٹی کے اجلاس اور مواصلات کے دیگر اقسام یہ ہیں کہ شکایت اور اپیل چینلز (جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے) سے متعلق واضح طور پر مطلع کیا جائے گا۔ ان کیلئے لئے آسان معلومات،، مواصلاتی ٹیکنالوجی اور میڈیا کے آلات استعمال کرنے کیلئے استعمال کیا جانا چاہئے۔ متعلقہ باشندوں اور/ تنظیموں کے ذریعہ فراہم کردہ مٹیریل سے متعلق تجاویز اور رائے سے متعلق دستاویز بہتر ہونے چاہئیں۔

۶۰۰ متوقع منصوبے کے اثرات

۶۱ء ماحولیاتی اور سماجی اثرات کا جائزہ

۲۳۳۔ مجموعی طور پر، منصوبے کے مثبت اثرات سامنے لانے کے لئے پرُامید ہیں پاکستان میں سب سے کمزور کسانوں سے متعلق موسمی تبدیلی کیلئے اپنا کردار ادا کرنا ہے۔ ان متوقع مثبت اثرات کے ساتھ، منصوبہ کو متعلق نچلی سطح خطرے کی درجہ بندی کی گئی ہے (کیٹگری بی) جو اجرت کی حامل مارکیٹ میں بڑے پیمانے پر غیر مساوی ہے اور منصوبے کے نقطہ نظر سے زمین سے محروم کسان ہیں، ان کو منصوبے کی سرگرمیوں میں شامل کیا گیا ہے۔ اس منصوبے کے ممکنہ مثبت اور منفی اثرات نیچے دیئے گئے ہیں گئے ہیں:

۲۳۴۔ مثبت اثرات: اس منصوبے سے قدرتی وسائل اور زرعی زمین سمیت اجرتی کسانوں کی بہتری کی توقع کی گئی ہے یہ توقع کی جاتی ہے کہ اس منصوبہ کے اثرات مجموعی طور پر مثبت ہوں گے۔ زراعت سے منسلک ماحولیاتی تبدیلیوں کی مشق اور قدرتی وسائل کی دستیابی (بالخصوص بنیادی طور پر پانی کی دستیابی) ماحولیات اور زراعت کیلئے بہتر ثابت ہو گی، جس کے نتائج طویل عرصے تک انسانی صحت اور خوشحالی پر مثبت اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ مشینری اور آلات، ٹیکنالوجی سمیت دیگر عوامل کی مد میں کی گئی سرمایہ کاری سے زرعی پیداوار اور موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کم کرنے اور زرعی و غیر زرعی رقبہ سے پیداوار حاصل ہونے کی توقع ہے۔ خاص طور پر ایف ایف ایس (FFS) کی سیشن اور جزدو (۲) کے تحت سرگرمیاں اس بات کو یقینی بنائیں گی کہ کسانوں کو بغیر کسی منصوبے کے تحت عملی طور پر "بہتر کریں" کے قابل بنانا ہے۔ مثال کے طور پر کیڑوں کے خاتمے کے انتظام کو فروغ دینے کیلئے مذکورہ منصوبوں کے تحت (آئی پی ایم) کا استعمال کیا جائے گا، جو کہ (اور مجموعی طور پر استعمال ہونے والی) کیڑا مارنے میں غیر موثر ہے۔ سماجی طور پر متعارف کردہ ہدف کے تحت کمیونٹی میں اضافی صلاحیتوں کی بناء پر معیشت کو بہتر بنانے کی امید ہے۔ زمین کی زرخیزی بڑھ جانے کی وجہ سے کسانوں کے کام کی تلاش میں ہجرت کرنے میں بھی واضح کمی واقع ہو گی۔ اس طرح ہجرتی مزدوری کی شرح میں بھی مثبت کمی متوقع ہے۔ ماحولیاتی محاصرہ زراعت کیلئے آب وہوا، پانی مینجمنٹ کی معلوماتی پورٹل کو آبپاشی کے فوائد کے ساتھ حکومت کی وزارتوں، محکموں،

سہولیات میں بہتر تعاون اور روابط قدرتی وسائل کی منصوبہ بندی سمیت زرعی توسیع کی خدمات پر مثبت اثرانداز ہوگا۔اس منصوبے میں جینڈر ایکشن پلان کے تحت خواتین کو معلومات کی فراہمی سمیت زراعت کے شعبہ میں قابل اور خود مختیار بنانے کو یقینی بنایا جائے۔

۲۳۵۔منفی اثرات: معمولی ممکنہ منفی اثرات، کم سے کم ہوتے ہیں اور صرف عمل درآمد / عملی مرحلے کیلئے پیش گوئی کرتے ہیں۔ سماجی نقطہ نظر کی تشکیل، بے زمین کسانوں اور کرایہ داروں کے منصوبوں میں شامل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اجرت یافتہ کسان اور زمیندار کے مابین تعلقات میں تبدیلیوں کا ممکنہ خطرہ زمین کی قیمت میں اضافے کے باعث بڑھتی ہوئی زراعت کی پیداوار کا نتیجہ ہیں۔اس کے علاوہ پاکستان میں نوجوان اکثر طور پر اپنے خاندانوں کے ساتھ زراعت کے کام میں مدد کرتے ہیں، جس کے پیش نظر یہ خطرہ رہتا ہے کہ ان نوجوانوں کو عمر کے مناسب حصے میں کام کرنا پڑ رہا ہے، جب تک اس کی نگرانی نہ کی جاتی، وہ ناتجربہ کاری کی وجہ سے ماحولیاتی آلودگی پھیلانے کا سبب بنتے ہیں،اس نقطہ نظر کے تحت زراعت کے شعبہ میں پیداوار میں اضافے کیلئے ماحولیاتی آلودگی سے متعلق فضلہ کی تعریف کی جاسکتی ہے: مثال کے طور پر، غیر معیاری کھادیں جو مکمل طور پر پیداوار کو ختم نہیں کرتی،اس منصوبے کے تحت ترقی نہیں کی جاسکتی۔

ایف ایف سی کیلئے بیج اور پودے لگانے والے مواد کی فراہمی اور آب وہوا کے محاصرے سے متعلق تعارف یہ ہے کہ اس منصوبے میں درمیانے درجے کے خطرے کو بھی بڑھادیتا ہے، حالانکہ ملک میں پہلے ہی مختلف قسم کی سفارش کردہ رجسٹرڈ یا تصدیق شدہ استعمال کی جاتی ہیں، چھوٹے زرعی میٹھی نظاموں کے قیام کیلئے معمولی تعمیراتی سرگرمیوں کی پیروی کی جاسکتی ہے۔اس طرح کے اسٹیشنوں کے چھوٹے سائز کے باعث ممکنہ منفی اثرات اور کم سے کم ہونے کی توقع کی جاتی ہیں۔مثال کے طور پر: دوران تنصیب شور کی آلودگی اور دھول کی وجہ سے صحت / حفاظت کے خطرات لاحق ہوسکتے ہیں۔ان تمام منفی اثرات کا براہ راست تعلق جزدو (۲) سے ہوتے ہیں۔کم از کم اعتدال پسند، مقامی، عارضی طور پر اور کم سے کم ہونے کا تصور کیا جاتا ہے۔

۶ء۲ جز کے اثرات کے تحت خرابی

۲۳۶۔مندرجہ ذیل چارٹ کے تحت فراہم کردہ جز کے تحت متوقع مثبت اور ممکنہ منفی اثرات کی خرابی:

جزا: مندرجہ ذیل کے تحت پانی اور زراعت کے شعبہ میں موسمیاتی تبدیلی سے متعلق معلومات میں اضافہ

*ای ٹی۔مساوات اور زراعت سے متعلق نظام

ذیلی اجزاء	مثبت اثرات	منفی اثرات
پانی کے انتظام میں بہتری	• پانی سے متعلق سائنسی نظام جس میں عالمی سطح کی ٹیکنولوجی اور عالمی سطح پر زمین کی پیمائش • ملک بھر میں پانی کا معیاری انتظام • ہائیڈرولوجیکل ماڈیولنگ کی بنیاد پر زمین پر پانی کا بہاؤ اور آب وہوا کی بناء پر تبدیلیاں	

	• پی سی آر ڈبلیو آر (PCRWR) اور آئی آر ایس اے (IRSA) کے تحت صوبائی آبپاشی اور نکاسی آب کی اتھارٹیز کی صلاحیتوں میں اضافہ	
(ET) کی بنیاد پر پانی کے انتظام سے متعلق نظام کی تشکیل	• اِی ٹی (ET) ڈیٹا کے تحت زراعت کیلئے منصفانہ پانی کے استعمال کی نگرانی کیلئے مضبوط، مربوط اور اعلیٰ انتظام • پانی کی وزارت، پی سی آر ڈبلیو آر، پانچ آبپاشی محکمہ اور سندھ آبپاشی اور نکاسی محکمہ کے مابین ۸ میں اضافہ ہو	عارضی طور پر آلودگی/ دھول سے بچاؤ کیلئے اِی ٹی (ET) آلات اور ایگرو میٹ سسٹم کی تنصیب
معلوماتی خدمتوں کا استعمال، اور موجودگی کو بہتر بنانا	• زراعت کیلئے آب و ہوا اور پانی و دیگر کی رسائی، معلومات میں اضافے کے اعداد شمار	

جز ۲: آب وہوا کی تبدیلی کیلئے فارم پر عملدر آمد

ذیلی اجراء	مثبت اثرات	منفی اثرات
بہتر آب وہوا سے متعلق طریقہ کار	• پروڈیوسرز کیلئے جنگلات کے پھیلاؤ سے فائدہ حاصل کرنے کیلئے تازہ ترین تربیت بشمول کمیونیکشن مٹیریل سی آراے کے تحت مشق انڈس کی بنیاد پر • فیلڈ تجربے کے تحت فیڈ بیک کے مواقع سمیت دیگر معلومات سی آراے مشق کی بنیاد پر	
فارم کے پانی کے انتظام پر آب و ہوا سے بچاؤ، زراعت میں ٹرینرز کی تربیت کے غیر معمولی طریقوں ، سی آر اے اوراو ایف ڈبلیو ایم کے ساتھ تبدیل کرنے کیلئے کسان کی صلاحیتوں میں اضافہ لانا	• توسیع کے کارکنوں اور کسانوں کو سہولیات فراہم کرنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوا ہے تاکہ موسمیاتی تبدیلی کی معلومات اور آب و ہوا کی زرعیضروریات	عارضی طور پرآلودگی/ دھول سے بچاؤ کیلئے اِی ٹی (ET)آلات اور ایگرو میٹ سسٹم کی تنصیب
اوایف ڈبلیواور سی آراے کے تحت زراعت کے طریقوں کو بہتر بنانے کیلئے کسانوں کی صلاحیتوں کی ترقی	• موسمیاتی تبدیلیوں میں کسانوں کی دلچسپی میں اضافہ • بہتر ذراعت کے طریقوں پر مبنی بہتر زرعی زمین جو ماحولیاتی بہتری اور ماحولیاتی نظام کیلئے فائدہ مند ہے (مٹی زراعت، وغیرہ میں اضافہ) • اہم تکنیکی، فار مینجمنٹ، کاروباری اور قیادت کی مہارت پر تقریباً ایک لاکھ ۴۰ ہزار کسانوں کی ترقی کی صلاحیت	• بیج کی فراہمی اور ایف ایف ایس کیلئے دیگر زراعت کے آدانوں کی وجہ سے غیر استعمال شدہ/ • آبوہوا محاصرہ کی اقسام کو ترقی دی جاسکتی ہے اور ملک میں اس طرح کی ضرورت ہے لیکن تاحال مکمل طور پر رجسٹرڈ نہیں ہے۔ • زراعت کی پیداوار میں اضافے کے نتیجے میں کیڑے / کھاد کی کی غیر منصفانہ استعمال سمیت ماحولیاتی آلودگی کا سبب بننے والے فضلہ اسباب ہو سکتے ہیں (مثال کے طور پر: کھادوں کے استعمال سے دھیرے دھیرے آلودگی پیدا کرنے والی گیس خارج ہوتی رہی ہے۔ • مناسب کام اور/ یا کرایہ دار معاہدہ زمین کی بڑھتی ہوئے پیداوار میں مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے۔

جز۳ : مسلسل تبدیلی کیلئے ایک قابل ماحول بنانا

ذیلی اجراء	مثبت اثرات	منفی اثرات
معلومات اور آگاہی میں اضافے سے متعلق مہم کو بہتر بنانے کیلئے مہم	• کارروائی کیلئے معلومات کی وسیع پیمانے پر رسائیسر سطح پر کسانوں کو سی آر اے (CRA) کے تحت سفارشات • حکومت کے عملے، این جی اوز اور نجی شعبہ کے حصول کے مابین شعور میں ہوا	
وفاقی اور صوبائی حکومت کی جانب سے معاونت پذیری پر عملدرآمد	• ہم آہنگ پالیسیوں اور طریقہ کار، سی آر اے (CRA) کو بڑھانے کے قابل بناتے ہیں • پالیسی سازی اور منصوبہ بندی میں ثبوت کے استعمال میں اضافہ	
کسانوں کو ماحولیاتی محیط طریقوں کو استعمال کرنے کیلئے قابل بنانے سے متعلق خدمات	• سی آر اے (CRA) میں اضافے کیلئے ضروری مالی درالحکومت تک رسائی میں اضافہ • سی آر اے (CRA) کیلئے ضروری معیار کے آدانوں میں اضافہ • موسمیاتی بہتری کیلئے زمین تیار کرنے کیلئے دیہی نونوانوں کی صلاحیت میں اضافہ	

۷۔۰ مثبت اثرات بڑھانے اور خدشات میں کمی کے لیے تخفیفی اقدامات اور طرزِ عمل

۷۔۲۳۔ یہ حصہ دو ممکنہ تشکیلی اجزا کے تخفیفی اقدامات واثرات سے بحث کرتا ہے۔ ذیل کے جدول میں زرعی پیداواری سرگرمیوں کے حوالے سے تخفیفی اثرات اور اقدامات کو بیان کیا گیا ہے۔

مجوزہ تخفیفی اقدامات: گوشوارہ نمبر ۱۸	
ممکنہ خطرات، خدشات	مثبت اثرات بڑھانے اور خدشات میں کمی کے لیے تخفیفی اقدامات اور مواقع
تشکیلی جزو۔۱: پانی اور زراعت کے شعبوں میں آب وہوا کی تطبیقی تبدیلی سے متعلق معلوماتی خدمات کو بڑھانا	
ای ٹی اور، یا ایگرومیٹ اسٹیشن کی تنصیب کے دوران عارضی گردوغبار، سماعی آلودگی (شور)	خشک اور تیز ہوا والے موسم کے دوران تنصیبی مقامات کا نم آلود ہونا جبکہ ۵۰ میٹر کے اندر ایک رہائشی مقام سے تنصیب (انسٹالیشن) نے باقاعدہ کام کے اوقات کے دوران کام کرنا ہے۔
تشکیلی حصہ: ۲ تبدیلیءآب وہوا سے متاثرہ سے متعلق کھیتوں کی بحالی، رونق کی تعمیر	
زراعتی پیداوار کی شدت میں تیزی کے اثرات	کسانوں کو ماحولیات سے متعلق کھیتی باڑی کے مناسب طور طریقے سکھانا۔ کیڑوں مکوڑوں کو مارنے والی ادویات کے محفوظ انتخاب کے لیے ہدایت (ان مقامات پر جہاں ان کا استعمال ناگزیر ہو)۔ کیڑے مکوڑوں سے بچاؤ کے مربوط تصور کی تشہیر اور کیڑوں مکوڑوں اور جڑی بوٹیوں کو مارنے والی ادویات کے مسلسل استعمال کی پرزور حوصلہ شکنی۔
کیڑے مکوڑے مارنے والی ادویات کا حد سے زیادہ بالواسطہ استعمال	کسانوں کے گروہوں کو کام (مظاہروں) کی جگہوں پر آئی پی ایم اور جی اے پی کے طریقہ ہائے کار، طور طریقوں سے متعلق تربیت مہیا کرنا۔ جب کیڑے مکوڑوں کو مارنے والی ادویات کا استعمال ناگزیر ہو تو دوسری اقسام پر حیاتیاتی کیڑے مکوڑوں کو مارنے والی ادویات کی سفارش کی جاتی ہے۔ کیڑے مار ادویات کے محفوظ استعمال سے متعلق تربیت بھی فراہم کی جائے گی۔ منصوبے کے تحت کوئی کیڑے مار دوا حاصل نہیں کی جائے اور انتہائی خطرناک ادویات (ایچ ایچ پی) استعمال نہیں کی جائیں گی (غیر اہلیت فہرست کے لیے ضمیمہ نمبر ۱ دیکھیں اور پاکستان میں قانونی طور پر بند کیڑے مار ادویات کی فہرست کے لیے دیکھیں ضمیمہ نمبر ۲)۔ ضمیمہ نمبر ۳ کیڑوں سے بچاؤ سے متعلق ہدایات فراہم کرتا ہے۔

کھادوں کا ضرورت سے زیادہ استعمال اور یا ست رو کھاد کی وجہ سے نئے ماحولیاتی فضلے کی پیدائش۔	زمین اور فصل (فصلوں) سے متعلق مناسب کھاد کے استعمال اور درست شاخت سے متعلق توسیع و تربیت کی فراہمی'۔ جہاں ممکن ہو' نباتاتی کھاد اور حیوانی فضلے (کھاد) کے استعمال کا فروغ۔ جہاں تک کھادوں کے استعمال کا تعلق ہے' کیونکہ بچاؤ کے طور طریقے' جگہ کی شرائط اور کھیتوں کے حساب کتاب سے مختلف ہوتے ہیں' کھادوں (غذائی فضلہ) کا استعمال ۴ آر' سٹیوارٹ شپ کے رہنما اصولوں کے مطابق کیا جائے گا (جیسا کہ سوئل اٹلس آف پاکستان میں سفارش کی گئی ہے)۔ خاص طور پر : ا۔ درست ذریعہ (غذائی اجزاء کا مناسب ذریعہ)۔ ۲۔ درست شرح (مقدار' فصل کی ضرورت اور مٹی کی جانچ کے مطابق لاگو ہو گی)۔ ۳۔ درست وقت (کھاد کا استعمال اس وقت ہو گا جب فصل اسے بہترین طور پر استعمال کر سکے)۔ ۴۔ درست مقام پر رکھنا (غذائی اجزا اور کھاد کے استعمال کا مناسب طریقہ)۔
موسمیاتی ہم آہنگی رکھنے والی اقسام کا تعارف جو ملک کے اندر پروان چڑھیں اور استعمال میں آئیں لیکن ابھی تک مناسب طور پر رجسٹرڈ نہیں ہیں۔	صرف مقامی انواع اور، یا علاقائی طور پر پروان چڑھنے والی نئی اقسام کا استعمال جو کہ رجسٹرڈ ہوں (مزید تفصیلات کے لیے ضمیمہ نمبر ا میں منفی فہرست ملاحظہ فرمائیں)۔ جہاں ضروری سمجھا جائے وہاں فوڈ اینڈ ا گریکلچر آرگنائزیشن کی تکنیکی یونٹ کے تحفظ نباتات سے متعلق (اے جی پی ایم) معائنے کو روبہ کار لایا جائے گا۔

ممکنہ خطرات، خدشات	مثبت اثرات بڑھانے اور خدشات میں کمی کے لیے تخفیفی اقدامات اور مواقع
بیجوں کی فراہمی (جن میں غیر تصدیق شدہ، غیر رجسٹرڈ اقسام کی موجودگی کا خطرہ موجود ہو)	صرف رجسٹرڈ، تصدیق شدہ بیج استعمال کریں (مزید معلومات کے لیے ضمیمہ نمبر ا میں منفی فہرست دیکھیئے)
نوجوانوں کی عمر سے مناسبت نہ رکھنے والا کام	محفوظ اور شائستہ دیہی ملازمتوں اور نوجوانوں کی عمر کی مناسبت سے کام کے متعلق حساسیتی تربیت کی فراہمی (س بات کے پیشِ نظر کہ نوجوان اکثر اپنے اپنے خاندانوں کی کھیتی باڑی میں مدد کرتے ہیں)

بڑھتی ہوئی پیداواری صلاحیت کی وجہ سے زمین کی اضافہ شدہ قدر جس سے زمین کی کرایہ داری کے انتظامات سے متعلق مسائل پیدا ہوتے ہیں	جنگلات، پیشہ ورانہ ماہی گیری اور زمین کی مدت میعاد کی ذمہ دارانہ گورننس پر رضاکارانہ رہنمائی (VGGT) کا استعمال منصوبے کی سرگرمیوں میں نسلی اقلیتوں کی ناکافی شمولیت اور، یا مسلسل جاری سماجی اور ثقافتی رکاوٹوں کی طرف حساسیت کا فقدان
	آزاد، پیشگی، اور باخبر رضامندی کی پیروی منصوبے میں شروع سے لے کر آخر تک کی جائے گی ذیلی رگرمیاں کی نشاندہی کی جائے گی۔ نگرانی اور قدری تجزیے (evaluation) کو عمل میں لایا جائے گا اور اس طرح منصوبے کی آگے کی طرف رواں بہتری کی سرگرمیوں کو عمل میں لایا جائے گا۔ نسلی اقلیتوں کے لیے حساس مشفق رویہ رکھا جائے گا۔
ای ٹی آلات اور/یا ایگرو میٹ اسٹیشن کی تنصیب کے لیے زمین کے کے چھوٹے ٹکڑوں کا حصول	پاکستان میٹرولاجیکل ڈیپارٹمنٹ (پی ایم ڈی) کو ای ٹی آلات اور/یا ایگرو میٹ اسٹیشن کی تنصیب کے لیے لیے جگہوں/زمین کی ضرورت پڑنے پر مندرجہ ذیل کام انجام دیے جائیں گے: ۱۔ سرکاری ادارہ سے زمین کے حصول کے لیے: پی ایم ڈی کسی سرکاری ادارے/صوبائی محکمہ زراعت اور/یا یونیورسٹی کی تحقیق کے لیے مختص زمینوں کا حصول ممکن بنا سکتا ہے۔ جس کے لئے ایک مفاہمت کی یادداشت پر دستخط کئے جا سکتے ہیں یا وہ ٹھیکہ پر لی جا سکتی ہے۔ مثال کے طور پر ضلع ملتان میں زرعی یونیورسٹی ملتان نے اپنی زرعی زمین/تحقیق کے لیے مختص زمین پی ایم ڈی کو فراہم کی ہے جو شہری علاقہ سے ۸۰ کلو میٹر دور ہے تا کہ وہاں ایک ایگرو میٹ اسٹیشن نصب کیا جا سکے اس کے اعداد و شمار کا جائزہ/ریڈنگ لینے کے لیے پی ایم ڈی نے ٹیکنکل اسٹاف مہیا کیا ہے جس کے سلسلے میں زرعی یونیورسٹی ملتان کو ماحولیاتی اعداد و شمار کی ایک کاپی دستیاب ہو گی ۲۔ نجی مالکان/کسانوں سے زمین کے حصول کے لیے: پی ایم ڈی زمین کے حصول کے اس قانون پر عمل پیرا ہو گا جو سرکاری استعمال کے لیے زمین کے حصول کی قانونی تفصیلات بیان کرتا ہے۔ اس میں منصفانہ معاوضہ طے کرنے کے اصول و ضوابط بھی شامل ہیں۔ علاوہ ازیں اس منصوبہ کے تحت ہونے والی کسی بھی تنصیب کی غرض سے زمین کے حصول کے لیے ایف اے او کی لازمی قبل ازیں مشاورت عمل میں لائی جائے گی۔ اس لیے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ کوئی زمین حاصل/خریدی نہیں جائے گی تاوقتیکہ متعلقہ

	لوگوں سے رضامندی نہ لے لی جائے (یعنی زمین کا کوئی تصرف نہیں ہوگا اور کوئی حق برتری جتایا نہیں جاسکتا)۔
جبری مشقت اور/یا نوجوانوں کی عمر کے لحاظ سے غلط کام	بچوں سے مزدوری کے شواہد سامنے آنے کی صورت میں یہ منصوبہ کوئی بھی سرگرمی انجام نہیں دے گا بلکہ تمام سرگرمیوں اور کمیونٹی کی شراکت کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ بچوں سے مزدوری نہیں کروائی جائے گی اور نہ ہی نوجوانوں کو ان کی عمر کے لحاظ سے غلط کاموں میں شامل کیا جائے گا۔ تحفظ کاری کے تجزیہ پر جبری مشقت اور/یا نوجوانوں کو ان کی عمر کے لحاظ سے غلط کاموں میں شامل کرنے کے شواہد سامنے آنے کی صورت میں یہ پروجیکٹ مختلف نوعیت کی تربیتیں منعقد کرے گا۔ ایف اے او کی گرانقدر سرگرمیوں میں سے ایک سرگرمی اس پروجیکٹ میں زمین کی ملکیتی مدت، ماہی گیری اور جنگلات سے متعلقہ رضاکارانہ ہدایات کا اطلاق ہے۔ جس کی بدولت یہ توقع ہے کہ کہ اجرت/مزدوری اور زمین کی ملکیت سے متعلقہ مسائل کے حل میں خاطر خواہ بہتری آسکے گی۔ علاوہ ازیں یہ کہ کسانوں کے لیے قائم فیلڈ اسکولوں (ایف ایس ایس) میں دی جانے والی تربیت مالکان اور کرایہ داروں/زمین اجارہ پر لینے والوں، دونوں کے لیے جیت کا احساس/صورت پیدا کرتی ہے۔ تربیت کے دوران تمام شرکا کو اچھے زرعی طور طریقے، شائستہ دیہی روزگار اور محفوظ و عمر کے مطابق مناسب کام سیکھنے کے یکساں مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔ یہی طریقہ عورتوں کے لئے قائم کھلے سکولوں (ڈبلیو او ایس) میں اپنایا گیا ہے۔ ایف ایف ایس میں استعمال کیے جانے والے طریقہ کی بدولت لوگوں کی آمدنی میں اضافہ اور رہن سہن کے معیارات میں بہتری آرہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ سماجی مسائل سے آگہی بھی ہوئی ہے۔ جبری مشقت/بچوں کی مشقت سے متعلقہ مسائل کا جائزہ و نگرانی یقینی بنانے کے لیے اس منصوبہ کے تحت مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے جائیں گے (تفصیلات باب نمبر ۹ میں دی گئی ہیں): (i) تحفظ کاری سے متعلقہ سالانہ تربیت (ii) شرکاء سے حالات میں تبدیلی اور پیش آسکنے والے مسائل پر سالانہ مشاورت

	(iii) ششماہی بنیادوں پر ای ایس ایم پیز کا جائزہ اور پورٹنگ کے کام
وی جی جی ٹی کا استعمال	

۲۳۸ : ماحولیاتی تخفیفی اقدامات کا خلاصہ

آئی پی ایم پر خود فعالی کی تربیتی پیشکش سے کیڑے مار ادویات کے بڑھتے ہوئے بالواسطہ استعمال کو کم کر دیا جائے گا۔ ایسی مثالوں میں جہاں کیڑے مار ادویات کا استعمال نا گزیر ہے، کیڑے مار ادویات کے محفوظ استعمال سے متعلق تربیت مہیا کی جائے گی اور دیگر اقسام پر حیاتیاتی کیڑے مار ادویہ کو فروغ دیا جائے گا۔ منصوبے کے تحت کوئی کیڑے مار دوا حاصل نہیں کی جائے گی اور انتہائی خطرناک کیڑے مار ادویات منصوبے والے علاقوں میں استعمال نہیں کی جائیں گی۔

۲۳۹ : معاشرتی تخفیفی اقدامات کا خلاصہ

صاف ستھری دیہی ملازمتوں، پیشہ ورانہ صحت اور زمین کی میعاد سے جڑے ہوئے خطرات کو ان اقدامات کے استعمال کے ساتھ کم کر دیا جائے گا:

(i جنگلات، تجارتی ماہی گیری اور میعاد زمین کے ذمہ دارانہ انتظام پر رضاکارانہ رہنمائی (VGGT (۔ (ii ان حالات میں جہاں نوجوان اکثر اپنے خاندانوں کی کھیتی باڑی میں مدد کرتے ہیں، صاف ستھری دیہی ملازمتوں اور عمر سے مناسبت رکھنے والے کاموں پر حساسیتی تربیت۔ iii) کیڑے مار ادویات کا محفوظ استعمال۔ نسلی اقلیتوں کے لحاظ سے ایف پی آئی سی استعمال کی جائے گی اور مسلسل مشاورت شراکتی نگرانی اور قدری تجزیہ کے منصوبے میں اول تا آخر بہتری لانے والی آراء مہیا کرنے والے ایک ذریعے کی طرح جاری رہے گا۔ قائم شدہ شکایات کے ازالے کا میکنزم (GRM) کو کمیونٹی مشاورت کی درخواستوں سے ہم آہنگی کے ساتھ روبہ عمل لایا جائے اور یہ نسلی اقلیتوں کی ضرورت کا ہمدردانہ ادراک رکھے گا۔

۲۴۰" : صنفی سرگرمیوں کے میصوبے" کے بغیر یہ لائحہ ئمل (ESMF) ایک مکمل لائحہ ئمل نہیں کہلا سکتا بلکہ ایک خود اختراعی طریقہ عمل بن جاتا ہے اور منصوبے کی ساخت میں ایک خود اختراعی عمل پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اس دستاویز میں شامل شکایات میں ازالے کا نظام ایک حتمی نظام نہیں ہے بلکہ جی آر ایم کا مقصد شفافیت کے ساتھ ایک ایسے منصوبے کی تکمیل ہے جس میں رائے دہی خلقی نظام کے طور پر موجود ہو۔ دونوں ای ایس ایم ایف اور جینڈر ایکشن پلان ایسے مثبت پہلو سمجھے جاتے ہیں جو منصوبے کو نافذ کرنے والوں کو وسیع تر ماحولیاتی اور سماجی باہم فائدں کے لیے سرگرمیوں کی نشاندہی اور تعمیر میں مدد کرتے ہیں تاکہ یقینی بنایا جاسکے کہ ماحولیاتی اور معاشرتی مسائل مناسب طور پر ایف اے او اور GCF کی پالیسیوں کے مطابق اور ان کی تعمیل میں حل کیئے جاتے ہیں۔ منصوبے کی سرگرمیوں پر عمل درآمد کیے جانے سے پہلے منصوبے کی تمام سرگرمیاں جانچ پڑتال، جائزے اور اجازت کے عمل سے گزریں گی۔

۲۴۱ : یہ باب اس عمل کو یہ بات یقینی بنانے کے لیے بیان کرتا ہے کہ ماحولیاتی اور سماجی تفکرات کو اداراتی انتظامات اور طریقہ کار کے ذریعے حل کیا جائے جنہیں یہ منصوبہ ذیلی سرگرمیوں کے نفاذ، منظوری، تیاری اور نشاندہی کی ترتیب و تنظیم کے لئے استعمال کر رہا ہے۔

۲۴۲ : مفصل ماحولیاتی اور سماجی حفاظتی اقدامات کے عمل ذیل میں دیئے جا رہے ہیں:

۱۔۸ مرحلہ اول: ذیلی سرگرمیوں کی تعریف

۲۴۳ : مقصدی اعتبار سے اس منصوبے سے ماحولیاتی اثرات کی نسبت ماحولیاتی فوائد زیادہ متوقع ہیں تاہم یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ برے اثرات بھی منتج ہو سکتے ہیں اگر ان کی نشاندہی منصوبہ سازی دور میں ہی شروع ہو جائے اور ان کے تخفیفی اقدامات کو پروجیکٹ کی منصوبہ بندی سے ملا کر یکجان کر دیا جائے منصوبے سے ہونے والے ممکنہ مضر اثرات چھوٹے اور محدود ہونے کا امکان ہے۔

۲۴۴ : یہ خیال کرتے ہوئے کہ ہر مقام نفاذ پر نافذ ہونے والی سرگرمی اپنی نوعیت میں ملتی جلتی ہو گی اور مقام نفاذ پر اس کی پیمائش اسی طرح ہو گی۔

۲۴۵ :اس ضمن میں پہلے سال کے دوران ذیلی سرگرمیوں کی نشاندہی کی جائے گی۔ ہر ایک ذیلی سرگرمی کے لیئے نفاذی مقامات کی نشاندہی سرگرمیوں کے ساتھ کی جائے گی جن میں صلاحیتوں کی تعمیر و تربیت کرنے والی سرگرمیاں شامل ہوں گی۔ ہر ذیلی سرگرمی کے لیے سرگرمیوں کے ساتھ نفاذی مقام کی نشاندہی کرنا ہو گی جن میں صلاحیت کی تعمیر، تربیت اور ہر مقام سے متعلق شراکت داروں کی دلچسپی کی خاص معلومات شامل ہوں گی۔

۲.۸ مرحلہ دوم: ذیلی سرگرمیوں کی جانچ پڑتال میں ماحولیاتی اور سماجی خطرہ

۲۴۶ :ایف اے او کی ماحولیاتی اور سماجی جانچ پڑتال چیک لسٹ (ضمیمہ ۵) اس بات کا تعین کرے گی کہ آیا ایک ذیلی سرگرمی کے لئے ماحولیاتی اور سماجی انتظامی منصوبے کی ضرورت ہو گی یا نہیں۔

۲۴۷ :ایک ذیلی سرگرمی کے لیے جسے ایک ای ایس ایم پی کی ضرورت ہو، نفاذی دور کے دوران نگرانی اور اداراتی انتظامات کے ساتھ ممکنہ ماحولیاتی اور سماجی اثرات جن کی نشاندہی کی جا سکتی ہو، کو درست طور پر ترتیب دینے کے لیے تخفیفی اقدامات کا ایک سیٹ شامل کرنا ہو گا۔

۲۴۸ :ایف اے او کی ماحولیاتی چیک لسٹ کی پیروی کرتے ہوئے ایف اے او ایک ماحولیاتی اور معاشرتی جانچ پڑتال کروائے گی۔ ایک مرتبہ نفاذی مقامات اور منافع پانے والوں کا تعین ہو جائے تو فی ذیلی سرگرمی ایک جانچ پڑتال چیک لسٹ مکمل کی جائے گی جس پر حفاظتی اقدامات کا ماہر پروجیکٹ مینجمنٹ یونٹ (جی ایم یو) میں دستخط کرے گا۔ جانچ پڑتال چیک لسٹوں کے نتائج میں حفاظتی اقدامات کے ماہرین اپنے نتائج بھی شامل کریں گے۔ یہ دستاویز ایف اے او یونٹ میں ای ایس ایم کو توثیق کے لئے بھیجی جائے گی۔

۲۴۹ :ذیلی سرگرمیوں کی جانچ پڑتال میں شامل ہے:

۔ یہ چیک کرنا کہ شامل سرگرمیوں کی اجازت ہے (منصوبے کی قانونی اور ضوابطی ضروریات کے مطابق)

۔ متوقع اثرات کی سطح کی بنیاد پر مطلوبہ ماحولیاتی پرکھ کی سطح کا تعین کرنا

۲۵۰ :ای اور ایس جانچ پڑتال چیک لسٹ کے نتیجے میں درج ذیل پڑتالی نتائج سامنے آئیں گے۔

i) مزید پرکھ کے لئے قسم (category) کا تعین کیا جائے۔ اور

ii) تعین کیا جائے کہ ماحولیاتی پرکھ کا کون سا آلہ استعمال کیا جائے گا۔

۲۵۱ :ماحولیاتی اور سماجی حفاظتی اقدامات کے ماہرین جی ایم یو میں سرگرمیوں کے نفاذ سے پہلے قبل نفاذ حفاظتی اقدامات کی دستاویزات (فی ذیلی سرگرمی ایک دستاویز) تیار کریں گے اور اسے ایف اے او کے ہیڈ کوارٹر میں توثیق کے لئے ای ایس ایم یونٹ بھیجیں گے۔

۲۵۲ :ان دستاویزات میں ذیلی سرگرمی سے متعلق ذیل میں دی گئی معلومات کا خاکہ پیش کیا جائے گا:

الف۔ تمام مقامات پر انجام دی جانے والی سرگرمیوں کی تفصیل

ب۔ تمام نفاذی مقامات کی تفصیل:

i) سرگرمیوں کے تعلق سے زمین اور اختصاصیات (specificities)

ii)منافع رسید گان اور شراکت داران

iii)مقامات کا نقشہ

ج۔ شراکت داروں کو مصروف کرنے کا عمل جو کہ ابتدائی دور میں انجام دیا گیا تھا اور شراکت داروں کی دلچسپی (مصروف رکھنے) کا منصوبہ جو کہ نفاذ کے دوران انجام دیا جاتا ہے۔

د۔ شکایاتی منظام اور اظہار کے متعلق مقام کے حوالے سے معلومات کی فراہمی

ہ۔ انتظامی یونٹ میں حفاظتی اقدامات کے ماہر کی فی سر گرمی دستخط شدہ ماحولیاتی اور سماجی پڑتال چیک لسٹ کے مجموعی نتائج۔

و۔ جہاں اطلاق ہو سکتا ہو وہاں ماحولیاتی اور سماجی انتظامی منصوبے، تخفیفی اقدامات، ذمہ داریوں اور زمانی حدود کی نشاندہی کریں۔ مانیٹرنگ منصوبے میں ای ایس ایم پی کو یہ بات یقینی بنانے کے لئے شامل کیا جائے گا کہ حفاظتی اقدامات کی کارکردگی شراکت داروں کی فی مقام مصروفیت کی مانیٹرنگ کے ساتھ باقاعدہ رپورٹ کی جاتی ہے۔

۸.۳ تیسرا مرحلہ ماحولیاتی اور سماجی خطرات سے بچاؤ کی تدابیر (نگرانی اور رپورٹنگ)

۲۵۳ : ذیلی سر گرمیاں جن کی درجہ بندی ماحولیاتی اور سماجی خطرات کی بنا پر درمیانی درجے کے خطرے میں کی گئی ہو پڑتالی عمل کے دوران شناخت کی جائیں گی جو آگے ای ایس ایم پیز کی تعمیر کریں گی جن میں تحفیفی اقدامات، اشاروں اور زمانی حدود کی معلومات شامل ہو جہاں ایسے تخفیفی اقدامات کی تکمیل کی توقع کی جاتی ہے۔

۲۵۴ : جبکہ نوعیت، حجم، معکوسیت (reversibility) اور اثرات کا محل وقوع ذیلی سر گرمیوں کی جانچ پڑتال کے بنیادی عناصر ہوں وہاں ماہرانہ رائے یہ فیصلہ کرنے میں بنیادی عنصر ہو گی کہ آیا ایک ذیلی سر گرمی کے لئے ایک ای ایس ایم پی کی ضرورت ہو گی یا نہیں۔

۲۵۵ : ای ایس ایم پی میں شامل ہونا چاہیئے:

تخفیفی اقدامات: چیک لسٹ سے شناخت شدہ ماحولیاتی اور سماجی اثرات کی بنا پر ای ایس ایم پی کو ہر تخفیفی اقدام کی تکنیکی تفصیل، مقاصد، آلاتی تفصیلات، کام کرنے کے مناسب طریقے کے ساتھ بیان ہونے چاہئیں۔

نگرانی: ذیلی سر گرمیوں کے نفاذ کے دوران تخفیفی اقدامات کی کامیابی کی پیائش کے لئے ماحولیاتی اور نگرانی۔ خاص طور پر ای ایس ایم پی کی نگرانی کا حصہ مہیا کرتا ہے: نگرانی کے اقدامات کی تکنیکی تفصیلات اور مخصوص تفصیل جس میں پیائش کی جانے والی حد بندیاں اور استعمال کیئے جانے والے طریقے، نمونہ جاتی مقامات، اقدامات کا تعدد، اور کھوج لگانے کی حدیں (جہاں مناسب ہو) جو اصلاحی اقدامات کی ضرورت کا اشارہ کریں۔

۔ایسے حالات کے جلد کھوجنے کو یقینی بنانے کی نگرانی اور رپورٹنگ کا طریقہ جو خاص تخفیفی اقدامات کو ضروری بنائے گا اور تخفیف کی ترقی اور نتائج کے متعلق معلومات فراہم کرے گا مثال کے طور پر سالانہ آڈٹ اور سروے کے ذریعے ESMF کے مجموعی موثر ہونے کی نگرانی

محکماتی، اداراتی انتظامات: ای ایس ایم پی کو اداراتی انتظامات کی خاص تفصیل مہیا کرنی چاہیئے یعنی کون تخفیفی اقدامات اور نگرانی کے کاموں (عملی امور، نگرانی، اطلاق، نفاذ کی نگرانی، معالجاتی اقدامات، مالیاتی بندوبست، رپورٹنگ اور عملے کی تربیت) کی انجام دہی کے لیئے ذمہ دار ہو گا۔ مزید برآں ESMP کو سفارش کردہ اقدامات اور سر گرمیوں پر آنے والی لاگت کا تخمینہ بھی شامل کرنا ہو گا تا کہ ضروری فنڈز حاصل ہوں۔ ESMP میں سفارش کردہ تخفیفی اور نگرانی کے اقدامات کو تمام متاثرہ گروہوں کی مشاورت کے ساتھ ان کے نقطہ ہائے نظر اور تفکرات کو ESMF کے منصوبے میں ضم کرنے کے لیئے بنایا جانا چاہیئے۔

۲۵۶۔ ایک مرتبہ ای ایس ایم پیز (ESMPs) کے ساتھ قبل نفاذ دستاویزات کی ایف اے او کے ہیڈ کوارٹرز میں ای ایس ایم یونٹ توثیق کر دیتی ہے تو پی ایم یو کی

طرف سے حفاظتی اقدامات کا ماہر اس بات کو یقینی بنائے گا کہ اس میں مانیٹرنگ منصوبے کے تعلق سے شراکت داروں کی دلچسپی کے ساتھ ای ایس ایم پیز شامل ہوں اور صراحتار پورٹ کی جایءں۔

۲۵۷ :اس ضمن میں فیلڈ میں کام کرنے والا عملہ جیسا کہ مانیٹرنگ پلان سے مطابقت رکھتا ہے ترقی کی نگرانی اور نفاذ کے دورانیے میں سے نمودار ہو سکنے والے ممکنہ خطرات کی نشاندہی کرے گا۔

۲۵۸۔ منصوبے کی انتظامی یونٹ (پی ایم یو) میں حفاظتی اقدامات کا ماہر عملدرآمد کی رپورٹوں کی معلومات وصول کرے گا۔اور رپورٹوں کی تالیف کرے گا اسی کے ساتھ وہ مواد جس کا تعلق شکایات سے ہو ماحولیاتی اور سماجی حفاظتی اقدامات کی کارکردگی پر نیم سالانہ رپورٹ میں رکھا جائے گا جس کی توثیق ایف اے او میں ای ایس ایم کرے گی۔

۰۔۹: نفاذی انتظامات:

۲۵۹ : ماحولیاتی ی اور سماجی حفاظتی اقدامات کا نفاذ نیچے دیئے گئے منصوبے کے نفاذی انتظامات کی پیروی کرے گا۔ ماحولیاتی و سماجی تحفظ کاری کا طریقہ کار شکل نمبر ۲۱ میں دکھایا گیا ہے۔ایف اے او پاکستان اس منصوبہ کی عملدرآمد اکائی کے طور پر کام انجام دے گا۔اس مقصد کے لئے لیے ایف اے او پاکستان، اسلام آباد آفس میں پراجیکٹ اور گورنمنٹ کے عملہ کے لیے ایک پی ایم یو قائم کیا جائے گا۔یہ پی ایم یو ۲ پی پی آئی یوز اور ۸ ڈی پی آئی یوز کے کاموں کی رابطہ کاری کا کام سرانجام دے گا۔ان تمام صوبائی و ضلعی دفاتر میں پروجیکٹ کا عملہ اور گورنمنٹ کا عملہ اپنے اپنے فرائض انجام دے گا۔اس طرح پی ایم یو کی قیادت میں یہ تمام اکائیاں منصوبہ پر عمل درآمد کے تمام کام بشمول متعلقہ سرکاری شراکت کاروں کے ساتھ مل کر سالانہ کاموں کا منصوبہ اور بجٹ بنانا(اے ڈبلیو پی بی ایس)، روزمرہ کی بنیاد پر منصوبہ کے انتظامی کام اور کاموں/سرگرمیوں کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ پروجیکٹ کی نگرانی/دیکھ بھال کی کمیٹی اور ایف اے او-جی سی ایف کی نگران ٹیم کو رپورٹ کرنا انجام دیں گے۔یہ صوبائی و ضلعی دفاتر متعلقہ ذمہ دار اداروں اور منصوبہ کے شراکت کاروں کے ساتھ کام کرتے ہوئے منصوبہ کے تمام ذیلی اجزاء اور سرگرمیوں کو عملی جامہ پہنائیں گے۔جس کی تفصیل فنڈنگ پروپوزل اور امکانی تحقیق کے جزو نمبر ۵ میں موجود ہے۔ایف اے او کے خصوصی ماہرین منصوبہ میں براہ راست مددگار ہوں گے جبکہ پراجیکٹ کے لئے بھرتی کیا گیا عملہ اور سرکاری عملہ پی ایم یو، پی پی آئی یوز اور ڈی پی آئی یوز میں مل کر ایک ٹیم کی حیثیت سے سے منصوبہ کی سرگرمیاں انجام دیں گے۔یہ سرگرمیاں جی سی ایف کے امدادی عطیہ اور صوبہ پنجاب و سندھ کی حکومتوں سے حاصل ہونے والی سرمایہ کاری [ایف اے او کو یونیلیٹرل ٹرسٹ فنڈ (یوٹی ایف) کے ذریعے سرمایہ/نقد رقم کی صورت میں ادا کی جائے گی] کے تحت انجام پائے گا۔ایسا کرتے ہوئے پی ایم یو، دونوں پی پی آئی یوز اور آٹھوں ڈی پی آئی یوز، ایف اے او کی پالیسیوں اور طریقہ کار کے مطابق سرمایہ کا انتظام اور منصوبہ کے لیے خریداری کا کام وغیرہ انجام دیں گے۔ایف اے او یقینی بنائے گا کہ (i) پروجیکٹ پر عمل درآمد کرنے والا عملہ اور (ii) پروجیکٹ کی نگرانی کرنے والا عملہ جداگانہ طور پر ایف اے او کی منظور شدہ حیثیت کے تحت کام کریں اور اپنی ذمہ داریاں بجالائیں۔

شکل نمبر ۲۱: منصوبہ کا مجموعی انتظامی و عمل درآمدی ڈھانچہ

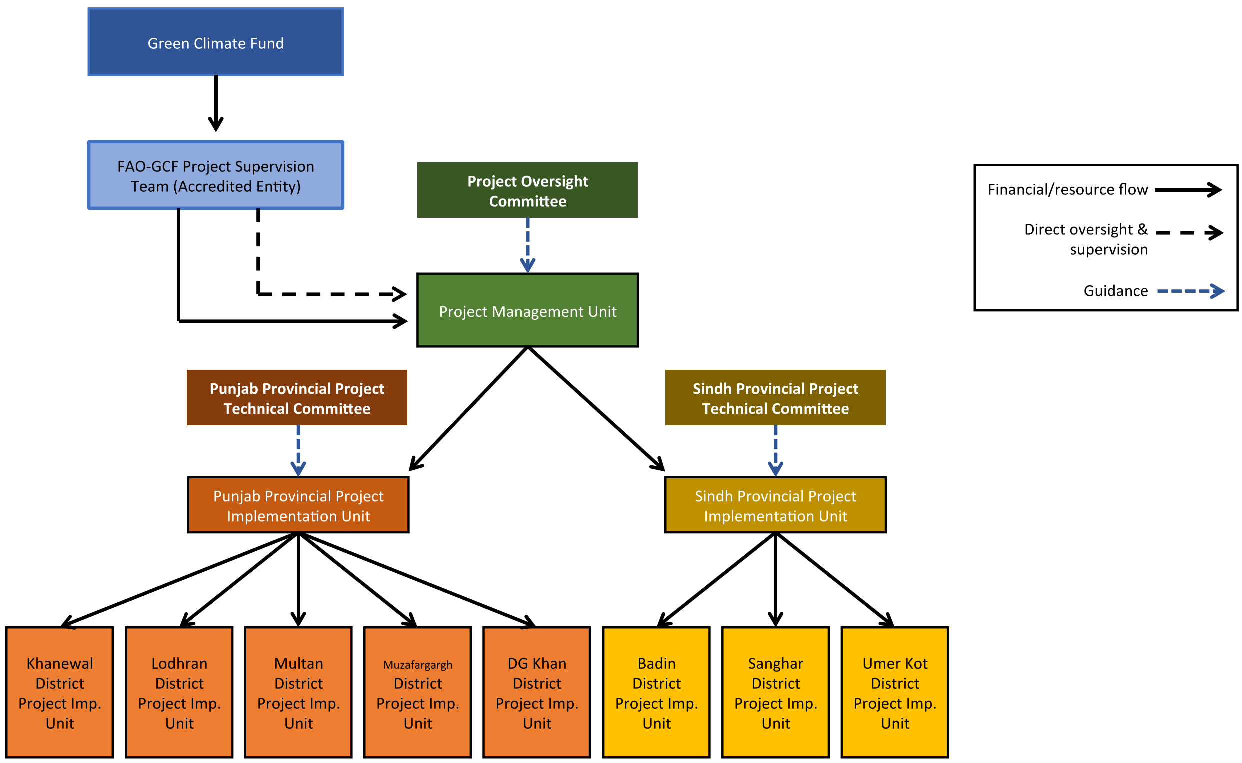

پی ایم یو، پی پی آئی یوز اور ڈی پی آئی یوز یہ یقینی بنائیں گے کہ وفاقی، صوبائی اور ضلعی ذمہ دار اکائیوں کے ساتھ مل کر پروجیکٹ کی مدد بہم پہنچا سکیں۔ یہ سرکاری ادارے منصوبہ پر موثر عمل درآمد اور اس کے استحکام کے لیے بے حد اہمیت کے حامل ہیں۔ منصوبہ کی ہر سرگرمی ان میں سے کسی ایک یا زیادہ اداروں کے اپنے کام ہیں لہذا منصوبہ پر عمل درآمد کے دوران یہ تمام ذمہ دار اکائیاں مددگار کے طور پر کام کریں گی۔ عملدرآمد کی سرگرمیوں کے دوران یہ ذمہ دار اکائیاں مرکزی کردار ادا کریں گی تاکہ سالانہ کاموں/سرگرمیوں کی ترجیحات وزیلی منصوبوں کو باہم مربوط رکھ سکیں اور منصوبہ کی سرمایہ کاری پر مبنی مدد کی باقاعدہ ملکیت حاصل کر سکیں۔ مزید برآں اس منصوبہ کی تکمیل کے بعد اپنے روزمرہ کاموں میں ان سرگرمیوں کو شامل کر سکیں۔ ان ذمہ دار اکائیوں کے کردار پر تفصیلات منصوبہ کے فنڈنگ پروپوزل میں دی گئی ہیں جبکہ ہر سرگرمی سے متعلقہ ان کے مخصوص کردار پر مزید وضاحت امکانی تحقیق کے جزو نمبر ۵ میں موجود ہے۔

تحفظ کاری کے لیے پروجیکٹ کے عمل درآمدی انتظامات

پروجیکٹ مینجمنٹ یونٹ (پی ایم یو): ایف اے او کے ملکی سطح کے دفتر بمقام اسلام آباد میں ایک پی ایم یو قائم کیا جائے گا۔ یہ پی ایم یو کل وقتی بنیادوں پر بھرتی کیے گئے ایک پروجیکٹ کوآرڈینیٹر کی سرپرستی میں کام کرے گا جو تمام متعلقین کے ساتھ رابطہ کاری اور عمل درآمد کا ذمہ دار ہوگا۔ پی ایم یو اے پر یہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ وفاقی سطح پر تمام سرگرمیاں انجام دے (خاص طور پر جزو نمبر ا کی سرگرمیاں) اور یقینی بنائے کہ تمام سرگرمیاں دونوں صوبوں میں انجام دینے والی سرگرمیوں سے باہم مربوط ہوں۔ پروجیکٹ کوآرڈینیٹر کا سرکاری ہم منصب پروجیکٹ کا جزوقتی ڈائریکٹر ہوگا جس کی تقرری وتبادلہ ایم او سی سی انجام دے گی۔ پی ایم یو میں منجملہ طور پر مندرجہ ذیل عملہ کام کرے گا: (i) پروکیورمنٹ آفیسر، (ii) فنانس آفیسر، (iii) مانیٹرنگ اسپیشلسٹ، (iv) انفارمیشن ٹیکنالوجی اسپیشلسٹ

تحفظ کاری پر عمل در آمد کے لئے پروجیکٹ کو آرڈینیٹر مرکزی سطح پر شکایات وصول کرے گا جس کی تفصیلات ای ایس ایم ایف کے جزو نمبر ۶.۵ ازالہ کا نظام میں دی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ وہ پی ایم یو کے عملہ کے کام اور ذمہ داریوں کی مزید تفصیلات امکانی تحقیق کے جزو نمبر ۷ میں موجود ہیں۔

پروجیکٹ کی صوبائی عملدر آمد اکائی (پی پی آئی یو) پی ایم یو کے تحت دو پی پی آئی یوز صوبوں میں عملدر آمدی بازو کی طرح موجود ہوں گے جو پنجاب کے لئے ملتان اور سندھ کے لیے حیدر آباد میں قائم کیے جائیں گے۔

پراجیکٹ جزو نمبر ۳ کی صوبائی سطح پر عمل در آمد کے لئے محکمہ زراعت اور محکمہ آبپاشی کی مشاورت اور مرضی سے ان دونوں میں سے ایک محکمہ میں پی پی آئی یو کے دفاتر قائم کیے جائیں گے جو ان دونوں محکموں کے ساتھ مستقل رابطہ کاری کا کام انجام دیں گے۔ ان پی پی آئی یوز میں سرکاری محکموں کا عملہ اور ایف اے او کا مقامی عملہ جو اپنے فرائض سر انجام دے گا ان میں مندرجہ ذیل کارکن شامل ہیں۔ (i) واٹر مینجمنٹ اینڈ ہائیڈرولوجی سپیشلسٹ، (ii) گراؤنڈ واٹر سپیشلسٹ، (iii) ایگرونومسٹ، (iv) فارمر فیلڈ اسکول سپیشلسٹ، (v) انفارمیشن ٹیکنالوجی سپیشلسٹ، (vi) نالج اینڈ کمیونیکیشن ایکسپرٹ، (vii) سیف گارڈ سپیشلسٹ، (viii) جینڈر اینڈ نیوٹریشن اسپیشلسٹ، اور (ix) مانیٹرنگ اسپیشلسٹ

پی پی آئی یوز کے زیر اہتمام آٹھوں اضلاع میں ایک ایک ڈی پی آئی یو قائم ہوگا۔ یہ دراصل ضلعی سطح پر پروجیکٹ کی اہم عملدر آمدی اکائیاں ہیں محکمہ زراعت کے زرعی حکام کے دفاتر میں قائم ہوں گے گے ہر ڈی پی آئی یو ضلعی سطح پر ہیڈ آف ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ، اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجینئر (اے ایکس ای این) اور سب ڈویژنل آفیسر محکمہ آبپاشی پر مشتمل ہوگا۔ اس کے علاوہ ہر ضلع میں ۶ توسیعی کارکنان بھی بھرتی کیے جائیں گے جو ڈی پی آئی یوز کے ممبر کی حیثیت سے سے فیلڈ/علاقائی سرگرمیاں انجام دیں گے۔ ہر ضلع میں ایک توسیعی کارکن کا انتخاب ڈسٹرکٹ کو آرڈینیٹر کے طور پر عمل میں لایا جائے گا تاکہ وہ ضلعی سطح پر منصوبہ کی سرگرمیوں کی قیادت کرے۔

سرکاری عملہ کا کوئی بھی ممبر جو پروجیکٹ کے کاموں میں شامل ہوگا۔

اس منصوبہ کے کے کل دورانیہ میں ماحولیاتی وسماجی خدشات کے موثر انتظام کے لیے اس پروجیکٹ کے تحت یقینی بنایا جائے گا کہ کہ پروجیکٹ عملہ تسلی بخش حد تک باصلاحیت ہو جس کے لئے:

(i) پروجیکٹ کا عملہ بھرتی کرتے وقت تحفظ کاری سے متعلق معروضات متعلقہ عملے کے ٹی او آر میں شامل کی جائیں گی۔

(ii) تمام عملہ کی متعلقہ صلاحیتوں میں مزید نکھار لایا جائے گا۔

عملے کی تربیت اور صلاحیت کاری (جیسا کہ ای ایس ایم ایف ٹائم لائن اور بجٹ میں واضح کی گی ہے) مندرجہ ذیل عوامل پر مشتمل ہے۔

(i) پروجیکٹ کے کے تمام عملہ کے لیے ماحولیاتی اور سماجی تحفظ کاری پر ابتدائی تربیت

(ii) پروجیکٹ کے تمام عملہ اور عملدر آمدی شراکت کاروں کی ماحولیاتی اور سماجی تحفظ کاری پر سالانہ بنیادوں پر تجدیدی تربیت

ضمیمہ جات

ضمیمہ نمبر ا: نااہلیت کی فہرست

اوّل: ذیل میں درج تمام تر سر گرمیاں اس پر وجیکٹ میں ممنوع ہیں (نااہلیت یا 'نااہلیت کی فہرست ') تاکہ منفی اثرات اور نا قابل تلافی نقصانات سے بچا جاسکے۔ درج ذیل سر گرمیوں کی مد میں کسی قسم کی فنڈ نگ نہیں ہو گی:

ا۔ مستقل گھر وں اور کار و باروں کو منہدم کر نا یا ان کے لیے کوئی اور جگہ مختص کر نا

۲۔ لو گوں کی دو بارہ غیر رضا کارانہ آباد کاری اور دیہات آباد کرنے کی غرض یا ایسی سر گرمیوں کی تاءید کے لیے پر وجیکٹ کو استعمال کرنا اور یا پر وجیکٹ کو اس کا آلہ بنانا۔

۳۔ زمین کا تصرف / تخصیص

۴۔ ایف اے او کے لازمی مشاورتی معاہدہ کے بغیر حق بر تری کے تحت زمین کا حصول

۵۔ ایسی سر گرمیاں جو گاؤں کے مکینوں یا گرد و پیش کے گاؤں کے مکینوں یا قوموں اور نسلوں کے گروہوں پر منفی اثرات مرتب کرنے میں سود مند ہوں۔ یا ایسی سر گرمیاں جو گاؤں کی مخصوص نسل یا قوم کے لیے یا گاؤں کی باہم مشترک وہم آہنگ مختلف نسلوں یا قوموں کے لیے نا قابل قبول ہوں۔

۶۔ کمیونیٹی کی جانب سے پیش کردہ اور یونین کونسل یا تحصیل کی سطح پر اجلاس میں توثیق شدہ خیالات یا بدلتی ترجیحات کو کمیونٹی کی مشاورت، قبل از نفاذ جاءزہ اور پی ایم یو سے کلیءرینس کے بغیر نافذ کرنا۔

۷۔ تہذیب و تمدّن کے عکاس ورثے بشمول آثارِ قدیمہ، قدیم انسانی اجسام کی باقیات کے مقامات، تاریخی، مذہبی، ثقافتی اور مخصوص فطری اشکال و اقدار کے حامل مقامات کو نقصان پہنچانا۔

۸۔ ایسے وساءل تک رسائی جن تک رسائی محدود ہو یا پابندیوں سے مشروط ہو (مثال کے طور پر کھیتی باڑی والی زمین تک رساءی میں پابندیاں) جس کا حل ممکن نہ ہو اور جس کی بناء پر قوموں اور نسلوں کے رہن سہن اور بود و باش پر منفی اثرات مرتب ہوں اور لو گوں کو خمیازہ بھگتنا پڑے۔

۹۔ قدرتی رہاءش گاہوں یا حالیہ یا مجوزہ محفوظ مقامات پر کسی بھی طرح کی سر گرمیوں کا انعقاد۔

۱۰۔ ایسی حشرات مار اور کیڑے مار ادویات اور سپرے اور فاضل جڑی بوٹی مار دواءوں کی خریداری جن پر پابندی ہو یا ایسی منظور شدہ ادویات اور خطرناک کیمیاءی مادوں کی اس مقدار سے زاءد خریداری جس سے متاثرہ جگہ پر موئثر چھڑکاؤ یا استعمال ہو سکے۔ البتہ اگر ضرر رساں حشرات حملہ کرتے ہیں تو پاکستان میں موئثر اور منظور شدہ حشرات مار ادویات اور سپرے کا قلیل مقدار میں استعمال کیا جاءے گا اور اس صورت میں کسانوں کی مزید تربیت (ٹریننگ) کی جاءے گی اس یقین دہانی کے لیے کہ حشرات مار دوا محفوظ طریقے سے ایف۔اے۔او، آءی ایف سی کے قواعد وضوابط اور طریقہ کار کے مطابق استعمال کی گءی ہے۔ (ایف۔اے۔او سے کلیرینس درکار ہے۔) محفوظ مقامات، محفوظ جنگلات اور قدرتی رہاءش گاہوں کے بفر زون میں کسی قسم کی حشرات اور کیڑے مار ادویات استعمال نہیں کی جاءیں گی۔ انتہاءی مضر حشرات اور کیڑے مار ادویات پر وجیکٹ میں بالکل استعمل نہیں کی جاءیں گی۔

۱۱۔ کھیتی باڑی کے لیے تخریبی ہل نہیں خریدا جاءی گا اور ایسی ماحول دشمن کوءی دیگر سرمایہ کاری نہیں کی جاءے گی۔

۱۲۔ جنگلات کا کٹاؤ بشمول لکڑی ذخیرہ کرنا، شجر کاری اور عمارتی یا غیر عمارتی لکڑی کی مصنوعات بنانا۔(این ٹی ایف پی)

۱۳۔ قدرتی وساءل کا بے دریغ استعمال کر کے ناقبلِ تلافی نقصان پہنچانا۔

۱۴۔ علاقے میں ایسی انواع واقسام کے پودے اور جانور لانا جو اس علاقے میں نہ پاءے جاتے ہوں (اگر پہلے سے علاقے میں پاءے جاتے ہوں یا اس جیسی آب وہوااور دھرتی میں پاءے جاتے ہوں تو لاءے جا سکتے ہیں)۔

۱۵۔ قدرتی پناہ گاہوں میں کسی قسم کی تبدیلی یا اقدار گھٹانے جیسے اقدامات کرنا جہاں تحفّظ اور یا ماحولیاتی محاصل اس کے نقصانات سے واضح طور پر بعید تر نہ ہوں۔

۱۶۔ایسی کوئی بھی پیداوار یا کسی ایسی چیز کی تجارت یا ایسی سرگرمی جسے پاکستانی قوانین یا قواعد وضوابط یا بین الاقوامی معاہدوں اور اقرار ناموں کے تحت غیر قانونی سمجھا جاتا ہو یا جس پر بین الاقوامی پابندیاں عائد ہوں۔

۱۷۔مزدوری اور کام کرنے کے ایسے حالات جو نقصان دہ،استحصالانہ، غیر اختیاری یا مزدوری کی لازم صورتوں، جبری مشقت اور بچوں سے مزدوری کرائے جانے پر مبنی ہوں یا جن کے دوران صحت اور حفاظت سے متعلق نمایاں خطرات لاحق ہوں۔

۱۸۔ایسے کاروباری اداروں کے ساتھ کسی بھی قسم کی مصنوعات کی تجارت جو استحصالانہ ماحولیاتی یا سماجی رویوں کے حامل ہوں۔

۱۹۔مکمل EIA کی متقاضی ذیلی سرگرمیوں اور ایسے منصوبوں کے لیے مالی اعانت فراہم نہیں کی جائے گی جن میں نقصان دہ مادوں (بشمول اسبسطوس) یا کسی بھی طرح کے ممنوعہ کیمیائی مادوں کو استعمال کیا جاتا ہو یا ان کے استعمال کی ترغیب دی جائے۔

ترجیحات کی فہرست

(i) موسمیاتی ہم آہنگی کے حامل طریقوں کا فروغ؛

(ii) آبی وسائل کے پائیدار اور موسم دوست بندوبستی نظام کا فروغ؛

(iii) کرم کش ادویات کے مربوط بندوبستی نظام کے ساتھ ساتھ کرم کش ادویات کے استعمال کی لازمی صورتوں میں کیمیائی کرم کش ادویات کی بجائے جڑی بوٹیوں (حیاتیاتی کرم کش عناصر) پر مبنی قدرتی/نامیاتی کرم کش ادویات کے استعمال کا فروغ؛

(iv) کاشتکاروں میں موسمیاتی ہم آہنگی کے اضافے کے لیے مہارتوں کی بڑھوتی کا فروغ؛اور

(v) CRA طریقوں کی زیادہ وپائیدار ترقی اور موسمیاتی آگاہی پر مبنی آبی بندوبست میں سہولت دینے کے لیے مثالی ماحول (یعنی مالیاتی مواقعوں، حکومتی اداروں، زرعی ترقی، پالیسیوں اور/یا ایکٹ) کی بہتری کی حوصلہ افزائی۔

ضمیمہ ۲: کیڑے مکوڑوں سے متعلقہ ممنوع ادویات

کیڑے مکوڑوں سے متعلقہ ممنوع ادویات اور ان میں پائے جانے والے فعال اجزاء:

	بی ایچ سی		ڈیسلوفوٹون
	بناپیکریل		اینڈوسلفان
	برومفوس ایتھائیل		اینڈرین
	کیپٹافول		اینتھیلین ڈی کلورائڈ اور کاربن ٹیٹرا کلورائڈ
	کلوریڈائم فارم		ہیپٹاکلور
	کلوروبینزیلیٹ		لیپٹوفوس
	کلورتھی فوس		مرکری مرکب
	ساہیکزاٹین		میتھامیڈوفوس
	دالاپون		میتھائل پیراتھون
	ڈی ڈی ٹی		میونفوس
	ڈبلو مومو کلوروپروپین اور ڈبلو مومو کلوروپروپین		مونوکوٹوفس
	ڈیکروٹوپھوس		ٹوکسافین
	ڈیل ڈرین		زینعب

ضمیمہ ۳: حشرات (کیڑے مکوڑوں) کے انتظام وانصرام کا منصوبہ

یہ ضمیمہ فیلڈ پراجیکٹس میں حشرات (کیڑے مکوڑوں) اور کیڑے مار ادویات کے انتظام وانصرام کے ساتھ ساتھ کیڑے مکوڑوں کے انتظام وانصرام کے ایک سادہ و آسان منصوبے کے بارے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

فیلڈ پراجیکٹس میں کیڑے مکوڑوں اور کیڑے مار ادویات کے انتظام وانصرام کے لیے ایف اے او کی رہنما دستاویز
اس رہنما دستاویز کو ایف اے او پلانٹ پروڈکشن اینڈ پروٹیکشن ڈویژن (AGPM) نے تیار کیا ہے اور ۹۲/۸ سے فیلڈ پراجیکٹس میں کیڑے مار ادویات کے انتخاب واستعمال سے متعلق فیلڈ پروگرام سرکلر کو متعارف کرایا ہے۔

یہ ایف اے او پراجیکٹس میں کیڑے مکوڑوں کے انتظام وانصرام اور کیڑے مار ادویات کے انتخاب واستعمال کے بارے میں معلومات فراہم کرتا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد کیڑے مکوڑوں کے انتظام وانصرام (PM) کے فروغ کے ذریعے کیڑے مار ادویات پر انحصار کم کرنا اور ایف اے او کے ذریعے یا اس کی ہدایات پر خرید کردہ کیڑے مار ادویات سے اجتناب کرنا جو لوگوں، جانوروں، پودوں یا ماحول کو نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ ایسی صورت حال میں یہ ایف اے او کی شہرت کو نقصان پہنچانے والے خطرات اور ذمہ داریوں کو محدود کرنے کا حق بھی محفوظ رکھتا ہے۔

مذکورہ قواعد وضوابط اور طریقہ ہائے کار کا اطلاق ایف اے او فیلڈ پراجیکٹس کے لائحہ عمل کے اندر تمام کیڑے مار ادویات کی خریداری اور ہدایات سمیت ہنگامی امداد اور ذیلی کنٹریکٹرز کی جانب سے انجام دی جانے والی سرگرمیوں پر ہوتا ہے۔ اس میں ایسے پراجیکٹس اور ڈپٹی ڈائریکٹر AGP کی سرگرمیوں کی واضح تکمیل کے لیے ایک مقررہ طریقہ کار شامل ہے۔

پس منظر

کیڑے مار ادویات کے استعمال کے لیے خصوصی توجہ درکار ہوتی ہے کیونکہ وہ زہریلی ہوتی ہیں اور ان کی تقسیم اور استعمال کے وقت انسانی صحت اور ماحول کو لاحق ہونے والے ممکنہ خطرات سے نمٹنا چاہیے۔ مزید برآں کیڑے مار ادویات کے غیر مناسب استعمال سے زرعی پیداوار کی استعداد میں کمی واقع ہو سکتی ہے جس کے نتیجے میں کیڑے مار ادویات کی تاثیر کی سطح کم ہو جا سکتی ہے جس سے ملکی اور درآمدی مارکیٹس دونوں میں فصلوں کی کھپت ایک مسئلہ بن جاتا ہے۔

اگرچہ اکثر ممالک میں کیڑے مار ادویات سے متعلق قانون سازی موجود ہے لیکن بہت سے ممالک میں ابھی بھی کیڑے مار ادویات کے مناسب انتخاب، انتظام و انصرام، استعمال اور ضیاع کو یقینی بنانے کے لیے مطلوبہ صلاحیت کی کمی ہے۔ ترقی پذیر ممالک کے حالات اکثر کسانوں کے لیے ذاتی تحفظ، آلات کا استعمال اور صفائی، کیڑے مار ادویات کی سٹورریج، ناکارہ کیڑے مار ادویات کا ضیاع اور خالی کنٹینرز سے متعلق سفارش کردہ اُمور پر عمل کرنے کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ بعض صورتوں میں کیڑے مار ادویات کا استعمال غیر ضروری طور پر بہت زیادہ، غیر معاشی اور غیر پائیدار انداز میں کیا جاتا ہے۔ دستیاب غیر کیمیائی تکنیکوں اور PM طریقہ ہائے کار اکثر اوقات کیڑے مار ادویات کے استعمال کو کم کرنے میں مدد کر سکتے ہیں۔

کیڑے مکوڑوں اور کیڑے مار ادویات کے موثر انتظام وانصرام کے لیے مجموعی لائحہ عمل ایف اے اوWHO/بین الاقوامی ضابطہ اخلاق برائے کیڑے مار ادویات کا انتظام وانصرام اور اس کے منسلکہ تکنیکی رہنما اصول کی جانب سے فراہم کیا گیا ہے۔

کیڑے مکوڑوں کا انتظام وانصرام

پودوں کو کیڑے مکوڑوں سے تحفظ فراہم کرنا، زراعت کا ایک اہم جزو ہوتا ہے۔ کیڑے مکوڑوں کی موجودگی کے لیے خود کار انسدادی اقدامات کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ کیڑے مکوڑوں کی آبادیاں عام طور پر قدرتی کنٹرول اور اصل معاشی نقصان کی بعض اقسام کے تحت غیر اہم ہوتی ہیں۔ جب پودوں کے تحفظ کے اقدامات ضروری محسوس ہوں تو دستیاب غیر کیمیائی کیڑے مکوڑوں کے انتظام کے تکنیکی طریقوں کو کیڑے مار ادویات کے استعمال کا فیصلہ کرنے سے قبل ایک ترجیح سمجھنا چاہیے خواہ اس کی لاگت زیادہ ہو یا غیر کیمیائی آپشن جو زیادہ پیچیدہ ہوتے ہیں، ان کے استعمال کے لیے ماہرین کی ان پٹس کی ضرورت ہو۔

کیڑے مکوڑوں کی حکمت عملیوں کے مناسب تقابل کے لیے لاگتوں کی ایک مکمل جائزے کی ضرورت ہوتی ہے جو اضافی نجی اخراجات کا تجزیہ کرے۔(مثلاً ذاتی تحفظ، اسٹوریج، استعمال کنندگان کی صحت پر اثرات) اور سرکاری اخراجات (صحت عامہ اور ماحول پر منفی اثرات)۔

[84] *AGPM Website: FAO/WHO International Code of Conduct on Pesticide Management (2014): http://www.fao.org/agriculture/crops/thematic-sitemap/theme/pests/code/en/*

جہاں ممکن ہو حشرات (کیڑوں) سے نمٹنے کی حکمت عملی آئی پی ایم طریقہ کار کی بنیاد پر ہونی چاہئے۔ کیڑے مار ادویات کھیتوں کی اصل حالت، کیڑوں کے اثرات اور کیڑوں سے نمٹنے کی دستیاب آپشنز کے تفصیلی جائزے کے بعد مہیا کی جانی چاہئیں۔

کیڑے مار ادویات کا چناؤ اور خریداری

اگر کیڑے مار ادویات ہی بہترین محسوس ہوں یا دستیاب آپشنز میں سے واحد حل ہوں تو ان کا چناؤ محتاط اور بتائی گئی ہدایات کے مطابق ہی ہونا چاہئے۔ اس کے کارگر ہونے اور ہدف شدہ حیاتیاتی وجود کی طرف سے ممکنہ مزاحمت کے عوامل کو بھی مد نظر رکھنا چاہئے۔ سب سے اہم یہ ہے کہ ماحول اور انسانی صحت پر اس کے متوقع منفی اثرات پر خاص توجہ دی جانی چاہئے۔

ایف اے او نے منظور شدہ یا غیر منظور شدہ کیڑے مار ادویات کی کوئی فہرست مرتب نہیں کی۔ تاہم ایف اے او پراجیکٹ میں کیڑے مار ادویات کے استعمال پر غور کرتے ہوئے ایف اے او/عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) کے کیڑے مار ادویات کے انتظام اور متعلقہ ماحولیاتی معاہدوں بشمول کیڑے مار ادویات کے استعمال پر مرتب کئے گئے عالمی ضابطہ اخلاق کے درج ذیل معیارات کی فہرست کو پیش نظر رکھا جائے گا۔

۱۔ مصنوعات کو دائمی نامیاتی آلودگی پر سٹاک ہام ضابطہ کیساتھ مشروط نہیں ہونا چاہئے.

متعلقہ کیڑے مار ادویات کی فہرست http://chm.pops.int پر دیکھی جاسکتی ہے:

۲۔ جس ملک میں یہ مصنوعات استعمال ہو رہی ہیں وہاں انہیں رجسٹرڈ بھی ہونا چاہئے۔ اگر رجسٹریشن ہے تو پھر ان مصنوعات کو کراپ-پیسٹ (فصل کے کیڑے) کے متعلقہ مجموعے کیلئے استعمال کرنے کی اجازت دی جانی چاہئے۔

۳۔ صارفین کو قابل قبول خطرے کے حجم کے اندر رہتے ہوئے مصنوعات کو سنبھالنے کے قابل ہونا چاہیئے۔ اس کا مطلب ہے کہ ایف اے او ڈبلیو ایچ او خطرے کے پہلے درجے یا جی ایچ ایس کے پہلے اور دوسرے درجے میں شمار ہونیوالی کیڑے مار ادویات مہیا نہیں کرے گا۔ خطرے کے دوسرے درجے یا جی ایچ ایس کے تیسرے درجے میں شمار کیڑے مار ادویات صرف اسی صورت میں مہیا کی جائیں گی اگر کم خطرے والی متبادل ادویات میسر نہ ہوں، اور اس امر کا عملی مظاہرہ بھی کیا جا سکتا ہے کہ صارفین ضروری احتیاطی تدابیر کا استعمال کریں۔ (فٹ نوٹ ۸۵)

ایسی مصنوعات کو ترجیح دی جانی چاہیئے جو کم خطرناک، زیادہ استعمال کی جانیوالی اور کم دائمی، اور استعمال کے طریقہ کے اعتبار سے کم خطرناک، ہدف پر پورا اترنیوالی اور کیڑے مار ادویات کی کم محتاج ہوں۔ روٹرڈیم ضابطہ کے ضمیمہ ۳ میں شامل مصنوعات سے بچنا چاہیئے۔

کیڑے مار ادویات کی کسی بھی بین الاقوامی خریداری کو پیشگی باخبر رضامندی پر روٹرڈیم ضابطہ (پی آئی سی) برائے کیمیائی مادوں اور کیڑے مار ادویات کی عالمی تجارت کی دفعات کیساتھ مشروط ہونا چاہیئے۔ ضابطہ اور پی آئی سی طریقہ کار اور ضابطہ کے تقاضوں سے مشروط ضمیمہ III میں درج کیڑے مار ادویات کو روٹرڈیم ضابطہ کے سیکرٹریٹ کی درج ذیل ویب سائٹ پر دیکھا جا سکتا ہے:

/language/en-US/Default.aspx۳۵۹ http://www.pic.int/Iplementation/Pesticides/tabid /

کیڑے مار ادویات کا (انتظام) دیکھ بھال یا سنبھال

ایف اے او فریم ورک منصوبوں میں ایف اے او کی طرف سے براہ راست یا دیگر کی طرف سے فراہم کی جانیوالی کیڑے مار ادویات پر درج ذیل ضروریات کا اطلاق ہوتا ہے۔

۱۔ کیڑے مار ادویات کی خریداری سے پہلے خطرے کی تشخیص کا ایسا مکمل جائزہ ہونا چاہیئے جو صحت اور ماحولیاتی خطرات کو قابل قبول حد تک کم کرنے کے معقول اقدامات تجویز کرتا ہو۔

۲۔ مقرر حد سے زیادہ استعمال یا فالتو ذخیرہ سے بچنے کیلئے کیڑے مار ادویات کی فراہم کی جانیوالی مقداریں حقیقی ضرورت کے جائزے سے مشروط ہونی چاہئیں۔ کیڑے مار ادویات کو منصوبوں کے مستقل ان پٹ (Input) اجزا، کریڈٹ سکیموں یا ہنگامی امداد کے طور پر فراہم نہیں کیا جانا چاہیئے۔

(فٹ نوٹ ۸۵) خطرہ کی درجہ بندی تجویز کردہ مصنوعات پر تحفظات کا اظہار کرتی ہے۔ کم ارتکاز (طاقت) کیساتھ تیار کئے گئے فعال اجزا زیادہ ارتکاز کیساتھ تیار کئے گئے اسی طرح کے اجزا سے کم خطرناک ہوتے ہیں۔ عالمی ادارہ صحت کی طرف سے خطرے کی حامل کیڑے مار ادویات اور انکی درجہ بندی کی سفارشات اس ویب سائٹ (http://www.who.int/ipcs/publications/pesticides_hazard/en/) پر دستیاب ہیں۔ تکنیکی مصنوعات کی درجہ بندی Acute oral اور Dermal زہریلے پن کی بنیاد پر کرتی ہیں اس میں ایک قابل تبدل جدول شامل ہے جو تیاری کیلئے زیر غور کیڑے مار ادویات کے خطرات کا تعین کرنے کی سہولت دیتا ہے۔ ۲۰۰۸ سے یہ فہرست کو Globally Harmonized System of Classification and Labelling of Chemicals سے تبدیل کیا جا چکا ہے، جس میں شدید زہریلے مواد کے علاوہ صحت کے دائمی خطرات اور ماحولیاتی خطرات زیر غور لائے گئے ہیں، دیکھئے (http://www.unece.org/trans/danger / ghs_welcome_e.html) ۔ "کیڑے مار ادویات کی تیاری" کی اصطلاح سے مراد بیان کردہ مقصد کے لئے صارفین کی طرف سے بطور کیڑے مار ادویات خریدی جانیوالی مصنوعات کیلئے مختلف مفید اور مؤثر اجزا کی فراہمی ہے۔ جبکہ "فعال اجزا" سے مراد کیڑے مار ادویات کے فعال اجزا ہیں۔

۳۔ جب تک کہ اس امر کی واضح تصدیق موجود نہ ہو کہ تجویز کردہ سامان اور گیئر پہلے ہی مناسب طور پر دستیاب ہے، کیڑے مار ادویات کے ہمراہ استعمال کا مناسب سامان (آلات) اور حفاظتی گیئر کافی مقدار میں فراہم کیا جانا چاہئے۔

۴۔ مہیا کی گئی کیڑے مار ادویات کی بہتر دیکھ بھال (انتظام) کو یقینی بنانے کیلئے صارفین کو تربیت فراہم کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

۵۔ تمام سپلائیز (فراہمیوں) کیلئے ایف اے او کی رہنمائی کے مطابق کیڑے مار ادویات کو ذکیرہ کرنے کا عمل باضابطہ طریق کار کے تحت ہی ہونا چاہئے۔

کلیئرنس (منظوری)

درج ذیل دستاویزات اور سرگرمیوں کی ایف اے او کے ذیلی/اور علاقائی کوآرڈینیٹر او پلانٹ پروٹیکشن آفیسر سے کلیئرنس حاصل کرنا ضروری ہے۔ کیڑے مار ادویات کی خریداری کی درخواست بشمول Treated Seeds اور ذخیرہ شدہ زرعی مصنوعات کی ٹریٹمنٹ کا جائزہ اور کلئرینس ایف اے او کے پیسٹ اینڈ پیسٹیسائیڈز مینجمنٹ گروپ (AGPMC) بتوسط (c/o Senior Officer Pesticide Risk Reduction Group (AGPMC)) کرائی جائے گی :

۔ خریدی گئی کیڑے مار ادویات کے تمام آرڈرز، قطع نظر اس کے کہ وہ ہیڈ کوارٹر آرڈر، فیلڈ پروجیکٹ آرڈر یا مقامی خریداری ہو، ایف اے او کی طرف سے ہونی چاہئے۔

- کیڑے مار ادویات کی خریداری سے متعلق پراجیکٹ دستاویزات۔
- کیڑے مار ادویات کی فراہمی سے متعلق منصوبوں کی ٹرمینل رپورٹس

کلیئرنس کی درخواستیں متعلقہ ایف او او ذیلی/علاقائی کوآرڈینیٹر اینڈ پلانٹ پروٹیکشن آفیسر (فوکل پرسن فار پیسٹیسیئڈز اینڈ کراپ پروٹیکشن) کو پیش جانی چاہئیں۔ کیڑے مار ادویات کی خریداری کیلئے درخواست کے ہمراہ ہر ایک کیڑے مار دوائی کیلئے مکمل درخواست برائے خریداری بمطابق (ضمیمہ اپیسٹیسائیڈ چیک لسٹ) شامل ہونی چاہئے۔

علاوہ ازیں، کیڑے مار ادویات بنانے والی کسی کمپنی یا اس صنعت کے کسی دیگر ادارے (مثلاً ڈیزائننگ یا عمل در آمد کی ٹریننگ) سے کسی معنی خیز مشاورت/تعاون کیلئے متعلقہ ایف اے او ذیلی-/علاقائی کوآرڈینیٹر یا پلانٹ پروٹیکشن آفیسر سے کلیئرنس (منظوری) حاصل کرنا ضروری ہے۔ یہ ڈی جی بی ۲۰۱۴/۱۴ میں بیان کردہ نجی شعبے کے تعاون سے اوپی سی کی منظوری کے لئے قائم کردہ عام طریقہ کار کے علاوہ ہے۔

کیڑے مار ادویات کی خریداری اور استعمال کی لازمی شرائط

کیڑے مار ادویات کی کسی بھی مصنوعات کی خریداری اور استعمال کے لئے، اس مر کو یقینی بنانا ضروری ہے کہ درج ذیل شرائط پوری کی جاچکی ہیں :

- مصنوعات کو ہدف شدہ ملک میں متعلقہ قومی ادارے کی طرف سے رجسٹرڈ ہونا چاہئے۔
- کیڑے مار ادویات فراہم کرنیوالی کمپنی کو واضح کرنا ہوگا کہ وہ کیڑے مار ادویات کے انتظام کے حوالے سے ایف اے او/ڈبلیو ایچ او کے ضابطہ اخلاق خصوصاً لیبلنگ (فٹ نوٹ ۸۶) کے ساتھ ساتھ کیڑے مار ادویات کی پیکنگ اور نقل وحمل سے متعلقہ دفعات پر مکمل عمل پیرا ہے۔
- کیڑے مار ادویات کو استعمال کرنے والے افراد کو اس کے حفاظتی آلات، کیڑے مار ادویات کا اطلاق کرنے والے آلات اور ان ادویات کا سامنا کرتے وقت صحت اور ماحول کو لاحق خطرات سے بچنے کی تربیت دی جائے گی۔
- اطلاق یافتگان کو فراہم کردہ حفاظتی ساز وسامان EC ، US یا موزوں طور پر مسلمہ بین الاقوامی معیارات کے مطابق ہو۔
- موزوں اطلاقی سامان جو انسانی اور ماحولیاتی نمائش کے بغیر کیڑے مار ادویات استعمال کرنے والوں کو اجازت دیتا ہے، وہ اگر دستیاں نہیں ہے تو اسے استعمال یا دستیاب کیا جائے گا۔

(فٹ ۸۶) کیڑے مار ادویات کے لئے اچھی لیبلنگ کی مشق پر رہنمائی کے حوالے سے دیکھئے

:http://www.fao.org/ag/AGP/AGPP/Pesticid/Code/Download/label.pdf

• کیڑے مار ادویات کی تمام خالی بوتلوں کو ایف اے او کی ہدایات کے مطابق تین دفعہ کھنگال کر سوراخ کیا جائے گا۔۸۷

اگر کیڑے مار ادویات بیج کے ٹریٹمنٹ (بیج کو کیمیکل لگا کر ذخیرہ کرنا یا ٹریٹمنٹ) کیلئے خریدی جاتی ہے تو اس سے قبل مندرجہ ذیل شرائط کو پورا کرنا ضروری ہے:

سیڈ ٹریٹمنٹ کی جگہ پر:

• سیڈ ٹریٹمنٹ پیسٹیسائیڈ کی ہر ایک مصنوعات کی اے جی پی سے لازمی کلیئرنس اور انکا متعلقہ (درآمد/برآمد کنندہ) ملک میں قومی ادارے یا اداروں سے رجسٹرڈ ہونا لازمی ہے۔

• کیڑے مار ادویات فراہم کرنیوالی کمپنی کو واضح کرنا ہے کہ وہ کیڑے مار ادویات کے انتظام پر ایف اے او/ڈبلیو ایچ او کے بین الاقوامی ضابطہ اخلاق کی دفعات خاص طور پر لیبلنگ کے ساتھ ساتھ کیڑے مار ادویات کی پیکنگ اور نقل و حرکت سے متعلقہ دفعات پر عمل کر رہی ہے۔

• کیڑے مار ادویات سے سیڈ ٹریٹمنٹ کرنیوالے صارفین کو لیبل پر لکھے حفاظتی اقدامات (مثلاً حفاظتی ماسک، عینک اور دستانے پہننا) کی پابندی کرنی ہے۔

• بیجوں کا ٹریٹمنٹ کیڑے مار ادویات کے لئے مناسب طور پر محفوظ جگہ پر کیا جانا چاہئے۔

• سیڈ ٹریٹمنٹ آلات کے صارفین کو اطلاق سازی کا موزوں سامان، بتائے گئے طریق کار، استعمال اور آلات کی صفائی کیساتھ مہیا کیا جانا چاہئے۔

استعمال کی حوصلہ شکنی کیلئے دوائی لگے بیجوں کو غیر معمولی اور unpalatable رنگ کو استعمال کرتے ہوئے رنگنا ضروری ہے۔

• دوائی لگے بیجوں کی تمام پیکنگ پر "انسان یا جانوروں کے استعمال کیلئے نہیں) جلی حروف میں لکھنے کے علاوہ ان پر زہر کی نشاندہی کیلئے کھوپڑی اور کراسبون کا نشان چسپاں کیا جائے۔

دوائی لگے بیج کے استعمال کے مقام پر:

• دوائی لگے بیج سنبھالنے والوں کو مطلع کیا جائے کہ بیجوں پر کیڑے مار دوائی لگائی گئی ہے جس کے خود ان کی اور دوسروں کی صحت اور ماحول پر برے اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

• استعمال کنندگان کو مشورہ دیا جانا چاہئے کہ وہ ایسے کپڑے پہنیں جو ان کے جسم کو پوری طرح ڈھانپیں (لمبے بازو، لمبے ٹراؤزر/چولی اور بند جوتے) اور اگر میسر نہ ہوں تو ان کو دستانے اور ڈسٹ ماسک مہیا کیئے جائیں اور ان کے استعمال کا طریقہ بتایا جائے اور بیج استعمال کرنے کے بعد نہانے اور کپڑے دھونے کا مشورہ دیا جائے۔

• دوائی لگے بیجوں کی پیکنگ کو دوبارہ کسی مقصد کیلئے استعمال نہ کیا جائے۔

مزید رہنمائی

کیڑے مار ادویات کی تقسیم، دیکھ بھال او استعمال کے تمام پہلوؤں پر مزید رہنمائی، کیڑے مار ادویات کے انتظام پر بین الاقوامی ضابطہ اخلاق اور اس ضابطہ اخلاق کی تائید میں از خود وضع کی گئی تکنیکی رہنمائی کی طرف سے فراہم کی گئی ہے) ااس رہنمائی کی نقول AGPMC کی ویب سائٹ http: : //www.fao.org/agriculture/crops/core-themes/theme/pests/en/) پر دستیاب ہیں۔

مزید رہنمائی کیلئے پروڈکشن اینڈ پروٹیکشن ڈیپارٹمنٹ (AGPM) اور پیسٹ اور پیسٹیسائیڈز مینجمنٹ گروپ/پیسٹیسائیڈز رسک ریڈکشن (AGPMC) اور سب ریجنل پلانٹ پروٹیکشن آفیسر دستیاب ہوں گے۔

نمونہ :(Sample) کیڑے مارادویات کے انتظام کاآسان منصوبہ :(PMP)

(فٹ نوٹ ۸۷) کیڑے مارادویات کے خالی کنستروں کے انتظام کی آپشن پر رہنمائی کے لئے وزٹ کیجئے:http://www.fao.org/fileadmin/templates/agphome/documents/Pests_Pesticides/Code/C۰۸ontainers.pdf

اس آسان پی ایم پی کا مقصد قومی، صوبائی اور ضلعی حکومت، منصوبے پر عمل درآمد کرنے والی ٹیم، کنسلٹنٹس (مشیروں)، تحصیل اور یونین کونسل کے اہلکاروں، گاؤں کے اہلکاروں، اور کسی بھی نجی اور سرکاری شعبے کے اداروں، جو اس منصوبے کے مقاصد کیلئے شریک کار ہیں کو تحفظ کے مسائل کو ای ایس ایس ۵ کی تعمیل میں موثر طور پر حل کرنے کیلئے بنیادی علم اور موزوں رہنمائی فراہم کرنا ہے۔ یہ عمل پراجیکٹ کے حصے کے طور پر لاگو ہوگا اور مکمل طور پر ذیلی سرگرمی کے انتخاب، منظوری، عمل درآمد اور نگرانی اور جائزے کے عمل سے مربوط ہوگا۔ اس منصوبے میں کیڑے مارادویات کی خریداری شامل نہیں، تاہم ESMF کیڑے ماردوا اور کیمیاوی کھادوں کے موجودہ استعمال سے متعلق اہم مسائل کی نشاندہی اور ممنوع اشیاء، تربیت، اور کیڑے مارادویات کے محفوظ استعمال اور اتلاف سے متعلق رہنمائی کے حوالے سے مسائل اور ان کے حل کے لئے درکار اقدامات بیان کرتا ہے۔ پی ایم پی کا اطلاق منصوبے کی درج ذیل نوعیت کی تمام سرگرمیوں پر ہوگا:

جز ۲: ماحولیاتی تبدیلی کے لئے موزوں فارم پر مددگار عمارت

(۲.۱ (ماحولیاتی موزونیت کیلئے مشقوں کا فروغ

(۲.۲ (تربیت کاروں (ٹرینرز) کی ماحول سے موافق زراعت اور کھیت پر پانی کے بندوبست کی تربیت

(۲.۳ (کسانوں کی استعدادکاری کا فروغ۔

گاؤں کے دوروں سے معلوم ہوا کہ کیمیائی کیڑے مارادویات (اور، بعض صورتوں میں، کھادیں) فی الحال منصوبے کے ایسے علاقوں میں استعمال کی جارہی ہیں جہاں خاص طور پر ایک فصل کاشت کی جاتی ہے۔

ذمہ دار ادارہ: مرکزی اور مقامی سطحوں پر منصوبے کا عملہ پی ایم پی کے عمل درآمد اور مکمل تعمیل بشمول جی سی ایف اور ایف اے او کی طرف سے ممکنہ جائزے کیلئے پروجیکٹ فائل میں مناسب دستاویزات کو برقرار رکھنے کو یقینی بنانے کا ذمہ دار ہوگا۔

یہ دستاویز قابل تبدل (زندہ دستاویز) سمجھی جاتی ہے اوجب بھی مناسب ہو ترمیم اور تبدیلی کی جاسکتی ہے۔ جی سی ایف اور ایف اے او کے ساتھ مشاورت بشمول PMP کی نظرثانی کی حتمی منظوری لازمی ہوگی۔

حصہ اول: پالیسی اور قواعد

حشرات (کیڑوں) کے انتظام پر ایف اے او کی حفاظتی پالیسی) ای ایس ایس ۵:(

ای ایس ایس ۵ پالیسی کا تقاضہ ہے کہ حشرات (کیڑوں) کے انتظام کی تیاری اور عملدرآمد کیلئے منصوبے سے متعلقہ خریداری اور/یا کیڑے مارادویات کے استعمال کا بتاتے ہوئے یقینی بنانا ہے کہ کیڑے مارادویات کی وصولی، نقل و حمل، استعمال انسانوں اور ماحول دونوں کیلئے محفوظ ہو۔ منصوبہ کسی کیمیائی کیڑے مارادویات یا نباتات کش کی خریداری کو فروغ نہیں دے گا۔ تاہم، اگر کیڑے حملہ آور ہوتے ہیں تو، ایف اے او کی پالیسیوں اور قومی و عالمی سطح پر تسلیم شدہ رہنمائی سے مشروط کیڑے مار ادویات کے محفوظ استعمال پر کسانوں کو اضافی تربیت دیتے ہوئے پراجیکٹ کے صوبوں میں اجازت شدہ اور رجسٹرڈ کیڑے مارادویات کی کم مقداروں کی اجازت ہے

۔یہ سمجھا جاتا ہے کہ منصوبے کو ماحول کے موافق اور کھیتی باڑی کی پائیدار روایات کو فروغ ہوئے موجودہ فارم لینڈ میں کیمیائی کیڑے مار ادویات اور کھادوں کے کم استعمال کو فروغ دینے کیلئے ڈیزائن کیا گیا ہے، کیڑے مار ادویات کے انتظام کا یہ سادہ پلان مع منفی فہرست (ضمیمہ ۱) تیار کیا گیا۔ایسے میں کہ جب پراجیکٹ ایسی کیمیائی کیڑے مار ادویات اور کھادوں کی خریداری اور استعمال کو فروغ نہیں دے گا جو ممنوع اشیا کی فہرست میں شامل ہیں، تمام کسانوں کو کیمیائی ان پٹ کے اطلاق سے روکنا شائد غیر حقیقی ہو سکتا ہے۔خاص طور پر زرعی پیداوار میں تبدیلیوں یا فصل پر طفیلی کیڑوں کی یلغار کے پیش نظر ان پر قابو پانے کیلئے بعض صورتوں میں کیڑے مار ادویات، نباتات کش اور حشرات کش مواد کا استعمال ضروری ہو سکتا ہے۔اس ممکنہ اثر کو کم کرنے کے لئے، یہ آسان PMP وضع کیا ہے جو کیڑے مار ادویات یا زہریلے کیمیائی مواد کے انتظام کیلئے واضح قواعد کا خاکہ اور طریقہ کار فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ صحت پر اثرات اور کیڑے مار ادویات کے محفوظ استعمال یا جب ممکن ہو تو غیر کیمیائی متبادل جیسا کہ نامیاتی زراعت (کھیتی باڑی) کو فروغ اور اس سے آگہی اور تربیت فراہم کرتا ہے۔آسان PMP ایگر یکلچرل پیسٹیسائیڈز آرڈیننس (۱۹۷۱) کے ساتھ ساتھ رہنمائی و بہتر روایات بشمول اقوام متحدہ کے ادارہ برائے خوراک و زراعت (ایف اے او) کی طرف سے Integrated Pest Management (IPM) پر فراہم کی گئی رہنمائی سے تیار کیا گیا ہے۔

ای ایس ایس ۵ کے تحت تعریفات میں درج ذیل شامل ہیں:

۴.۲ کیڑے مار ادویات سے مراد ایسا کیمیائی یا حیاتیاتی مواد یا مواد کا مرکب ہے جو کیڑوں، مکوڑوں کے خاتمے یا کسی بھی پودے کی نشوونما کو کنٹرول کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

- حشرات کو پودوں اور کیڑوں مکوڑوں کی ایسی نسل کے طور پر بیان کیا گیا ہے جو پودوں اور پودوں کی مصنوعات، مواد یا ماحول میں شامل ہو کر انسان اور جانوروں میں صحت کی عام خرابیاں پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں۔

ای ایس ایس ۵ کے حفاظتی اقدام اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ کیڑے مار ادویات سے پیداوار کے دوران فصل کے موثر ہونے اور خوراک کو ذخیرہ کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔کیڑے مار ادویات جنگلات، مویشیوں اور آبی حیات کو کیڑوں اور بیماریوں سے بچانے کیلئے بھی استعمال ہوتی ہیں۔ساتھ ہی ساتھ کیڑے مار ادویات زندہ اجسام کیلئے زہریلی بھی ہیں، جان بوجھ کر ماحول میں پھیلائی جاتی ہیں اور انکو خوراک کی فصلوں پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ای ایس ایس ۵ اس امر کو تسلیم کرتی ہے کہ کیڑے مار ادویات کا استعمال صارفین، دیگر خوراک کھانے والوں اور ماحول کو متاثر کرتا ہے۔ LMICs میں یہ خطرہ اکثر ان کے زیادہ استعمال، غلط استعمال اور مؤثر ریگولیٹری کنٹرول نہ ہونے کے سبب پیدا ہوتا ہے۔ای ایس ایس ۵ کیڑے مار ادویات کے استعمال سے متعلق اس رہنمائی جسے کیڑے مار ادویات کے لائف سائیکل پر انتظام کے بارے میں ضابطہ اخلاق برائے کیڑے مار ادویات ۱۵ انتظام اور اس کی معاون تکنیکی ہدایات جو ایف اے او/ڈبلیو ایچ او کے ماہرین کے پینل نے وضع، فراہم اور شائع کی ہیں کی پیروی کرتی ہے۔تسلیم کیا گیا ہے کہ منصوبے کے علاقوں میں خاص طور پر کپاس کی فصلوں کے حوالے سے کیڑے مار ادویات کا ستعمال ہوا ہے، یہ پالیسی شروع کی جارہی ہے. اس منصوبے میں جب کیڑے مار ادویات نہیں خریدی جائیں گی اور کیڑے مار ادویات کے استعمال کو فروغ دیا جائے گا تو منصوبہ کے علاقوں میں پیداوار بڑھنے سے یہ عمل قریبی علاقوں میں کیڑے مار ادویات کے استعمال کو بالواسطہ بڑھاوا دے گا۔اس مسئلے کے حل کیلئے منصوبہ آئی پی ایم کا استعمال کریگا اور کسی بھی انتہائی خطرناک کیڑے مار دوائی کے استعمال سے بھی بچے گا۔

حشرات کے انتظام کا منصوبہ اور اس کے فوری بعد IPM کے اطلاق کیلئے PMU محکمہ زراعت اور پلانٹ پروٹیکشن کیساتھ قریبی اشتراک عمل کریگا۔

حشرات کے انتظام سے متعلق حکومت کے قواعد:

پاکستان ایگر یکلچرل پیسٹیسائیڈز آرڈیننس، ۱۹۷۱ کی پیروی کرتا ہے۔کیڑے مار ادویات کی درآمد، تیاری، تشکیل، ری فلنگ (دوبارہ بھرائی)/ری پیکنگ، فروخت، استعمال اور تشہیر کے لئے سخت شرائط عائد کی گئی ہیں۔تعمیل اور رپورٹنگ بشمول کیڑے مار ادویات کی رجسٹریشن سے متعلق ذمہ داری کا انحصار محکمہ پلانٹ پروٹیکشن

کے ایگر یکلچرل پیسٹیسائیڈز آرڈیننس پر منحصر ہے۔ محکمہ پلانٹ پروٹیکشن، قومی تحفظ خوراک اور تحقیق کی وزارت کے تحت ایک تکنیکی شعبہ ہے جس کے پاس تمام اقسام کی کیڑے مار ادویات کے استعمال کی نگرانی کا اختیار ہے۔ زرعی کیڑے مار ادویات کی تکنیکی مشاورتی کمیٹی اور ذیلی کمیٹیوں کے اجلاس پلانٹ پروٹیکشن کے شعبہ کے تحت منعقد ہوتے ہیں اور یہ محکمہ کیڑے مار ادویات کے معیار کی جانچ پڑتال کرنے کا ذمہ دار ہے۔

حصہ دوم: اہم مسائل اور کمی کے اقدامات

کیڑے مار ادویات اور کیمیائی کھادوں کے استعمال سے متعلقہ اہم مسائل:

PMP کو پراجیکٹ کمیونٹی (منصوبے سے متعلقہ لوگوں) کی اعانت کیلئے تشکیل دیا گیا ہے اور تمام فریقوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ ای ایس ایس ۵ پر باضابطہ عملدرآمد اور اطلاق کی حمایت کریں۔ کیڑے مار ادویات اور کیمیائی کھادوں کے استعمال سے پیدا منفی اثرات توقع ہے کہ معمولی اور مقامی ہوں گے اور ان سے اس منصوبے کی منصوبہ بندی اور عمل درآمد کے دوران نمٹا جاسکتا ہے۔ کیڑے مار ادویات اور غیر نامیاتی کھادوں کا استعمال بعض کسانوں میں عام ہے، یہ منصوبہ ان Inputs کے غیر مناسب استعمال سے بچنے کیلئے IPM کو فروغ دے گا۔ تاہم PMU کیلئے یہ اہم ہے کہ کسانوں کی طرف سے کیڑے مار ادویات اور غیر نامیاتی کھادوں کا استعمال کم کرنے پر ابھارنے کیلئے حکومت، اہلکاروں اور مقامی کمیونیٹیز کو ان سرگرمیوں کی نوعیت سمجھنی چاہئے۔

نیچے ان متوقع سرگرمیوں کا خلاصہ ہے جو پراجیکٹ کے تحت کیڑے مار ادویات اور غیر نامیاتی کھادوں کے استعمال کیساتھ جڑ سکتی ہیں۔

- ذیلی سرگرمیوں پر عمل درآمد سے تجارتی اعتبار سے اہم فصلوں (مثلاً کپاس، گنا، چاول، گندم) کی زرعی پیداوار میں اضافے کا نتیجہ کیڑے مار ادویات، کیمیکلز اور کھادوں کے استعمال میں بالواسطہ اضافے کی صورت میں آسکتا ہے۔

کمی کیلئے اقدامات:

پراجیکٹ کی سرگرمیوں سے کیڑے مار ادویات اور کیمیائی کھادوں کے استعمال سے پیدا منفی اثرات معمولی اور مقامی ہوں گے اور ان سے منصوبے کی منصوبہ بندی اور عمل درآمد کے دوران نمٹا جاسکتا ہے۔ گاؤں کیساتھ مشاورت کے مرحلے کے دوران ذیلی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی اور انتخاب کے دوران مثبت اثرات بڑھانے کے مواقع ہیں. ذیل میں منصوبوں کی منصوبہ بندی اور عمل درآمد کے دوران ان سرگرمیوں کا خلاصہ ہے جو حشرات کے انتظام سے متعلق ہیں.

اے: ممانعت

کیڑے مار ادویات کے منفی اثرات سے بچنے کے لئے کیڑے مار ادویات کی خریداری کو فروغ نہیں دیا جائے گا اور اسے "ممنوع اشیا کی فہرست" (ضمیمہ ا) میں شامل کر دیا گیا ہے۔

بی: منصوبہ اور سرکاری عملے کی تربیت

منصوبہ ماحول سے موافق زرعی ترقی اور معاشی سرگرمیوں بشمول کیڑے مار ادویات اور زہریلے کیمیائی مادوں کے استعمال کے متبادل آپشنز سے متعلق بنیادی علم کی فراہمی جاری رکھے گا۔ درج ذیل امور کی تفہیم کی خاطر جزو ۲ اور ۳ کے تحت گورنمنٹ/توسیعی اور پراجیکٹ کے عملے کی تربیت کیلئے بجٹ مختص کیا گیا ہے:

۱ (کیڑے مار ادویات کے انتظام کی مجموعی پالیسی (حکومت اور ایف اے او کی پالیسی (

۲ (کیڑے مار ادویات اور کیمیائی کھادوں کے استعمال سے ماحول اور صحت پر ممکن منفی اثرات کی بنیادی معلومات، اور ۳) ان اثرات سے بچاؤ کا بنیادی علم بشمول کیڑے مار ادویات اور کیمیائی کھادوں کیلئے ملک میں ممنوع اشیا کا اجمالی جائزہ، کیسے بچا جائے یا ان کے استعمال سے پیدا ہونیوالے منفی اثرات میں کمی وغیرہ۔ (عملے کی تربیت دیگر موضوعات کے ساتھ مشترکہ کی جاسکتی ہے)۔

یہ تربیت ان ذیلی سرگرمیوں کے لئے فراہم کی جائے گی جن میں کھاد اور / کیڑے مار ادویات کا استعمال ہوتا ہے۔

سی): کسانوں کو تربیت اور آگہی فراہم کرنا

پراجیکٹ یونین کونسلز (یوسیز) کو پیشگی مشاورت فراہم کی جائے گی۔ یونین کونسل کی سطح پر پراجلاس میں کیڑے مار ادویات کے انتظام کو مشاورت کے ایک موضوع کے طور پر شامل کیا جائے گا۔ اگر PMU کے تحفظ کاری ماہر کی طرف سے یہ نشاندہی کی جاتی ہے کہ اس منصوبے کا ایک علاقہ ہے جہاں کیڑے مار ادویات استعمال کی جارہی ہیں تو پھر حشرات کے انتظام کی تربیت درج ذیل شعبوں میں فراہم کی جانی چاہیئے.

- حشرات کے انتظام کی تربیت: اس تربیت کا مقصد کسانوں کو ممنوع کیڑے مار ادویات اور کیمیائی کھاد کے استعمال کے ماحول اور انسانی صحت پر منفی اثرات اور اگر ان کے استعمال کی ضرورت ہو تو ان اثرات سے کیسا نمٹا جائے سے متعلق بنیادی علم فراہم کرنا ہے۔ کسانوں کو یہ آگاہی دینا بھی مقصود ہے کہ پراجیکٹ کسی بھی زرعی پیداواری عمل میں کسی کیڑے مار ادویات اور کیمیائی کھادوں کے استعمال کی حمائت کی طرف مائل نہیں بلکہ اس کی بجائے ماحول کے موافق اور محفوظ زراعت کو فروغ دینے کا خواہاں ہے۔ تاہم، ملک حشرات کے شدید حملوں کے تجربے سے گزر چکا ہے، اور زرعی مصنوعات کے نقصانات اور تباہی کو محدود کرنے کیلئے بعض معاملات میں کیڑے مار ادویات اور کیمیائی کھاد کے استعمال کی طرف بڑھ سکتا ہے۔ اگرچہ بعض خصوصی حالات میں جہاں (مثلاً کیڑوں کا حملہ) بعض کیڑے مار ادویات کا استعمال مطلوب ہو، کسانوں کو باضابطہ تربیت فراہم کی جائے گی تاہم پراجیکٹ کے بجٹ کے تحت کیڑے مار ادویات اور کیمیائی کھادوں کی خریداری کیلئے فنڈ مہیا نہیں کیا جائے گا۔
- • پاکستان کے قواعد وضوابط پر تربیت: منصوبہ متعلقہ سرگرمیوں کو شروع کرنے سے پہلے ای ایس ایس ۵ کی تعمیل کیلئے کیڑے مار ادویات سے متعلق کسانوں کو قومی قواعد وضوابط کی تربیت دے گا۔

- تکنیکی تربیت: اس تربیت کا مقصد
- کیڑے مار ادویات کے استعمال کی مسلسل نگرانی: منصوبے کے کاموں کی باقاعدہ نگرانی کے لئے پی ایم یو کی تحفظ کاری پالیسی کا ماہر نگرانی کی ذمہ داریاں منصوبے کی ٹیم کے مقامی سطح کے ایک رکن کو سونپے گا۔ یہ بااختیار فرد کیڑے مار ادویات اور انسیکٹیسائیڈز میں تبدیلیوں اور کیمیائی کھاد کے منصوبے سے متعلق سرگرمیوں کی نگرانی کرے گا۔ ایسی تبدیلیوں سے آگاہ کرنے کیلئے خاص طور پر پروگرامز اور تربیت کا انعقاد کیا جائے گا۔

۱۱۷

ڈی): غیر کیمیائی زراعت کا فروغ

منصوبے کو بہتر زرعی روایات اور متوقع ماحولیاتی تبدیلیوں کی بنیاد پر قدرتی وسائل کے تحفظ کیلئے بھی ڈیزائن کیا گیا ہے۔ یہ اندازہ بھی لگایا گیا ہے کہ ماحول سے موافق زرعی سرگرمیوں کو زراعت کے تحفظ کی تکنیک کیساتھ مربوط کرنا کسانوں کی زندگی میں بہتری اور ماحولیاتی موافقت کیلئے اہم ہے۔ قدرتی وسائل کا پائیدار استعمال کسانوں کی معیشت اور غربت میں کمی کیلئے اہم ہوگا۔ اگر محفوظ علاقے یا حساس قدرتی مساکن قریب واقع ہوں، تو کمیونٹی کی مدد سے ممکنہ طور پر متوقع منفی اثرات کو کم یا مثبت اثرات کو بڑھانے کیلئے اقدامات کرنا بھی ضروری ہے اس تناظر میں، جب اور جہاں لاگو ہوتا ہو مخصوص کمیونٹیز کیلئے "محفوظ زراعت تکنیک" متعارف کرائی جانی چاہیئے۔ منصوبہ بندی کے عمل کے دوران، کسانوں کو تربیت دینے کے لئے ایف اے او اور عملدرآمد معاہدے کے فریقوں کی طرف سے کسانوں کو تربیت دینے کے اقدامات کئے جائیں گے۔

عملدرآمد کا بندوبست اور بجٹ

اے: منصوبہ بندی اور عمل درآمد

محکمہ پلانٹ پروٹیکشن کے قریبی اشتراک کیساتھ PMU کی سطح کا پراجیکٹ سٹاف منصوبے کے عملے کو صوبائی اور مقامی سطح بشمول کسی یونین کونسل کی سطح کے سہولت کاروں جو ممکن ہے مشاورت اور منصوبہ بندی کے مقصد کیلیئے استعمال ہوں کو تربیت فراہم کرنے کا ذمہ دار ہو گا۔ جز۲اور۳ کے تحت تربیت کے لئے بجٹ ذیلی سرگرمی کی لاگت یا استعداد کار کے فروغ جو بھی مناسب ہو کی مد میں شامل کیا جائے گا.

سی: نگرانی

مقامی سطح پر منصوبے کا عملہ محکمہ پلانٹ پروٹیکشن کے عملے کے ساتھ ہدف شدہ کمیونٹی میں کیڑے مار ادویات کے استعمال کی نگرانی کے لئے کام کرے گا،اس میں شامل ہیں :

الف)یقینی بنانا کہ کیڑے مار ادویات ضمیمہ ا میں شامل ممنوع اشیا کی فہرست میں شامل نہیں

ب) کیڑے مار ادویات کی مناسب طریقے سے سنبھال اور ہدف شدہ علاقوں میں منتقلی کو یقینی بنانا

ج) تقسیم سے پہلے صارف کو تربیت کی فراہمی یقینی بنانا،اور

د) حکومت پاکستان کے قواعد وضوابط کے مطابق کیڑے مار ادویات کے استعمال کی نگرانی اور تعمیل۔

PMU میں تحفظ کاری کا ماہر تعمیل کی جانچ پڑتال کیلیئے میعادی جائزے کا کام انجام دے گا(مثلاہر چھ ماہ بعد)۔ایف اے او اپنے تکنیکی ماہرین برائے حشرات کے انتظام کے ذریعے پراجیکٹ کے تحت کیڑے مار ادویات کے استعمال کی تعمیل کی معیاری نگرانی کرے گا۔

ضمیمہ ۴: چانس فائنڈ (امکانات تلاش) طریقہ

تمام تھرڈ پارٹی کانٹریکٹ (معاہدہ نامہ) وغیرہ میں 'چانس فائنڈ' طریقہ کار لازمی عمل درآمد کرایا جائے۔ اور ایسے منصوبوں میں جہاں کانٹریکٹ پارٹی کمپوننٹ ا یا ۲ کی عمل درآمد میں معاونت کر رہے ہوں۔

اگر کنٹریکٹر کو اس منصوبے کے دوران کسی بھی آثارِ قدیمہ کی سائٹ، تاریخی سائٹ، باقیات، یا اشیأ بشمول قبرستان یا قبریں وغیرہ دریافت کرے۔ کنٹریکٹر کہ چاہیے کہ:

- چانس فائنڈ کہ تحت ہونے والی سرگرمیوں کو روک دے۔
- ایسی سائٹ یا جگہ کی نشاندہی کرے۔
- اس جگہ کو ہر قسم کے نقصان یا اشیأ کے گم ہو جانے وغیرہ سے محفوظ نوادرات اور قیمتی باقیات کو کے نکالے جانے کی صورت میں چوکیدار کا انتظام کرے۔ تاوقت کہ متعلق ذمیدار یا قومی انتظامی ثقافتی ادارے کی انتظامیہ اس کا انتظام سنبھالے۔
- پروجیکٹ مینیجمینٹ یونٹ میں متعین ماہرینِ تحفظ کو اطلاع دی جائے، جو اگلے میں مقامی یا صوبائی ذمیداروں کو (۲۴ گھنٹے کے اندر) اطلاع دینگے۔
- مقامی یا صوبائی ادارے ایسی جگہوں کی حفاظت اور محفوظ بنانے کے ذمیندار ہونگے۔ تاوقت کوئی مناسب ضابطے کا تعین بھی ہو جائے گا۔ ابتدائی طور پر حقائق کی جانچ حکومت سے منظور شدہ ماہرین آثارِ قدیمہ سے کرائی جائے، حقائق کی اہمیت اور درستگی کو ثقافتی اثاثے سے متعلق مختلف معیارات کے مطابق جائزہ لیا جائے۔ جس میں جمالیاتی، تاریخی، سائنسی، اور تحقیقی، سماجی و اقتصادی اقدار وغیرہ شامل ہیں۔ مقامی یا صوبائی ادارے (مقتدرہ ادارے) دریافت شدہ اشیأ کے بارے میں فیصلہ کریں گے کہ ان کو کس لئے، کیا اقدامات کئے جائیں۔ جس میں شکل و اصل حیثیت، محافظ ماننے، بحالی یا بچائو وغیرہ شامل ہیں۔
- ملنے والی چیزوں کے بارے میں مقتدرہ اداروں کے فیصلے کے عملدرآمد کے لئے۔ مطلقہ مقامی ذمیدار تحریری طور پر مطلع کریں گے۔
- اس منصوبے کی سرگرمیاں صرف اس وقت دوبارہ شروع کی جاسکتی ہیں، جب اس بابت مقامی یا صوبائی ذمیدار جہ اس در کی حفاظت سے متعلق ہیں، اس کی اجازت دیں۔

چانس فائنڈ کی کارکردگی اس وقت مرتب کی جاسکتی ہے، جب ثقافتی اعتبار سے کوئی اہم چیز دریافت ہو۔ اور یہ عمل اسی وقت کیا جاسکتا ہے۔ جب مندرجہ بالا تفصیلات (دریافت اشیأ کی اطلاع، اور اس کی اطلاع کے دریافت شدہ اشیأ یا علاقے وغیرہ کے ساتھ کیا اقدامات لئے جائینگے)۔ کو پورا کر لیا جائے۔ کاروائی کا آغاز مقامی سطح پر عملدرآمد سے ہوگا۔ مثلاً عملے کو گائوں میں نئی منصوبے پر عملدرآمد کی ذمیداری لگائی جائے گی، اور ماہرین برائے تحفظ کو مطلع کیا جائیگا۔ جس کہ بعد یہ ماہرین مندرجہ ذیل بالا ہدایات کے مطابق رہنمائی کرینگے۔

ضمیمہ ۵: تشخیصی فارم برائے ماحولیاتی اور معاشرتی حالات

تمام ذیلی سر گرمیاں لازماً ابتدائی تشخیص کے مرحلے سے گذریں، ایف۔اے۔او تشخیصی جائزہ نامہ برائے تحفظ جو کہ اس کے آخر میں دیا ہوا ہے اس کو بروئے کار لایا جائے۔درجہ بندی کے ذیلی سر گرمیوں کی متعلق ہدایات اور امثال:

تقسیم کار: اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ جائزے کی حدود خطرات کی نوعیت سے مطابقت رکھے۔ سر گرمیوں کی تقسیم، اِس پورے عمل میں ایک انتہائی اہم قدم ہے۔ بلخصوص ایسی جگہوں پر جس کے متعلق ملنے والی ابتدائی معلومات کے مطابق سیکٹر اور وزارا سکیل، ماحولیاتی یا سماجی خطرات جو اس منصوبے کی وجہ سے در پیش آسکتے ہو، ان کا تعین ہو جائے۔ درجہ بندی کے معیار کم، درمیانہ، اور اعلیٰ ہو سکتے ہیں۔ اس کے منصوبے کی نوعیت کی وجہ سے کم ذیلی سر گرمیوں کی درجہ بندی بھی پائی جاسکتی ہے۔

- درجہ بندی (الف): اعلیٰ دجے کا خطرہ برائے ذیلی سر گرم، یکسان منصوبے کی جگہ۔
- حساس یا قیمتی ماحولیاتی نظام، محفوظ پناہ گاہ اور نایاب نسل کے ملن کے قریب ہونا۔
- ایسے مقامات یا ان کے قریب ہونا، جہاں پر کوئی مظلوم (متاثر) نسل، مذہبی اقلیت، یا مقامی لوگ رہے ہوں، یا ایسی جس سے ان کی اجتماعی طور پر نسبت ہو۔ اور ایسی وجہ سے کسی بھی منفی قسم کا تاثر آتا ہوں۔ یا پہلے سے انکے بارے میں کوئی مشاورت نا کی گئی ہو۔
- حساس مقامات جیسا کہ ہسپتال، اسکول، مذہبی عبادتی گاہ وغیرہ کے قریب ہونا۔
- آثارِ قدیمہ اور تاریخی مقامات یا موجودہ ثقافتی و سماجی اداروں کے قریب ہونا۔
- گنجان آباد علاقے جہاں پر دوبارہ آبادی یا کثرت آبادی کے اثرات اور دیگر نوعیت کی تکالیف ان برادریوں کو شدید متاثر کر سکتی ہے۔
- ان علاقے میں جہاں پر قدرتی وسائل کو مختص کرنے پر تنازع پایا جاتا ہو۔
- ایسے علاقے جہاں پر پکے نالے، آبی ذخائر جو کہ پینے کے پانی کی فراہمی کے لئے ہو یا پھر اس اراضی کے پاس ہوں۔
- حساس معاملات کی مثالیں جہاں پر ذیلی سر گرمیاں عالمی یا علاقائی ماحول پر سنگین اثرات ڈالتی ہوں۔
- مقامی لوگوں یا محروم اقلیتوں کے حقوق سے متصادم ہوں۔
- بڑے پیمانے پر اراضی درکار ہو، یا اراضی کے استعمال میں تخیر یار وکا ہو۔ جس کی وجہ سے اثاثے یا مقامی آبادی کے ذرائع آمدن کی کمی یا نقصان ہونے کا اندیشہ ہو۔
- روزگار وغیرہ سے مقامی لوگوں کو بے دخلی یا جبری آبادکاری کروانا۔
- محفوظ علاقے یا تسلیم شدہ انتہائی درجے کے مختلف النوعِ حیات یا ثقافتی اقدار والے علاقے۔
- زہریلے مادے کے اخراج سے متاثر ہونے والے علاقے۔
- خاص قطعہ زمین کا حصول یا زمین کے استعمال میں تاخیر کا خدشہ نا ہو۔ اور نا ہی لوگوں کے بے دخل ہونے، اور روزگار کے ذرائع کو نقصان ہو۔

- اس منصوبے میں شامل علاقوں میں معاشرتی یامعاشی طورپر محروم اکائیوں یا، مثلاًقبائلی، نسلی، گروہوں یااس طرح کی برادریوں کاموجود ناہونا،اور ناہی سرگرمیوں ایسی اراضی کااستعمال میں لائینگے۔ جن سے یہ گروہ اجتماعی طورپر نسبت رکھتے ہوں، یاوہاں ایسی برادریاں موجود ہوں، مگر فری کی علامات ظاہر ہوئی ہوں۔

۳۔۳ کم درجہ کا خطرہ:۔درجہ ج۔ذیلی سرگرمی۔

ذیلی سرگرمیوں کی تجاویز جن کہ متعلق یہ سمجھاجائے کہ انتہائی کم یانہ ہونے کے برابر ماحول معاشرے پراثرات مرتب ہونگے۔ وہ درجہ۔ج۔ میں داخل ہوں گے۔اور ابتدائی تشخیص اور درجہ بندی کی زد میں مزید کسی بھی ماحولیاتی یامعاشرتی جانچ کی ضرورت نہ ہو۔

چھوٹے قطع اراضی کا حصول چاہیے۔ وہ جائیداد کے مالکان سے شرائط طے کرکے دیتی ہو۔ یاجس کے مالکانِ حقوق تسلیم شدہ ہوں۔ایسے جگہوں کوماپ کر سمجھایا جائے۔اگر ایسی قطعِ اراضی بحقِ سرکار فرق قرار دے دی جائیں۔

- ایسی امثال جہاں ذیل سرگرمیوں کی نوعیت کی وجہ سے قدرتی وسائل کااستحصال یانہ قابل اصلاح تنزیلی کاہونا۔
- انسانی صحت اور حفاظت کو سنگین خطرات لاحق ہونے کاخدشہ ہونا۔
- ذیلی سرگرمیوں کی وسعت کے امثال جہاں وسائل کی کمی کی شدت کو خطرہ لاحق ہو۔
- منفی اثرات کی وجہ سے وقت اور دورانیہ کا طویل ہونا۔
- اسی طرح کی مجموعی چہروں یاانفرادی طورپر مختصر نقلِو حرکت (جن کی وجہ سے سنگینی بڑھے) کی وجہ منفی تاثر بڑھنا۔

درجہ الف کی سرگرمیوں کے بارے میں یہ گمان ہے کہ ان کاماحول اور معاشرے پر منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔اور ان سرگرمیوں کی مطلوبہ دستاویز میں شامل کرنے کی نہیں ہیں۔

معتدل درجے کا خطرہ: درجہ ب ذیلی سرگرمی:

ایسی تمام نقل وحرکت جن کہ ماحول اور معاشرے پر برے اثرات پڑنے کا کم خطرہ ہو۔ قابل اصلاح ہو،اور کمی لانے والے اقدامات جو کہ خطرے کو کم کر سکتے ہیں۔ ان کافوری تدراک کیاجاسکتاہو۔اِن کاشمار درجہِ ب میں کیاجاتاہے۔

مندرجہ ذیل درجہ ب کو ظاہر کرتی ہیں۔

- ماحولیاتی اور معاشرتی خطرات زیادہ تر محدود نوعیت کے ہوتے ہیں۔ان کابہتر صنعتی تدابیر کے ذریعے (جن کاتذکرہ ماحول، صحت،اور حفاظت کے متعلق ہدایات نامے میں موجود ہے)ادراک کیاجاسکتاہے۔اور کام کہ حالات میں چائلڈ لیبر (بچوں سے جبری مشقت) یاصحت اور حفاظت کے مسائل۔

ماحولیاتی اور معاشرتی خطرات کی علامات - تشخیصی جائزہ نامہ

شمار	سوالات	ہاں	نہیں
۱	کیا یہ منصوبہ: مٹی کی (طبعی یا حیاتیاتی) گراوٹ یا اراضی کے انتظام کے لئے مستحکم تدابیر کو کمزور کرنے کا باعث تو نہیں بنے گا؟ آبپاشی کی بڑی اسکیم کی تشکیل، ڈیم کی تعمیر، گندے پانی کے استعمال، یا پانی کے معیار کو متاثر کرنے وغیرہ جیسی سرگرمیوں کو بھی شامل کرے گا؟ ماحولیاتی تبدیلی کے مطابق ڈھلنے کی صلاحیت یا جی-ایچ-جی کے اخراج میں کمی کرے گا؟ کسی بھی فرد یا برادری کے موجودہ مالکانہ حقوق (زمین، ماہی گیری اور جنگلاتی) وسائل میں کسی بھی تبدیلی کا باعث نہیں بنے گا؟		
۲	کیا یہ منصوبہ ق محفوظ شدہ علاقوں یا طبعی مسکن میں یا اس کے پاس بروئے کار لایا جائے گا؟ حیاتیاتی تنوع میں کمی لائے گا؟ ماحولیاتی نظام میں تبدیلی لائے گا؟ غیر مقامی نسلوں کا استعمال ہو گا؟		
۳	کیا یہ منصوبہ: نئی فصلیں اور ان کی اقسام متعارف کرائے گا جو اب سے پہلے نہ کرائی گئی ہوں؟ یا بیج یا اگانے کے لئے مواد فراہم کرے گا؟ یا بیج یا فصلوں کے لئے مواد کو درآمد کرانے یا تبادلے، تحقیق اور تیاری میں مدد کرے گا؟ جدید بائیو ٹیکنالوجی کی فراہمی یا استعمال کرانے میں معاونت کرے گا؟ جنگلات کے قائم کرنے اور انتظام میں معین ہو گا؟		
۴	کیا یہ منصوبہ:		

	غیر مقامی نسلیں، جنس (اقسام)، اور دیگر جنیاتی مواد وغیرہ کو متعارف کرائے گا یا قرب وجوار کے حیاتیاتی مسکن یا پیداواری نظام میں بہتری لائے گا؟		
۵	کیا یہ منصوبہ: بالواسطہ یا بلاواسطہ کیڑے مار ادویات کی خریداری، فراہمی یا اس کے استعمال کا ذریعہ بنے گا؟ مویش، فصل، ماہی، جنگلات یا گھریلو اشیا پر۔ بیج یا فصل کی حفاظت کے لئے کھیت یا ذخیروں میں۔ کسی عملی مظاہرہ یا تحقیقی مقاصد کے لئے۔ کسی بھی حکمت عملی یا ہنگامی ضرورت کے لئے۔ پیداواری قوت میں اضافے کے لئے اس منصوبے میں شامل علاقے میں جراثیم کش ادویات کے استعمال میں اضافہ ہو جائے گا؟ ضابطہء اخلاق کی خلاف ورزی کا سبب تو نہیں بنے گا؟ جراثیم کش ادویات کے فضلے اور اس کے آلودہ مواد کے نظم یا ٹھکانے لگانے کا ذریعہ تو نہیں بنے گا؟		
۶	کیا یہ منصوبہ مکمل یا عارضی طور پر لوگوں کو ان کے گھروں یا روزگار کے ذرائع سے بیدخل کر دے گا یا روزگار کے ذرائع تک ان کی رسائی کو محدود کر دے گا؟		
۷	کیا یہ منصوبہ حال یا مستقبل میں دیہی علاقے کے لوگوں کے لئے ملازمت کے حالات پر اثر انداز ہو گا؟		
۸	کیا اس منصوبے کی وجہ سے اس کا امکان ہے کہ بمعنی وسائل، پیداوار، مارکیٹ، خدمات، مناسب ملازمت اور فیصلہ سازی جیسے عمل میں ان کے حصہ لینے میں موجودہ صنفی تفریق کو نظر انداز کر دے گا؟		
۹	کیا اس منصوبے میں وہ مقامی لوگ شامل ہوں گے جو کہ اس منصوبے میں شامل علاقوں سے باہر رہ رہے ہیں جہاں اس کے تحت سرگرمیاں ہوں گی؟ یا ان علاقوں جہاں اس منصوبے کے تحت سرگرمیاں ہو رہی ہوں گی کے مقامی لوگ شامل ہوں گے؟ کیا اس منصوبے کے باعث مقامی باشندوں کے حقوق، زمین، قدرتی وسائل، علاقے، روزگار، علم، سماجی نظام، روایات، طرز، حکومت، اور ثقافتی ورثہ خواہ وہ اس منصوبے کے مجوزہ علاقوں میں یا اس سے باہر ان پر منفی یا ناموافق اثرات مرتب نہیں کرے گا؟ ان علاقوں میں واقع ہو گا جہاں ثقافتی وسائل موجود ہوں؟		

	ادارہ مقامی آبادی کے تعین کے لیے مندرجہ ذیل شرائط کا پابند ہے۔عالمی ادارے ایف اے او *پیشے اور مخصوص علاقے کے اعتبار سے وقت کی ترجیح۔ *غیر ارادی ثقافتی امتیاز کا فروغ جس میں زبان، سماجی تشکیل، مذہب او روحانی اقدار، ذرائع پیداوار، قوانین اور ادارے۔ *انفرادی تشخص اور ساتھ ہی ساتھ دوسری اکائیوں کی جانب سے اعتراف یا ریاستی اداروں یکجانب سے تصدیق بحیثیت منفرد مجموعہ اکائی۔ *غاصبانہ تسلط، تعصب، بے دخلی اور تنہائی کا شکار چاہے وہ ابھی اس کا شکار ہیں یا نہیں "منصوبے میں شامل علاقے سے باہر" سے مراد منصوبے کی سرگرمیوں کے مقامی باشندوں خواہ وہ اس علاقے سے دور ہوں ان کے روزگار،اراضی تک رسائی،اور ان کے حقوق پر اثر پڑنے کے امکانات ہوں۔ ٹھوس یا جسمانی سے مراد حرکت اور حرکت نہ کرنے والی اشیاء، مقامات، عمارات، قدرتی خدوخال، مناظر جس کی آثار قدیمہ ،تاریخی، مذہبی، جمالیاتی، تعمیراتی یا ثقافتی اہمیت ہو وہ شہری یا دیہی علاقوں، میدان، زیرزمین یا پانی کی تہہ میں پائے جاتے ہوں غیر مادی کی تعریف شناخت، علم اور ہنر کے ساتھ اوزار، اشیاء، آثار اور ثقافتی مقامات ہیں جن کا تعلق ان اکائیوں، گروہوں اور بعض صورتوں میں افراد جن کی نسبت روحانی اور ثقافتی ورثے سے ہو۔		

ثانوی درجے کے سوالات

محافظ ۱- قدرتی وسائل کا انتظام

شمار	مٹی اور زمین کے وسائل کا نظم	نہیں	جی ہاں	تاثرات
۱.۱	کیا یہ منصوبہ مٹی کی (طبعی یا حیاتیاتی) گراوٹ کا باعث بنے گا؟	کم درجے کا خطرہ	**معتدل درجے کا خطرہ** واضح کریں کہ کیسے یہ منصوبہ وڑلڈ سوائل چارٹر World Soil Charter کے اصولوں کا پابند ہے اور پر عمل پیرا ہے؟	
۱.۲	کیا یہ منصوبہ اراضی کے انتظام کے لئے مستحکم تدابیر کو کمزور کرنے کا باعث تو نہیں بنے گا؟	کم درجے کا خطرہ	**اعلٰی درجے کا خطرہ** ماحولیاتی اور معاشرتی اثرات کے مکمل جانچ پڑتال کی ضرورت ہے مزید رہنمائی کے لئے ESM یونٹ سے رابطہ کریں۔	

شمار	آبی وسائل اور چھوٹے ڈیم کا نظم	نہیں	جی ہاں	تاثرات
۱.۳	کیا یہ منصوبہ آبپاشی کی اسکیم کی تشکیل دے گا جو کہ ۱۲۰ ایکڑ سے زیادہ اراضی یا m۳۰۰۰ روزانہ کی بنیاد پر پانی دے گا؟	کم درجے کا خطرہ	**معتدل درجے کا خطرہ** مندرجہ ذیل معلومات کی وضاحت کریں • کارکردگی کی مناسبت سے اس کے اصول کے عملدرآمد اور پیداوار میں اضافے کے لئے مختلف ذرائع پر غور کرنا۔ • پانی کو محفوظ بنانے کے لئے تکنیکی طور پر قابل عمل اقدامات • متبادل ذرائع فراہمی آب • آلودگی میں کمی لانا • آبی مصرف والے زیریں نالوں پر متوقع اثرات • پانی کی ضرورت کا تخمینہ اور مستقبل کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے مختلف صورتوں جس کی وجہ سے پانی کی مجموعی کھپت کو دستیاب ذخیرے میں سے پورا کیا جاسکے۔	

			• ICID کا جاری کردہ جائزہ نامہ کو شامل کیا جائے اور ساتھ ہی ساتھ منصوبے کے دوران میں ظاہر ہونے والے منفی اثرات کے تدارک کے لئے مناسب اقدامات کرنا۔ • وہ منصوبے جو پانی کی صلاحیت میں بہتری کے لئے تشکیل دیئے گئے ہیں وہ Water Accounting ۔آبی کھاتے کے ذریعئے ہی چلائے جائیں گے۔تاآنکہ ممکنہ برے اثرات جیسا کہ سیم و تھور، نمکیات، زیریں چشموں میں دستیاب پانی کی کمی وغیرہ سے بچا جاسکے۔	
۱.۴	کیا یہ منصوبہ آبپاشی کی اسکیم کی تشکیل دے گا جو کہ ۱۰۰ ایکڑ سے زیادہ اراضی یا ۵۰۰۰m۳ روزانہ کی بنیاد پر پانی دے گا؟	کم درجے کا خطرہ	**اعلیٰ درجے کا خطرہ** ماحولیاتی اور معاشرتی اثرات کے مکمل جانچ پڑتال کی ضرورت ہے مزید رہنمائی کے لئے ESM یونٹ سے رابطہ کریں۔	
۱.۵	کیا یہ منصوبہ آبپاشی کی اسکیم کو بہتر بنانے کا ارادہ رکھتا ہے؟	کم درجے کا خطرہ	**معتدل درجے کا خطرہ** • ICID کا جاری کردہ جائزہ نامہ کو شامل کیا جائے اور ساتھ ہی ساتھ منصوبے کے دوران میں ظاہر ہونے والے منفی اثرات کے تدارک کے لئے مناسب اقدامات کرنا۔ • وہ منصوبے جو پانی کی صلاحیت میں بہتری کے لئے تشکیل دیئے گئے ہیں وہ Water Accounting ۔آبی کھاتے کے ذریعئے ہی چلائے جائیں گے۔تاآنکہ ممکنہ برے اثرات جیسا کہ سیم و تھور، نمکیات، زیریں چشموں میں دستیاب پانی کی کمی وغیرہ سے بچا جاسکے۔	
۱.۶	کیا اس منصوبے کے باعث پانی کے معیار پر آلودہ اخراج یا اس کے استعمال، اس کی خاصیت (مثلاً، درجہ حرارت، pH, DO, TSS) پر فرق پڑے گا؟	کم درجے کا خطرہ	**اعلیٰ درجے کا خطرہ** ماحولیاتی اور معاشرتی اثرات کے مکمل جانچ پڑتال کی ضرورت ہے مزید رہنمائی کے لئے ESM یونٹ سے رابطہ کریں۔	
۱.۷	کیا یہ منصوبہ گندے پانی استعمال کو بروئے کار لائے گا؟	کم درجے کا خطرہ	**معتدل درجے کا خطرہ** واضح کریں کہ کیسے یہ منصوبہ سرکاری رہنما اصولوں کا پابند ہے اور اس پر عمل پیرا ہے؟ اس کے موجود نہ ہونے کی صورت میں عالمی اداروں/WHO ایف اے او UNEF/ کی جاری کردہ گندے پانی کے ذراعت میں محفوظ استعمال پر رہنما اصول دیکھیں۔	

۱.۸	کیا یہ منصوبہ ڈیم جو کہ m۱۵سے زائد ہو کی تعمیر یا اس کی مالی معاونت کرے گا؟	کم درجے کا خطرہ	**منصوبہ جاری نہیں رہ سکتا**	
۱.۹	کیا یہ منصوبہ ڈیم جو کہ m۵سے زائد ہو کی تعمیر یا اس کی مالی معاونت کرے گا؟	کم درجے کا خطرہ	**اعلیٰ درجے کا خطرہ** ماحولیاتی اور معاشرتی اثرات کے مکمل جانچ پڑتال کی ضرورت ہے مزید رہنمائی کے لئے ESM یونٹ سے رابطہ کریں۔	

شمار	ملکیت اراضی	نہیں	جی ہاں	تاثرات
۱.۱۰	کیا یہ منصوبہ مکمل یا عارضی طور پر لوگوں کو ان کے گھروں یا روزگار کے ذرائع سے بیدخل کردے گا یا روزگار کے ذرائع تک ان کی رسائی کو محدود کردے گا؟	کم درجے کا خطرہ	**اعلیٰ درجے کا خطرہ** ماحولیاتی اور معاشرتی اثرات کے مکمل جانچ پڑتال کی ضرورت ہے مزید رہنمائی کے لئے ESM یونٹ سے رابطہ کریں۔	
۱.۱۱	کیا یہ منصوبہ مکمل یا عارضی طور پر لوگوں کو قدرتی وسائل کے ذرائع سے بیدخل کردے گا یا ان ذرائع تک ان کی رسائی کو محدود کردے گا؟	کم درجے کا خطرہ	**اگلے سوال پر جائیے**	
۱.۱۱.۱	کیا بیدخلی یا محدود رسائی رضاکارانہ اور مقامی لوگوں کے ساتھ کسی معاہدہ کے تحت ہوگی؟	**جاری نہیں رکھ سکتے**	**معتدل درجے کا خطرہ** واضح کریں کہ کیسے یہ منصوبہ سرکاری رہنما اصولوں کا پابند ہے اور اس پر عمل پیرا ہے؟ اس کے موجود نہ ہونے کی صورت میں عالمی اداروں/WHO ایف اے او/UNEF کی جاری کردہ گندے پانی کے زراعت میں محفوظ استعمال پر رہنما اصول دیکھیں۔	
۱.۱۲	کیا یہ منصوبہ اراضی کے ملکیتی حقوق میں تبدیلی یا مربوط بنائے گا؟	کم درجے کا خطرہ	**اگلے سوال پر جائیے**	
۱.۱۲.۱	کیا اراضی کے ملکیتی حقوق میں تبدیلی یا مربوط بنانے کا عمل رضاکارانہ اور مقامی لوگوں کے ساتھ کسی معاہدہ کے تحت ہوگا؟	**جاری نہیں رکھ سکتے**	**معتدل درجے کا خطرہ** واضح کریں کہ کیسے یہ منصوبہ رضاکارانہ رہنما دستاویز برائے اراضی، جنگلات اور ماہی گاہ، قومی تحفظ خوراک کے تناظر میں ملکیتی حقوق کے اصولوں کا پابند ہے اور اس پر عمل پیرا ہے؟	

شمار	آب وہوا	نہیں	جی ہاں	تاثرات
۱.۱۳	کیا یہ منصوبہ اس میں شریک کسی بھی فریق شعبۂ کے لئے ماحولیاتی تبدیلی کے مطابق ڈھلنے کی صلاحیت میں کمی کا باعث بنے گا؟	کم درجے کا خطرہ	**اعلیٰ درجے کا خطرہ** ماحولیاتی اور معاشرتی اثرات کے مکمل جانچ پڑتال کی ضرورت ہے مزید رہنمائی کے لئے ESM یونٹ سے رابطہ کریں۔	
۱.۱۴	کیا اس منصوبے کی وجہ سے سنگین موسمیاتی تبدیلیوں کی صورت میں برداشت میں کمی آجائے گی؟	کم درجے کا خطرہ	**اعلیٰ درجے کا خطرہ** ماحولیاتی اور معاشرتی اثرات کے مکمل جانچ پڑتال کی ضرورت ہے مزید رہنمائی کے لئے ESM یونٹ سے رابطہ کریں۔	
۱.۱۵	کیا اس منصوبے کی وجہ سے جی-ایچ-جی کے اخراج میں کمی آجائے گی؟	کم درجے کا خطرہ	**اگلے سوال پر جایئے**	
۱.۱۵.۱	کیا متوقع اضافہ ایف اے او کی ہدایات میں واضح کردہ درجے سے نیچے ہے یا سرکاری پالیسی و قوانین؟	**اعلیٰ درجے کا خطرہ** ماحولیاتی اور معاشرتی اثرات کے مکمل جانچ پڑتال کی ضرورت ہے مزید رہنمائی کے لئے ESM یونٹ سے رابطہ کریں۔	کم درجے کا خطرہ	
۱.۱۵.۲	کیا متوقع اضافہ ایف اے او کی ہدایات میں واضح کردہ درجے سے زیادہ ہے یا سرکاری پالیسی و قوانین؟	کم درجے کا خطرہ	**اعلیٰ درجے کا خطرہ** ماحولیاتی اور معاشرتی اثرات کے مکمل جانچ پڑتال کی ضرورت ہے	

				مزید رہنمائی کے لئے ESM یونٹ سے رابطہ کریں۔	

محافظ ۲- متنوع حیاتیات، ماحولیات اور قدرت مسکن

شمار	محفوظ علاقے - حفاظتی خطے - قدرتی مسکن	نہیں	جی ہاں	تاثرات
۱.۲	کیا یہ منصوبہ قانونی طور پر مختص شدہ محفوظ علاقوں یا اس سے حفاظتی خطوں میں جاری کیا جائے گا؟	کم درجے کا خطرہ	**اعلیٰ درجے کا خطرہ** ماحولیاتی اور معاشرتی اثرات کے مکمل جانچ پڑتال کی ضرورت ہے مزید رہنمائی کے لئے ESM یونٹ سے رابطہ کریں۔	

شمار	متنوع حیاتیات کی حفاظت	نہیں	جی ہاں	تاثرات
۲.۲	کیا یہ منصوبہ ماحولیاتی نظام کو زرعی، آبی یا جنگلاتی پیداواری یونٹ کی نباتاتی و جماداتی تنوع میں کمی میں تبدیلی کا باعث بنے گا؟	کم درجے کا خطرہ	**اعلیٰ درجے کا خطرہ** ماحولیاتی اور معاشرتی اثرات کے مکمل جانچ پڑتال کی ضرورت ہے	

			مزید رہنمائی کے لئے ESM یونٹ سے رابطہ کریں۔	

شمار	متنوع حیاتیات کی حفاظت	نہیں	جی ہاں	تاثرات
۳.۲	کیا یہ منصوبہ ارد گرد کے ماحول پر مثلاً پانی کے استعمال میں زیادتی، کیمیائی اشیاء یا مشینری کا پہلے سے زیادہ استعمال کی وجہ سے زیادہ اثرات مرتب کرے گا؟	کم درجے کا خطرہ	**معتدل درجے کا خطرہ** اس منصوبہ کی دستاویز میں واضح کریں کہ ماحول پر مرتب ہونے والے برے اثرات کی کمی کے لئے کیا اقدامات کیئے جائیں گے اور اس بات کو اہتمام کیا جائے کہ عمل میں لائے گئے اقدامات کو کارکردگی کی رپورٹ کے دوران رسک لاگ میں درج کیا جائے۔	

شمار	غیر مقامی جنس کا استعمال	نہیں	جی ہاں	تاثرات
۴.۲	کیا یہ منصوبہ ایسی غیر مقامی جنس کا استعمال کرے گا کہ جو کہ ملک یا دنیا کے کسی اور خطے میں نقصان رساں ہونے میں شمار ہوتی ہیں؟ نقصان رساں ہونے کی تعریف کنونشن برائے متنوع حیاتیات کی طرف سے یوں بیان کی گئی ہے: ایک غیر مقامی جنس جو کہ متنوع حیاتیات کے لئے خطرہ ہو۔	کم درجے کا خطرہ	**اعلیٰ درجے کا خطرہ** ماحولیاتی اور معاشرتی اثرات کے مکمل جانچ پڑتال کی ضرورت ہے مزید رہنمائی کے لئے ESM یونٹ سے رابطہ کریں۔	

شمار	جنیاتی وسائل تک رسائی اور اس سے استفادہ	نہیں	جی ہاں	تاثرات
۵.۲	کیا اس منصوبے کے تحت جنیاتی وسائل تک رسائی کا پہلو شامل ہوگا یا روایتی تعلیم جو کہ جنیاتی وسائل سے وابستہ ہیں جس کا تعلق مقامی گروہوں یا کسانوں سے ہے؟	کم درجے کا خطرہ	**معتدل درجے کا خطرہ** اس بات کو یقینی بنایا جائے کی مندرجہ ذیل مسائل پر غور کیا گیا ہے اور اس کے لئے مناسب اقدامات کئے گئے ہیں۔ جن مسائل کی نشاندہی کی گئی ہے اور اس کے تدارک کے لئے جو اقدامات کئے گئے ہیں ان کو لازماً منصوبے کی دستاویز میں شامل کیا جائے اور کارکردگی کے جائزے میں تحریر کیا جائے۔ زراعت اور خوراک کے لئے نباتاتی جنیات جو کہ	

	Multilateral System of Access and Benefit-Sharing (MLS) بین الااقوامی معاہدے (Plant Genetic for Resources for Food & Agriculture-PGRFA) میں داخل ہوں ان کا Standard Material Transfer Agreement – SMTA کے ممبر ہوں اور اس معاہدے کے پابند ہوں۔ جنیاتی وسائل کے لئے، زراعت اور خوراک کے لئے نباتاتی جنیات PGRFA کے علاوہ جو MLS معاہدے کے تحت آتے ہوں:		نقصان رساں ہونے کی تعریف کنونشن برائے متنوع حیاتیات کی طرف سے یوں بیان کی گئی ہے: ایک غیر مقامی جنس جو کہ متنوع حیاتیات کے لئے خطرہ ہو۔	

تاثرات	جی ہاں	نہیں	جنیاتی وسائل تک رسائی اور اس سے استفادہ	شمار
	معتدل درجے کا خطرہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ علم کے حصول کے لئے پہلے سے طے شدہ اور متفقہ معاہدے اور مقامی طور پر قابل اطلاق قوانین کے مطابق کیا جائے اور مقامی باشندوں اور مقامی برادریوں کی شمولیت ہو۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ پہلے سے طے شدہ اور متفقہ شرائط اور مقامی طور پر قابل اطلاق قوانین کے مطابق جنیاتی وسائل کے قدیمی علم کے استفادے سے ملنے والے ثمرات میں برابری اور مساوی طور پر مقامی باشندوں اور مقامی برادریوں کو شریک کیا جائے۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ جہاں بھی ممکن ہو وہاں منصوبے کو ایسے عوامل جو کہ جنیاتی وسائل کے مختلف ذیلی شعبہ جات برائے خوراک اور ذراعت کی رسائی اور استفادے کے عملدرآمد کے لئے معاون ہوں ان سے مطابقت رکھتے ہوں۔	کم درجے کا خطرہ		

شمار	نئی فصلیں اور ان کی اقسام متعارف کرانا	نہیں	جی ہاں	تاثرات
۱.۳	کیا یہ منصوبہ نئی فصلیں اور ان کی اقسام متعارف کرائے گا جو اب سے پہلے نہ کرائی گئی ہوں؟	کم درجے کا خطرہ	پودوں کی درآمد کے لئے نگہداشت کے مقرر کردہ ضابطوں کو IPPC کے مطابق عمل کیجیئے۔ [illegible] (اگر کوئی ہیں) تو ان کو قومی اور [illegible]	

شمار	بیج یا اگانے کے لئے مواد کی فراہی	نہیں	جی ہاں	تاثرات
۲.۳	کیا یہ منصوبہ بیج یا اگانے کے لئے مواد فراہم کرے گا؟	کم درجے کا خطرہ	**اگلے سوال پر جایئے**	
۱.۲.۳	کیا اس منصوبے میں بیج یا فصلوں کے لئے مواد کو درآمد کرانا یا تبادلہ شامل ہوگا؟	کم درجے کا خطرہ	**معتدل درجے کا خطرہ** • مقامی بیج، کاشت کاری کے مواد اور نظام ترسیل کو واؤچر اسکیم کے ذریعے غیر مستحکم کرنے سے احتراز کیا جائے • اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ بیج اور کاشت کاری کا مواد مقامی فصلوں اور اقسام سے حاصل کیا گیا ہو جو کہ کسان اور صارفین دونوں کے لئے قابل قبول ہو۔ • اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ بیج اور کاشت کاری کا مواد طے شدہ ضابطہء اخلاق کے مطابق جراثیم کش ادویات اور ہر طرح کی بیماری سے پاک ہو۔ • بیج اور کاشت کاری کا مواد کی خریداری اور ان پر کیمیکل پروسیسنگ کے لئے AGPMG سے اجازت درکار ہوگی۔ • اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ درآمد شدہ بیج یا مواد برائے کاشت کاری اس ملک میں استعمال کرنے کی قانونی اجازت ہے۔	

				• اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ ملک کے مروجہ قوانین کے تحت بیج کے ذخیرہ کرنے کی اجازت ہے۔ • ملک کے مروجہ قوانین کے تحت کسانوں کے حقوق برائے PGRFA اور منسلک قدیمی علوم کا احترام کیا جاتا ہو اور اس سے وابستہ فوائد میں شریک کیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں ای ایس ایس ۹: مقامی باشندے اور ثقافتی ورثہ دیکھیئے۔	
	۲.۲.۳	کیا یہ منصوبہ تحقیق اور تیاری کے لئے بیج یا فصلوں کے مواد کو درآمد میں مدد کرے گا؟	کم درجے کا خطرہ	**معتدل درجے کا خطرہ** بین الاقوامی معاہدے Plant Genetic for Resources for Food & Agriculture-) (PGRFA اور (Nagoya Protocol of the Convention on Biodiversity) اور رسائی و ثمرات سے استفادے میں شراکت کے ضابطے کی پابندی کو یقینی بنایا جائے۔ اس سلسلے میں ای ایس ایس ۲: متنوع حیاتیات، ماحولیاتی نظام اور قدرتی مسکن دیکھیئے	

شمار	جدید بائیو ٹیکنالوجی اور زرعی پیداوار کے لئے اس کا استعمال	نہیں	جی ہاں	تاثرات
۳.۳	کیا یہ منصوبہ جدید بائیو ٹیکنالوجی کی فراہمی یا استعمال کرانے میں معاونت کرے گا؟	کم درجے کا خطرہ	**معتدل درجے کا خطرہ**	

شمار	جدید بائیو ٹیکنالوجی اور زرعی پیداوار کے لئے اس کا استعمال	نہیں	جی ہاں	تاثرات
۴.۳	کیا یہ منصوبہ جنگلات کے قائم کرنے اور انتظام میں معین ہو گا؟	کم درجے کا خطرہ	**معتدل درجے کا خطرہ** • قومی پالیسی برائے جنگلات، پروگرام برائے جنگلات یا اس کے متوازی حکمت عملی کے پابند ہوں۔ • رضا کارانہ سفارشات برائے کاشت شدہ جنگلات کے اصولوں ۹، ۱۰، ۱۱ اور ۱۲ کا مشاہدہ مقامی جنگلات کے لئے کافی ہے مگر اس کو ای ایس ایس ۹- **مقامی باشندوں اور ثقافتی ورثے** کے ساتھ ملا کر اس کا اطلاق کیا جائے۔ • منصوبہ ساز اور منتظمین کاشت شدہ جنگلی وسائل کی منصوبہ بندی، انتظام، استعمال اور نگرانی میں حیاتیاتی تنوع کے تحفظ کو لازمی شامل کریں۔ • ماحولیاتی خطرات میں کمی کے لئے حادثات اور حیاتی اور غیر حیاتی عوامل اور کاشت شدہ جنگلات کی صحت اور پیداوار کو برقرار اور بہتر بنانے کے لئے، ایف اے او دیگر شرکاء کے ساتھ مل کر کاشت شدہ جنگلات کے انتظام کے لئے موئثر اور مناسب تدارک کا نظام مرتب کریں گے۔	

محافظ ۴- جانور (مویشی اور آبی) جنیاتی وسائل برائے خوراک و زراعت

شمار	نئی جنس اور اقسام کو متعارف کرانا اور مقامی نسلوں کے پیداواری نظام میں تبدیلی	نہیں	جی ہاں	تاثرات
۴	کیا یہ منصوبہ جدید بائیو ٹیکنالوجی کی فراہمی یا استعمال کرانے میں معاونت کرے گا؟	کم درجے کا خطرہ	**اگلے سوال پر جایئے**	
۴.۱.۱	کیا اس منصوبے کی وجہ سے پیداوار میں موجودہ دستیاب مقامی نسل کے مقابلے میں ۳۰ فیصد اضافے کا امکان ہے اور پیداوار کی کارکردگی کی نگرانی کر سکتا ہے؟	**جاری نہیں رکھ سکتے**	کم درجے کا خطرہ	
۴.۱.۲	کیا یہ منصوبہ جنیاتی طور پر تخم زدہ اجساموں کو منتخب افزائشِ نسل، کروموسوم، ہائبرڈ، جنیاتی تغیر اور تبادلے یا آزمائشی جنیاتی ٹینالوجی کو متعارف کروائے گا؟	کم درجے کا خطرہ	**اعلیٰ درجے کا خطرہ** ماحولیاتی اور معاشرتی اثرات کے مکمل جانچ پڑتال کی ضرورت ہے مزید رہنمائی کے لئے ESM یونٹ سے رابطہ کریں۔	
۴.۲	کیا یہ منصوبہ غیر مقامی نسلیں، جنس (اقسام)، اور دیگر جنیاتی مواد وغیرہ کو متعارف کرائے گا؟	کم درجے کا خطرہ	**معتدل درجے کا خطرہ** درآمد کرنے کی اجازت دینے سے پہلے، جنیاتی اثرات کا جائزہ کیا جائے (جو کہ جانوروں کی شناخت، کارکردگی کا جائزہ اور استعداد بڑھانا تاآنکہ متعارف کردہ نسلوں اقسام کی پیداوار، صحت اور اقتصادی استحکام کی نگرانی کی جا سکے)	
۴.۳	کیا یہ منصوبہ غیر مقامی نسلیں، جنس (اقسام)، اور دیگر جنیاتی مواد وغیرہ (خواہ وہ پہلے سے ملک میں پائی جاتی ہو) کو متعارف کرائے گا؟	کم درجے کا خطرہ	**معتدل درجے کا خطرہ** • اگر منصوبہ مقامی طور پر تیار کردہ نسل یا اقسام کے مقابلے میں عمدہ کارکردگی دکھانے والی نسل یا اقسام درآمد کرتا ہے یا اس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، یقینی بنائیے کہ غذائی وسائل، صحت، انتظامات، فارم کے انتظام کی استعداد، فراہمی، اور کسانوں کی تنظیم اجازت دے تاآنکہ ان نسلوں اور اقسام کو اپنی جنیاتی صلاحیت کے اظہار کا موقع مل سکے۔ •	

		نہیں	ہاں	تاثرات

۷۔۱	کیا یہ پراجیکٹ ملازمتیں ختم کرے گا؟ (مثلاً شعبہ جاتی ری سٹرکچرنگ یا پیشوں کی تبدیلی کے باعث)	کم درجے کا خطرہ	• مکمل ماحولیاتی اور سماجی اثر کا جائزہ درکار ہے۔ مزید رہنمائی کے لئے براہ کرم ESM یونٹ سے رابطہ کریں.	
۷۔۲	کیا یہ پراجیکٹ ایسے شعبوں یا ویلیو چینز میں کام کرے گا جہاں گزر بسر کیلئے سرگرمی ہوتی ہے، جہاں دیگر پسماندہ غیر رسمی زرعی کارکن ہیں اور اپنے کام کے اعتبار سے عام طور پر بہت زیادہ غربت کا شکار ہوتے ہیں۔	کم درجے کا خطرہ	سماجی طور پر غیر مستحکم زراعت اور خوراک کے نظام میں غربت اور عدم مساوات کے پکڑنے کے ممکنہ خطرے کی پیش بندی کے لئے کارروائی کریں. موزوں کام اور پیداواری روزگار کو پراجیکٹ کی ترجیحات میں شامل ہونا چاہیئے یا متبادل طور پر یہ پراجیکٹ کو مخصوص ملازمت اور سماجی تحفظ کے پروگراموں جیسا کہ سماجی تحفظ کی کچھ سکیموں یا سماجی انشورنس تک رسائی ممکن بنانی چاہیئے۔ خاص طور پر خواتین اور نوجوانوں پر خاص توجہ مرکوز کرتے ہوئے دیہی کارکنوں کے پسماندہ طبقات جیسا کہ چھوٹے کاشتکاروں، خاندان کے لئے بلا معاوضہ کام کرنے والے کارکنوں، گزارے کیلئے کاشتکاری کرنے والوں، غیر رسمی زرعی اجرتی کارکنوں کی خود مختاری کیلئے مخصوص اقدامات اور طریق کار متعارف کرایا جانا چاہیئے۔ بڑے پیمانے کے پراجیکٹس کیلئے صنفی حساسیت کا ویلیو چین تجزیہ یا معیشت/ملازمت کا تجزیہ کرنا ضروری ہے ۔	
۷۔۳	کیا یہ پراجیکٹ ایسے حالات میں کام کرے گا جہاں نوجوانوں کی اکثریت خاندان کا ہاتھ بٹانے والے کارکن کے طور پر کام کر رہے ہوں، موزوں کاموں کی کمی ہو اور زراعت و دیہی علاقوں کو ترک کیا جا رہا ہو۔؟	کم درجے کا خطرہ	نوجوانوں کو بااختیار بنانے اور زرعی شعبے میں ملازمت کیلئے ناقابل برداشت کہنہ زراعت اور نظام ہائے خوراک کے متوقع خطرات کی پیش بندی کرتے ہوئے مخصوص مربوط اقدامات اٹھائے جائیں۔ نوجوانوں کی معیشت/روزگار کے جائزہ کی ضرورت ہے. اس کیلئے معاون اقدامات جیسا کہ نوجوانوں کی تربیت، ان کی انجمنوں کی ویلیو چین میں شمولیت، پیداواری وسائل، قرضوں اور مارکیٹس تک انکی آسان رسائی اور نوجوانوں کے لئے دوستانہ کاروباری ترقی کی خدمات کو فروغ دینے کے اقدامات کئے جانا چاہئیں۔	

۷ء۴	کیایہ منصوبہ اس صورت حال میں کام کرے گا جہاں لیبر مارکیٹ میں بڑے پیمانے پر صنفی عدم مساوات ہو؟(مثال کے طور پر جہاں خواتین خاندان کی بلا تنخواہ کارکن یا پیٹ پالنے کیلئے کاشتکاری کرتی ہوں،انہیں مہارت اور قابلیت کی کمی کا سامنا ہو،پیداواری سرگرمی اور معاوضہ کم ہو،پروڈیوسرز اور کارکنوں کی تنظیموں میں نمائندگی کم جبکہ غیر یقینی معاہدون اور ضابطگیوں کی شرح بہت زیادہ ہو)	کم درجے کا خطرہ	صنفی عدم مساوات کے خاتمے اور دیہی خواتین کی کو معاشی طور پر بااختیار بنانے اور زرعی شعبے میں ملازمت کیلئے مربوط اقدامات کے ذریعے ناقابل برداشت کہنہ زراعت اور نظام ہائے خوراک کے متوقع خطرات کی پیش بندی کرتے ہوئے مربوط مخصوص اقدامات اٹھائے جائیں۔ بڑے پیمانے کے پراجیکٹس کیلئے معیشت /روزگار کے ایک مخصوص ویلیو چین جائزہ کی ضرورت ہے۔ تمام عمر کی خواتین کی پیداواری وسائل (بشمول زمین) قرضے، منڈیوں، مارکیٹنگ کے ذرائع، تعلیم اور فنی و پیشہ ورانہ تعلیم، ٹیکنالوجی، اجتماعی کارروائی اور مشاورت تک رسائی کیلئے سہولت فراہم کی جانی چاہئے۔ خواتین کی معاشی سرگرمیوں میں شرکت اور چائلڈ لیبر پر متوقع منفی اثرات اور کام کے بوجھ کے تدارک کیلئے خواتین کو زچگی کا تحفظ بشمول بچوں کی نگہداشت کی سہولت اور حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین کیلئے صحت سے متعلقہ خطرات کے خاتمے کی پیش بنی ہونی چاہئے۔	
۷ء۵	کیا یہ پراجیکٹ ویلیو چینز کے علاقوں میں مزدوروں کی نقل مکانی کے ماحول میں کام کرے گا یا یہ انہیں اپنی طرف متوجہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے؟	کم درجے کا خطرہ	مختلف گروہوں جیسا کہ نوجوانوں، خواتین اور مردوں پر خاص توجہ مرکوز کرتے ہوئے نقل مکانی کا شکار کارکنوں کے خلاف امتیازی سلوک کے تدارک کے اقدامات کریں اور یقینی بنائیں کہ ان کے حقوق مناسب طور پر محفوظ ہوں۔	
۷ء۶	کیا یہ پراجیکٹ کارکنوں کو براہ راست ملازمت دے گا؟	کم درجے کا خطرہ	ایف اے او کے پراجیکٹس اقوام متحدہ/ایف اے او کے معیارات کے مطابق ورکرز کے حقوق پر معلومات، معاوضے کی باقاعدگی کے ساتھ ادائیگی کی ضمانت فراہم کریں گے۔ پراجیکٹ کے کارکنوں کی بھرتی سے متعلق فیصلوں میں اقوام متحدہ کی معیاری روایات کی پیروی کی جائے گی لہٰذا اس حوالے سے فیصلے نوکری سے غیر متعلقہ ذاتی خصوصیات کی بنیاد پر نہیں ہونے چاہئیں۔ پراجیکٹ میں کارکنوں کو روزگار کے مواقع برابری اور منصفانہ اصول کی بنیاد پر میسر کئے جائیں گے، اور ملازمت کے کسی بھی پہلو جیسا کہ	

			بھرتی، معاوضہ جات (اجرت و فوائد)، کام کی شرائط تربیت تک رسائی، کام کی تفویض، ترقی، ملازمت سے برخاستگی یا ریٹائرمنٹ وغیرہ کے حوالے سے کوئی امتیازی سلوک روا نہیں رکھا جائے گا۔	
۷ء۷	کیا یہ پراجیکٹ ذیلی معاہدے کرے گا؟	کم درجے کا خطرہ	معاون اقدامات کرتے ہوئے عدم مساوات اور لیبر قوانین کے ممکنہ دائمی خطرات کے تدارک کیلئے کارروائی کریں۔ ذیلی معاہدوں (سب کنٹریکٹنگ) والے اے ایف پراجیکٹس کو ذیلی معاہدے ہر ممکن حد تک مقامی سطح پر کرنے چاہئیں خاص طور پر دیہی خواتین اور نوجوانوں کے ساتھ اور ان کا مقصد موزوں شرائط کار کیساتھ ملازمتوں کے وافر مواقع پیدا کرنا ہونا چاہیئے۔ اے ایف او کو بھی قومی اور بین الاقوامی سماجی اور لیبر معیارات کی روشنی میں کارکردگی اور معیار کے معیارات کی تکمیل کے لئے ٹھیکیداروں کی نگرانی اور مدد کرنا چاہیئے۔	
۷ء۸	کیا یہ پراجیکٹ ایسے شعبے یا ویلیو چین میں کام کرے گا جہاں پروڈیوسرز اور دیگر زرعی کارکنوں کو خاص طور پر واضح پیشہ ورانہ اور سیفٹی ۹۲ خطرات کا سامنا ہو؟	کم درجے کا خطرہ	منصوبے کے اندر معاون شرائط متعارف کراتے ہوئے متوقع او ایس ایچ خطرات کی پیش بندی کیلئے کارروائی کریں۔ کم از کم او ایس ایچ اقدامات کو اختیار اور او ایس ایچ کیلئے غیر رسمی زراعت اور متعلقہ پیشوں میں قابلیتوں اور طریقہ کار کو بناتے ہوئے پراجیکٹ کو کارکنوں کی سلامتی اور صحت کو یقینی بنانا چاہیئے۔ مثلاً صحت اور حفاظت کے خطرے کے جائزے کا انعقاد اور نشاندہی کردہ رسک کنٹرول اقدامات کی حمائت۔ کارکنوں بشمول غیر رسمی کارکن کی سلامتی اور تحفظ کو یقینی بنانے کیلئے آگاہی او استعداد کار کے فروغ کی سرگرمیاں بشمول درکار صنفی حساسیت کے حامل او ایس ایچ اقدامات کو پراجیکٹ ڈیزائن مین شامل ہونا چاہیئے۔ خطرات کی کمی اور کارکنوں بشمول کھیت میں کھیلتے بچوں کے تحفظ کیلئے اٹھائے جانیوالے اقدامات کو معاون اقدامات جیسا کہ کرم کش ادویات کا متبادل، کرم کش ادویات کی محتاط دیکھ بھال اور ذخیرہ اندوزی، وغیرہ کے ذریعے تقویت دی جانی چاہیئے۔ حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین کیلئے او ایس ایچ کیلئے	

			مخصوص دفعات متعارف کرانی چاہئیں۔ایف اے اواس حوالے سے معیادی نگرانی کرے گااور نگرانی کیلئے کثیر المتعلقین طریق کار بھی وضع کیا جانا چاہئے۔	
۷ء۹	کیا یہ پراجیکٹ ٹیکنالوجی یا ان طریقوں کو جو عمومی طور پر کسانوں، دیگر دیہی کارکنوں یا دیہی آبادی کے لئے کاروباری حفاظت اور صحت (OSH) کو خطرے میں ڈالتے ہیں؟	کم درجے کا خطرہ	ماحولیاتی اور سماجی اثر کے مکمل جائزے کی ضرورت ہے۔ مزید رہنمائی کے لئے برائے کرم ESMیونٹ سے رابطہ کریں	
۷ء۱۰	کیا اس پراجیکٹ میں یہ پیش بندی کی گئی ہے کہ قومی سطح پر ملازمت کیلئے مقرر عمر (۱۴ یا ۱۵ سال) سے کم عمر بچوں کو منصوبے کی معاون سرگرمیوں میں شامل کیا جائے گا؟	کم درجے کا خطرہ	نہیں کر سکتے۔	
۷ء۱۱	کیا اس منصوبے میں یہ پیش بندی کی گئی ہے کہ قومی سطح پر بچوں کی ملازمت پر پابندی کی کم از کم عمر (جو عام طور پر ۱۴ یا ۱۵ سال ہے) سے اوپر مگر ۱۸ سال سے کم عمر کے بچوں کو پراجیکٹ کی مدد سے چلنے والی سرگرمیوں میں شامل کیا جائے گا؟	کم درجے کا خطرہ	ڈیزائن میں تبدیلی یا معاون اقدامات متعارف کراتے ہوئے ۱۴ سے ۱۷ سال عمر کے نوجوان بچوں کے چائلڈ لیبر میں مشقت میں ملوث ہونے کے خطرے کے تدارک کیلئے کارروائی کریں۔ ۱۴ سے ۱۷ سال کے بچوں کو دیہی لیبر مارکیٹ سے مربوط کرنے کیلئے انہیں تعلیم کے ساتھ مہارتوں کی تربیت فراہم کرنا بہت ضروری ہے ۔ اس کے باوجود، ۱۸ سال سے کم عمر کے بچوں کو اس پراجیکٹ کے حوالے کی جانیوالی سرگرمیوں میں اس طرح سے شریک نہیں کرنا چاہئے کہ جس سے انکی تعلیم، صحت، سلامتی اور اخلاقیات کو نقصان پہنچے۔ جہاں ۱۸ سال سے کم عمر کے بچوں کو پراجیکٹ کے کام سے متعلقہ سرگرمیوں میں شامل کیا جائے، وہاں خطرہ کا مع صحت، کام کے حالات، کام کے اوقات اور اس ای ایس ایس کا موزوں جائزہ لیا جانا چاہئے۔کام کی جگہ پر ان کے خاص طور پر اس عمر کی بچیوں کے کسی بھی قسم کے استحصال یا جنسی ہراسگی (بشمول گھر سے کام پر آتے اور واپس جاتے وقت) سے بچانے کیلئے خصوصی اقدامات کئے جانے چاہئیں۔	

۷ء۱۲	کیا یہ پراجیکٹ ان ویلیو چینز میں کام کرے گا، جہاں بچوں سے مشقت رپورٹ کی گئی ہو؟	کم درجے کا خطرہ	ماحولیاتی اور سماجی اثر کے مکمل جائزے کی ضرورت ہے۔ مزید رہنمائی کے لئے برائے کرم ESM یونٹ سے رابطہ کریں۔	
۷ء۱۳	کیا یہ پراجیکٹ ان ویلیو چینز میں کام کرے گا، جہاں جبری مشقت رپورٹ کی گئی ہو۹۴؟	کم درجے کا خطرہ	ماحولیاتی اور سماجی اثر کے مکمل جائزے کی ضرورت ہے۔ مزید رہنمائی کے لئے برائے کرم ESM یونٹ سے رابطہ کریں۔	

فٹ نوٹ ۹۲۔ زراعت میں بڑے او ایس ایچ خطرات میں درج ذیل شامل ہیں:

خطرناک مشینری اور اوزار، خطرناک کیمیکل؛ زہریلے یا الرجی پیدا کرنیوالے مواد، سرطان پیدا کرنے والے مادے، گلٹیاں پیدا کرنیوالے مادے؛ جانوروں کی وبائی بیماریاں، محدود جگہیں، ماحول سے متعلقہ خطرات، انتہائی درجہ حرارت، اور خطرناک اور زہریلے جانوروں کے سامنا، سانپوں، چھپکلیوں، بچھیوں اور کیڑوں مکوڑوں سے واسطہ۔

فٹ نوٹ ۹۳- چائلڈ لیبر سے مراد بچوں سے ایسے کام لینا ہے جو انکی عمر کی مناسبت سے نامناسب اور انکی تعلیم کو متاثر کرنے کے ساتھ ساتھ انکی صحت، سلامتی اور اخلاقیات کیلئے خطرناک ہوں۔ قومی سطح پر جس عمر تک کسی سے ملازمت کرانا ممنوع ہے، اس عمر سے ان سے کسی بھی خطرناک نوعیت کے کام کرانے کو چائلڈ لیبر قرار دیا گیا ہے۔ خطرناک کام سے مراد ایسے کام ہیں جن کے کرنے سے بچوں کی تعلیم، صحت اور اخلاقیات پر برے اثرات مرتب ہونے کا امکان ہوں۔ اس سے مراد ایسے کام بھی ہیں جو خطرناک یا غیر صحتمندانہ ماحول یعنی ایسے ماحول میں جہاں بچوں کو ہر نوع کے جنسی، جسمانی اور اخلاقی استحصال سے بچانے کیلئے موزوں انتظامات نہ کئے گئے ہوں میں ہوں اور ان کا نتیجہ بچوں کی ہلاکت، ان کے زخمی ہونے، صحت کی خرابی کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ بعض قسم کے تشدد کا نتیجہ عمر بھر کی معذوری کی صورت سامنے آتا ہے۔ ایسے ممالک جنہوں نے آئی ایل او کنونشن نمبر ۱۸۲ کی توثیق کرر کھی ہے وہ آرٹیکل ۴ کے تحت پابند ہیں کہ وہ بچوں کیلئے خطرناک کاموں کی فہرست مرتب کریں۔ ۹۴ جبری مشقت کا اطلاق ایسے کاموں پر ہوتا ہے جنہیں مرضی سے انجام نہیں دیا جا سکتا، اس کے تحت کسی شخص سے طاقت یا سزا کی دھمکی دیکر یہ کام نہیں کرائے جا سکتے۔ ان میں مردوں، عورتوں اور بچوں کو قرض کی پابندی کے حالات میں، غلامی کی طرح کی شرائط پر اغوا کر کے کام پر نہیں لگایا جا سکتا۔" بہت سے ممالک میں، زرعی کام بڑی حد تک غیر رسمی ہے، اور زرعی کارکنوں کو قانونی تحفظ حاصل نہیں ہے۔ جنوبی ایشیا میں، اب بھی زراعت کے شعبے میں جبری مشقت کے شواہد پائے جاتے ہیں، جس کے نتیجے میں بے زمین زرعی کارکن قرض کے بدلے میں استحصال اور تشدد آمیز مشقت کا شکار ہیں۔ کم آمدنی سود کی بلند شرح کے ساتھ منسلک ہو کر انہیں مزید استحصال کا شکار کرتی ہے۔

		نہیں	ہاں	تاثرات
۸ء۱	کیا یہ پراجیکٹ خواتین اور لڑکیوں کی مخصوص ضروریات اور ترجیحات کو پورا نہ کرنے کے حوالے سے صنفی بنیاد پر موجودہ امتیازی سلوک کے خطرے کے تدارک کی منصوبہ بندی کر سکتا ہے؟		نقصان سے بچنے، مردوں اور عورتوں کو مساوی مواقع دینے اور خواتین و لڑکیوں کی خود مختاری، مخصوص اقدامات کی نشاندہی و اطلاق کیلئے صنفی تجزیہ کا انعقاد کرتے ہوئے صنفی بنیادوں پر ممکنہ خطرات کے تدارک کیلئے کارروائی کریں۔	
۸ء ۲	کیا یہ پراجیکٹ خواتین اور مردوں کی مختلف ضروریات اور ترجیحات خدمات، اثاثوں، وسائل، مارکیٹوں، اور موزوں روزگار اور فیصلہ سازی کے حوالے سے حل نہیں کر سکتا۔؟		مردوں اور عورتوں کی مخصوص ضروریات اور ترجیحات کی نشاندہی کے لئے صنفی تجزیہ کرتے ہوئے سماجی طور پر غیر مستحکم زراعت کے طریقوں اور خوراک کے نظام کے ممکنہ خطرے کی پیش بندی کے لئے عمل کریں،اوران منصوبوں کی سرگرمیوں میں ان کی مکمل طور پر شرکت یا فائدہ اٹھانے میں آنے والی رکاوٹیں اور مردوں اور خواتین میں پیداواری وسائل کی منصفانہ تقسیم کیلئے خاص اقدامات کریں۔	

		نہیں	ہاں	تاثرات
۹ء۱	کیا مقامی لوگ پراجیکٹ ایریا(**فٹ نوٹ) کے باہر(*فٹ نوٹ)رہ رہے ہیں جہاں سرگرمیاں ہو رہی ہیں؟		اگلے سوال پر جائیں۔	
۹ء۱ء ۱	کیا پراجیکٹ کی سرگرمیاں پراجیکٹ ایریا کے باہر رہنے والے مقامی لوگوں کی زندگی پر اثرانداز ہو رہی ہیں؟		ایک آزاد، پیشگی اور باخبر رضامندی کے عمل کی ضرورت ہے۔ پراجیکٹ کی سرگرمیاں کسی بھی ممکنہ اثرات کو حل اور کم کرنے کے لئے اقدامات کی وضاحت ہونی چاہئیں۔ مزید رہنمائی کے لئے برائے مہربانی ESM / OPCA یونٹ سے رابطہ کریں۔	

۹ء۲	کیا مقامی لوگ پراجیکٹ ایریا میں رہ رہے ہیں جہاں سر گرمیاں ہوں گی؟		ایک آزاد، پیشگی اور باخبر رضامندی کے عمل کی ضرورت ہے۔ اگر پراجیکٹ مقامی لوگوں کیلئے ہے تو آزاد، پیشگی اور باخبر رضامندی کے ساتھ ساتھ ایک مقامی لوگوں کا منصوبہ بھی درکار ہوگا۔ مزید رہنمائی کے لئے برائے مہربانیESM/OPCAیونٹ سے رابطہ کریں۔ ایسی صورتحال میں جہاں پراجیکٹ مقامی اور غیر مقامی دونوں قسم کے لوگوں کے متعلق ہوگا مقامی لوگوں کا منصوبہ صرف تب ہی درکار ہوگا جب مقامی لوگوں کی ایک اہم تعداد مستفید ہونے والوں میں شامل ہوگی۔ پراجیکٹ کی سر گرمیاں کسی بھی ممکنہ اثرات کو حل کرنے اور کم کرنے کیلئے اقدامات کی وضاحت کریں۔ مزید رہنمائی کے لئے برائے مہربانیESM/OPCAیونٹ سے رابطہ کریں۔ ایک آزاد، پیشگی اور باخبر رضامندی کے عمل کی ضرورت ہے	
۹ء۳	کیا یہ منصوبہ پراجیکٹ ایریا کے اندر یا باہر مقامی لوگوں کے حقوق، زمین، قدرتی وسائل، علاقوں، معیشت، علم، سماجی ساخت، روایات، حکومت کے نظام، ثقافت، ورثہ (مادی یا غیر مادی) کے اندر سختی یا سنجیدگی سے متاثر ہو سکتا ہے؟ فزیکل سے مراد منقولہ یا غیر منقولہ شہری یا دیہی آبادیوں میں زیر زمین یا زیر آب، اشیا، مقامات، تعمیرات، تعمیرات کے گروپ، قدرتی خصوصیات اور آثار قدیمہ جن کی تاریخی، آرکیٹیکچرل، مذہبی، جمالیاتی یا دیگر جنکی اہمیت ہے۔		ماحولیاتی اور سماجی اثر کے مکمل جائزے کی ضرورت ہے۔ مزید رہنمائی کے لئے برائے کرمESMیونٹ سے رابطہ کریں۔	

	غیر مادی یا غیر حسی کی تعریف اس طرح کی گئی ہے "روایات یا طرز عمل، نمائندگی، اظہار، علم اور مہارت کے ساتھ ساتھ آلات، اشیاء کمیونٹیز، گروپوں، اور بعض صورتوں میں افراد کے ساتھ منسوب مصنوعات اور ثقافتی جگہوں کو ان کے روحانی اور/یا ثقافتی ورثہ کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے"			
۹ء۴	کیا یہ پراجیکٹ کسی ایسے علاقے میں ہو گا جہاں ثقافتی وسائل موجود ہوں گے؟		درمیانے درجے کا خطرہ ثقافتی وسائل کو بچانے کے لئے (جب پراجیکٹ کے علاقے میں موجود ہو) اور انہیں تباہی یا نقصان سے بچانے کے لئے محتاط ہونا ضروری ہے: الف) تصدیق کریں کہ عام فریم ورک کی دفعات لاگو ہوں جو کہ عام طور پر ایسے قومی ادارہ کی نگرانی میں ہوں جو تاریخی اور قدیم مقامات/غیر مادی ورثہ کی حفاظت کا ذمہ دار ہو اور بی) مقامی لوگوں کے اپنے حکومتی اداروں/قیادت کے ساتھ تعاون اور مواصلات کے ذریعہ مقامات/غیر حسی ثقافتی ورثہ کی موجودگی کی تصدیق کی جارہی ہے جو مقامی باشندوں کے لئے اہم ہیں. اس صورت میں جہاں مادی ثقافتی وسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے، کسی بھی سول کام کے لئے بلڈنگ دستاویزات اور معاہدے کو لازمی طور پر قومی طریقہ کار اور قواعد وضوابط کے مطابق "موقع کی تلاش" شامل کرنے کی ضرورت ہے.	

* تمام خاندانوں کیلئے اس مشکل تر دائرے سے بچ نکلنا کافی مشکل ہے۔ افریقہ میں آج بھی کئی ممالک میں غلامی کے آثاروں کی روائیتی اقسام بہت مقبول ہیں، جہاں پورے خاندان کو (بڑے، بچے، مرد اور خواتین) کو خوراک اور رہائش کے بدلے زمینداروں کی کھیتوں میں کام کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ لاطینی امریکہ میں بھی نیشنل انسپکشن سروسز اور دیگر اداروں کی طرف سے غریب علاقوں سے لوگوں کو بھرتی کر کے شجر کاری اور جنگلات کی کٹائی کیلئے لیجانے کے واقعات قلمبند کئے گئے ہیں۔ (آئی ایل او، پرافٹس اینڈ پاورٹی: جبری مزدوری کی معیشت/انٹرنیشنل لیبر آفس۔ جنیوا۔ آئی ایل او ۲۰۱۴)

ایف اے او نے مقامی لوگوں کی شناخت کیلئے درج ذیل معیار مقرر کیا ہے:

پیشہ اور مخصوص علاقے کے اعتبار سے بروقت ترجیح، ثقافتی امتیاز کارضاکارانہ دوام (مثلاً زبانیں، قوانین اور ادارے)، اپنی شناخت، غلامی کا تجربہ، پسماندگی، بے دخلی، آکراج یا امتیازی سلوک (چاہے یہ حالات باقی رہتے ہیں یا نہیں)

** یہ عبارت "منصوبے کے علاقے سے باہر" کو اس اعتبار سے پڑھنا چاہئے کہ اس منصوبے کی سر گرمیاں امکانی طور پر معاشی ذرائع، زمین کی رسائی اور/یا مقامی عوام کے حقوق پر بلالحاظ جسمانی فاصلہ اثرانداز ہوتی ہیں۔ مثلاً: اگر ایک مقامی کمیونٹی پراجیکٹ کے ایسے علاقے جہاں مچھلیاں پکڑنے کی سر گرمیاں دریائی پیداوار پر اثرانداز ہونگی سے ۱۰۰ اکلومیٹر دور ہو رہی ہونگی مین بھی رہتی ہے تو کیا اس کمیونٹی کی وہاں تک رسائی ہو گی، تو صارف کو اس سوال کا جواب "جی ہاں" دینا چاہئے.

ضمیمہ ۷: سماجی تحفظ

عوام کو فراہم کردہ سماجی تحفظ کے اقدامات

نمبر شمار	پروگرام	مالی امور کا انتظام	فائدہ کی قسم	ہدف گروپ	جغرافیائی مقدار	انتظامات کا ذمہ دار	جس سال قائم ہوا
۱	بینظیر انکم سپورٹ پروگرام	عوام فنڈز/رقوم	آمدنی میں اضافے کے طور پر نقد	غریب خاندانوں سے شادی شدہ خواتین	ملک بھر میں	وفاقی حکومت	جولائی۲۰۱۸
۲	چھوٹے پیمانے رقم کا بندوبست (مائیکروفنانس)	ڈونر فنڈ/عطیہ دینے والوں کی طرف سے فنڈ	کاروبا قائم کرنے کے لیے نقد قرض کے طور پر دینا	غریب خاندانوں کو مالی خدمات دینااور خود روزگاری کے لیے رقم فراہم کرنا تاکہ ان کو غربت سے نکالا جا سکے	ملک بھر میں	آر ایس پی/ایم ایف آئی	کئی طرح کے پروگرام
۳	پاکستان غربت مکاؤ فنڈ	ڈونر اور عوامی فنڈ	چھوٹے پیمانے پر رقوم دینا، بنیادی ڈھانچہ، تعلیم، صحت اور فوری جواب/ردعمل	مجبور، غریب خاص کر خواتین	ملک بھر میں	حکومت کا قائم کردہ خود مختیار اور غیر منافع بخش ادارہ پاکستان کے اقتصادی سروے	اپریل۲۰۰۰
۴	پاکستان بیت المال	عوامی فنڈ	بیٹیوں کی شادیوں کے لیے آمدنی کی معاونت گرانٹ کے محور پر نقد اور تعلیم میں خوراک کا اضافہ	معزور افراد، بیوہ، یتیم اور غربت کی لائن کے نیچے رہنے والے خاندان	ملک بھر میں	وفاقی حکومت	1991
۵	لوگوں کے کام کا پروگرام	عوامی فنڈ	کام کے لیے نقد رقم	بجلی، گیس، روڈ سامان اور پانی کی سپلائی شامل ہے	ملک بھر میں	وفاقی حکومت	۲۰۰۹-۲۰۱۰ تا۲۰۱۲-۲۰۱۳
۶	صدر/لوگوں کی روزگار سکیم	کمرشل بینک فنڈ سکیم	منتخب کردہ کاروبار کے لیے رقم مہیا کرنا	بے روزگار تعلیم یافتہ افراد	ملک بھر میں	پاکستان کے نیشنل بینک	۲۰۰۶

۷	گندم، چینی اور کھادوں پر سبسڈی/رقم	عوامی فنڈ	امدادی سامان کی شکل میں سماجی فلاح وبہبود کے لیے	ملک کے غریب لوگ	ملک بھر میں	وفاقی حکومت	۱۹۶۰
۸	یوٹیلٹی سٹورز	عوامی فنڈ	امدادی سامان سماجی فلاح وبہبود کے لیے	ملک کے غریب لوگ	ملک بھر میں	وفاقی حکومت	جولائی ۱۹۷۱
۹	زکوٰۃ و عشر	بینک بیلنس اور زرعی پیداوار پر ٹیکس/محصولات	نقدی	مسلمانوں کے درمیان مستحق/ضرورت مند	ملک بھر میں	حکومت، زکوٰۃ اور عشر کی کمیٹیاں	۱۹۸۰
۱۰	بچوں کی مشقت اور مزدوری	عوامی فنڈ	تحفظ، بقا، ترقی اور بحالی کی خدمات	بچوں کا بڑا استعمال اور ان کا استحصال کرنا	ملک بھر میں	وفاقی، صوبائی حکومتیں اور فاٹا، جی بی	مختلف منصوبے
۱۱	ملازمین کے بڑھاپے کے فائدے کی سکیم	شراکت دار (آجر)	نقدی	رسمی شعبے کے ملامین	ملک بھر میں	وفاقی حکومت	۱۹۷۶
۱۲	صحت کا سماجی بیمہ	شراکت داری (آجر، فرد)	نقد	عام آبادی	ملک بھر میں	وفاقی حکومت	مختلف منصوبے
۱۳	مزدوروں کا فلاحی فنڈ	شراکت داری (آجر)	گھر، سکول اور صحت کی سہولیات	رسمی شعبے کے ملازمین	ملک بھر میں	وفاقی حکومت	۱۹۷۱

ضمیمہ ۸: مشاورت کی فہرست

حفاظت کے لیے مشاورت

کسانوں کے مشورے							
تاریخ	صوبہ	ضلع	یونین کونسل	گاؤں	مشاورت کی قسم	شرکاء	
						مرد	خواتین
۱۲اکتوبر ۲۰۱۷	پنجاب	ملتان	بند بوساں	سنبھال	صنف کی مناسبت سے گاؤں کو الگ نہیں کیا گیا ہے	۳۵	۳۰
۱۳اکتوبر ۲۰۱۷		وہاڑی	نمبر-۱۰	۲۰۶چک:-EB	کسانوں کے مربوط ترقیاتی ایسوسی ایشن کے مرد/خواتین ممبران ہیں	۳۲	۰
						۰	۲۷
۱۸اکتوبر ۲۰۱۷	سندھ	حیدر آباد	چوہدری نظام الدین	چوہدری نظام الدین	مرد گاؤں والے	۰	۳۰
					خواتین گاؤں والیاں	۲۵	۰
۲۷فروری ۲۰۱۸	پنجاب	لودھراں	ایم-۴۹	۱۷ایم پی آر تربیلا چیک	مرد گاؤں والے	۴۰	۰
				ایم-۴۶	خواتین گاؤں والیاں	۰	۳۰
			ایم-۳۵	ایم-۲۶	عیسائی اقلیت گاؤں والے۔ صنف کی مناسبت سے الگ نہیں کیا گیا ہے	۳۲	۲۶
۲۸فروری ۲۰۱۸		مظفر گڑھ	چیک فرازی	عزیز آباد	مرد عیسائی اقلیت والے گاؤں	۱۰	۰
					خواتین شعبہ اقلیت والے گاؤں	۰	۱۰
				مقصود پور	مرد گاؤں والے	۰	۱۲
					خواتین گاؤں والیاں	۱۲	۰

کیم مارچ ۲۰۱۸		ڈیرہ غازی خان	پیگاہ	بلوچ والا بستی چنگوانی	مرد گاؤں والے	۲۰	۰
					خواتین گاؤں والیاں	۰	۱۵
۰۲مارچ ۲۰۱۸		خانیوال	۹۸/۱۰آر	چک ۱۶۷/۱۰آر	مرد گاؤں والے	۴۲	۰
					خواتین گاؤں والیاں	۰	۶
					عیسائی اقلیت والی گاؤں	۲	۳
۶مارچ۲۰۱۸	سندھ	سانگھڑ	پیر فقیر	دائم تھاہم	مرد گاؤں والے	۱۸	۰
					خواتین گاؤں والیاں	۰	۱۵
					مرد نمائندگی کے ساتھ ہندو اقلیت خواتین دیہی باشندے	۱	۲۰
۷مارچ۲۰۱۸		عمرکوٹ	والی داد پالی	والی داد پالی	مرد دیہی باشندے	۳۱	۰
					خواتین دیہی باشندیاں	۰	۴۸
					ہندو اقلیت والی خواتین	۰	۲۴
۸مارچ۲۰۱۸		بدین	قازیاں والی	ابراہیم جونیگو	مرد دیہی باشندے	۲۴	۰
					دیہی خواتین	۰	۲۴
			ادو کوہلی	قازیاں واح	ہندو اقلیت والے مرد	۲۴	۰
					ہندو اقلیت والی خواتین	۰	۲۸
					ٹوٹل	۳۴۸	۳۴۸

تنظیموں، سی ایس اوز اور حکومت کے ساتھ مشاورت

دیگر مشاورات

تاریخ	صوبہ	ادارہ		افسران جن سے رابطہ کیا گیا(کل ۵۲)
		نام	وضاحت	
۱۹اکتوبر ۲۰۱۷	اسلام آباد	انٹرنیشنل فوڈ پالیسی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ	انٹرنیشنل ایگریکلچر ریسرچ سنٹر	۔سٹیفن ڈیویز(سینئر ریسرچ فیلو) ۔عبدلواجد رانا(پروگرام لیڈر)
		پاکستان ایگریکلچر ریسرچ کونسل(پی اے آر سی)اور نیشنل ایگریکلچر ریسرچ کونسل (این۔آے۔آر۔سی	قومی سطح پر اعلیٰ زرعی تحقیقاتی تنظیم	۔محمد اعظم خان(ڈائریکٹر جنرل،این اے آر سی ۔انجم علی بٹ ممبر فصل سائنس، پی اے آر سی
۱۱اکتوبر ۲۰۱۷	پنجاب	زراعت کی توسیعی ونگ	حکومت پنجاب کا حصہ،زراعت کا شعبہ	بخفریاب حیدر(ڈائریکٹر جنرل)
		فارم پر پانی کے انتظام کا محکمہ	حکومت پنجاب کا حصہ	ملک محمد اکرم(ڈائریکٹر جنرل)
		آبپاشی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ	حکومت پنجاب کا حصہ،زراعت کا شعبہ	غلام ظاہر حسن سیال(ڈائریکٹر)
		کلاسک زرعی فارم	نجی فارم جس کا مقصد آب وہوا کی لچکداری ہے	محمد فیاض/کسان
		چھٹہ فارم	نجی فارم جو براہ راست چاول کاشت کرنے پر کام کرتی ہے	امجد حسین چٹھہ(کسان)
۱۳اکتوبر ۲۰۱۷		حویلی کنال سسٹم،ڈسٹرکٹ ملتان	حکومت پنجاب، شعبہ زراعت	طاہر انجم قریشی(سپریٹنڈنٹ انجنیئر)
		زرعی توسیعی ونگ۔ملتان	حکومت پنجاب کا حصہ، شعبہ زراعت	رانا منیر احمد(ڈائریکٹر زراعت،توسیع)
۱۷اکتوبر ۲۰۱۷	سندھ	زراعت کی توسیعی خدمات	حکومت سندھ کا حصہ، شعبہ زراعت	ہدایت اللہ چجرو(ڈائریکٹر جنرل) گلام مصطفیٰ نان گراج(سینئر کمیونیکیشن سپیشلسٹ)

				توقیر احمد شیخ (سینئر ایکسٹینشن سپیشلسٹ)
		محکمہ کاشتکاری	حکومت سندھ کا حصہ	دھنومال (چیف انجنیئر)
۲۷ فروری ۲۰۱۸	پنجاب	لودھراں پائلٹ پروجیکٹ	مقامی تنظیم برائے غربت مکاؤ	ندیم عباس (سینئر منیجر) نیاب گل (کمیونیکیشن آفیسر)، ساجدہ پروین (سوشل آرگنائزر) باقر علی (سوشل آرگنائزر)، اعجاز الحق (سوشل آرگنائزر)
		ڈیرہ غازی خان کے فارم پر پانی کے انتظام کا محکمہ	حکومت پنجاب کا حصہ	انوار الحق شہزاد (ڈائریکٹر زراعت و آن فارم منیجمنٹ) خام حسین (ڈپٹی ڈائریکٹر آن فارم پانی کا انتظام) سیف الرحمان (سابقہ ڈائریکٹر آن فارم پانی کا انتظام)
		ضلع ڈیرہ غازی خان کے جانوروں اور ڈیری کو ترقی دینے کا محکمہ	حکومت پنجاب کا حصہ	ندیم ارشد (اسسٹنٹ ڈائریکٹر۔ ایچ، کیو) محمد عارف رضوان (ویٹرنری آفیسر) امیر محمود (اسسٹنٹ ڈائریکٹر۔ ٹیکنکل)
		ضلع ڈیرہ غازی خان کے زراعت کا توسیعی ونگ	حکومت پنجاب کا حصہ، شعبہ زراعت	عابد حسین (ڈپٹی ڈائریکٹر توسیع زراعت) شاہد وزیر (ایگریکلچر آفیسر)
		ضلع ملتان کے فارم پر پانی کے انتظام کا محکمہ	حکومت پاکستان کا حصہ	ظفر اللہ سندھو (ڈائریکٹر ایگریکلچر آن فارم واٹر منیجمنٹ)

		ضلع ملتان کے ماحولیاتی تحفظ کی ایجنسی	حکومت پنجاب کا حصہ، محکمہ ماحولیاتی تحفظ	اسحاق احمد (انسپکٹر)
		ورلڈ وائلڈ لائف فنڈ لودھراں کسانوں کی ترقی کی تنظیم المصطفیٰ ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن کنسرن ورلڈ وائڈ	بین الاقوامی اور مقامی تنظیمات	محمد عرفان (سی آر سی پی پروجیکٹ کوآرڈینیٹر-ڈبلیوڈبلیوایف) حبیب احمد (عملدرآمد کے ڈائریکٹر، لودھراں پائلٹ پروجیکٹ) علی اظہر (ایم اینڈ ای کوآرڈینیٹر، فارمرز ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن) خان زادہ (کنسلٹینٹ لائیفلی ہڈ، کنسرن ورلڈ وائڈ)
۵مارچ ۲۰۱۸	سندھ	محکمہ جنگلات سندھ	حکومت سندھ کا حصہ	عبدالستار کاہتری (کنڈرویٹر) عابد حسین رند (ڈویژنل فارسٹ آفیسر)
۷مارچ ۲۰۱۸		چھوٹے گرانٹ پروگرام، یواین ڈی پی		مسعود احمد لوہار (نیشنل پروگرام منیجر) ساجدہ سلطانہ (پی۔ایچ۔ڈی امیدوار اور ریسرچ اسسٹنٹ، یونیورسٹی آف واٹرپول)
۱۲مارچ ۲۰۱۸	اسلام آباد	پوٹوہار آرگنائزیشن فار ڈویلپمنٹ ایڈوکیسی (پورہ) کے ساتھ شراکت داروں کا اجلاس، نیشنل ایگریکلچر کونسل، منسٹری آف کلائمیٹ، انٹرنیشنل یونین فار کنزرویشن آف نیچر، نیشنل رورل سپورٹ پروگرام	وزارتیں، بین الاقوامی تنظیمات، قومی تنظیمات برائے غربت مکاؤ یواین ایجنسیاں	آفتاب عالم (بورڈ ممبر پورہ۔ نوشابہ عارف (پورہ) بینش ابراہیم (پورہ) یوسف ریاض (رنسیپل سائنٹیفک آفیسر این آے آر سی) محمد ابراہیم خان (آرڈی ڈی+آفیسر موک)

رضوان ارشد (ڈپٹی ڈائریکٹر موک) فوزیہ ملک (منیجر اسلام آباد آفس (آئی یو سی این) سلمٰی خالد (پروجیکٹ منیجر جنڈز، این آر ایس پی)				

ضمیمہ نمبر۹:　　ای ایس ایم ایف ٹائم لائن اور بجٹ

جیسا کہ ای ایس ایم ایف کے باب نمبر ۹ میں بیان کیا گیا ہے کہ سندھ طاس میں ماحولیاتی تبدیلیوں سے سے ہم آہنگ زراعت اور پانی کے انتظام کے اس منصوبہ کی قیادت کے لیے کل وقتی بنیادوں پر لیڈ سیف گارڈ سپیشلسٹ کی خدمات حاصل کی گئی ہیں جس کی اعانت تحفظ کاری کے تین مزید ماہرین یعنی (i) ایک جز وقتی پر وونشل سیف گارڈ سپیشلسٹ، (ii) ایک جز وقتی نسلی اقلیتی ماہر اور (iii) لینڈ ٹینیورا سپیشلسٹ کریں گے۔ یہ افراد پر اونشل پروجیکٹ امپلی منٹیشن یونٹ (پی پی آئی یوز) میں پر اونشل پروجیکٹ کو آرڈینیٹر کی براہ راست نگرانی میں کام کریں گے۔ تحفظ کاری کے یہ ماہرین ای ایس ایم ایف سے متعلقہ رابطہ کاری کا کام پروجیکٹ کے لیے بھرتی کیے گئے عملہ (جو وفاقی، صوبائی اور ضلعی سطح پر پراجیکٹ کی سرگرمیوں کے روزمرہ عمل درآمد کا ذمہ دار ہے) کے اشتراک سے انجام دیں گے۔ اس طرح مجموعی طور پر تحفظ کاری کے ماہرین وفاقی سطح پر نیشنل پروجیکٹ کو آرڈینیٹر اور دیگر ماہرین، صوبائی سطح پر پی پی آئی یوز میں پر اونشل کو آرڈینیٹر اور دیگر تکنیکی ماہرین، اور ضلعی سطح پر ڈی پی آئی یوز کے عملہ اور دیگر تربیتی ٹیموں کے ساتھ کام کریں گے اس طرح تحفظ کاری کے ماہرین ماحولیاتی اور سماجی خدشات کے بہتر انتظام وانصرام میں ایک مرکزی کردار ادا کر رہے ہوں گے۔ ان کے یہ تمام کام (ای ایس ایم ایف کی مطابقت میں ہوں گے) اس منصوبہ کی سرگرمیوں اور پروجیکٹ کے عملہ کی صلاحیت کاری سے مربوط ہوں گے۔ تاکہ اس پروجیکٹ میں ماحولیاتی اور سماجی خدشات کے تمام پہلوؤں پر نظر رکھی جاسکے۔

مندرجہ ذیل صفحات میں دی گئی ای ایس ایم ایف ٹائم لائن اور بجٹ دو طرح کے عوامل و محرکات / تخمینہ پر مشتمل ہے۔

(i) ایک ایسا تخمینہ جو منصوبہ کی دوسری سرگرمیوں/کاموں کے لیے ضمنی ہو اور ای ایس ایم ایف کے خصوصی تخمینہ کے طور پر اعداد و شمار میں پیش کیا جاسکتا ہو۔

(ii) ایسی سرگرمیاں جو ماحولیاتی و سماجی خدشات کے انتظام کو منصوبہ کی دیگر سرگرمیوں کے دھارے میں شامل کرتی ہیں۔ پروجیکٹ کی ایسی سرگرمیوں سے متعلقہ ٹائم لائن اور بجٹ میں ذیلی سرگرمیوں کا بجٹ خصوصی طور پر شامل کیا گیا ہے۔ یہ تخمینے پروجیکٹ کے تفصیلی بجٹ میں بیان کئے گئے ہیں (جیسا کہ ضمیمہ ۳.۱ میں ظاہر کیا گیا ہے) اور انہیں ای ایس ایم ایف میں پروجیکٹ کی دیگر سرگرمیوں کے تخمینوں سے سے علیحدہ دیکھا جاسکتا ہے۔ جبکہ منصوبہ کی براہ راست سرگرمیوں سے متعلقہ تخمینے پروجیکٹ کے تفصیلی بجٹ میں پیش کئے گئے ہیں اور انہیں پروجیکٹ کی عملدرآمدی سرگرمیوں کے کے مجموعی تخمینہ سے علیحدہ نہیں کیا جاسکتا۔

ایسی صورت ای ایس ایم ایف ٹائم لائن اور بجٹ کوئی خصوصی تخمینہ واضح نہیں کرتا جبکہ یہ ضرور تحریر کیا گیا ہے کہ ان سرگرمیوں کے تخمینے پروجیکٹ کے باقاعدہ بجٹ میں شامل کر لیے گئے ہیں۔

ایسی صورت میں ایسے تمام بڑے اخراجات جو ای ایس ایم ایف سے منسوب ہیں اس وقت سے متعلق ہوں گے جب پروجیکٹ میں بھرتی کیے گئے تحفظ کاری کے ماہرین تحفظ کاری کی سرگرمیوں کو مرکزی دھارے میں لانے کا کام کر رہے ہوں۔ تاہم ان افراد سے متعلق اخراجات کو خصوصی طور پر سرگرمیوں اور بجٹ لائن میں تحریر کر دیا گیا ہے اور ان کے کاموں سے متعلقہ اخراجات ای ایس ایم ایف ٹائم لائن یا بجٹ میں دوبارہ کہیں تحریر نہیں کیے گئے۔

ای ایس ایم ایف ضمیمہ ۱۰

سندھ طاس میں ماحولیاتی تبدیلی سے ہم آہنگ زراعت اور پانی کے انتظام وانصرام کے منصوبہ کے لئے سماجی شمولیت کی منصوبہ بندی کا لائحہ عمل (ایس آئی پی ایف)

ا۔ پاکستان میں نسلی اقلیتی گروہ

ا۔ا پنجاب اور سندھ میں نسلی اقلیتی گروہ

پاکستان میں چھوٹی چھوٹی نسلی اقلیتوں کی ایک قابل ذکر تعداد آباد ہے۔ سندھ میں آباد ایسے دو مقامی گروہوں کا ذکر ضروری ہے جن میں سے ایک گروہ منچھر جھیل پر آباد ہے جو کہ موہانہ (کشتیوں والے لوگ) کہلاتا ہے جبکہ دوسرا گروہ تھری کہلاتا ہے یہ گروہ ضلع تھرپارکر میں آباد ہے۔ان کی اپنی ثقافت اور معاشرت ہے جو ایک ختم نہ ہونے والی قحط سالی سے مطابقت رکھتی ہے۔ان دونوں مقامی اقلیتی گروہوں میں کوئی بھی اس منصوبہ کے مخصوص اضلاع میں آباد نہیں۔اس کے برعکس غیر مقامی چھوٹے نسلی اقلیتی گروہ ہندوؤں کی آبادہیں جو شیڈولڈ کاسٹ کہلاتے ہیں۔۱۹۹۸ کی مردم شماری کے مطابق سندھ میں ۳لاکھ ہندو آباد ہیں جن میں سے ۹۳ فیصد کا تعلق دیہی آبادی سے ہے۔ جس کا ۸۷ فیصد ضلع تھرپارکر میں رہائش پذیر ہیں (اکثریت کا تعلق پراجیکٹ کے مخصوص اضلاع سے نہیں ہے)۔

سندھ میں ہندو شیڈولڈ کاسٹ قبائل بھیل، کولہی، اوڈ اور مینگھوار ہیں جنہیں نسلی اقلیت کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔کچھ مسلمان قبائل بھی تھرپارکر میں آباد ہیں جنہیں نسلی اقلیت کہا جا سکتا ہے کیونکہ ان کی ثقافت اور رہن سہن ہندو قبائل سے ملتی جلتی ہے۔ بھیل ایک خانہ بدوش قبیلہ ہے۔ جبکہ کولہی، اوڈ اور مینگھوار (جو موسمی بنیادوں پر ہجرت کرتے ہیں) زیادہ تر غیر زرعی کام (عمارتوں کی تعمیر) انجام دیتے ہیں۔عورتوں کی بڑی تعداد بھی تعمیراتی کام کرتی ہے۔یہ عورتیں کافی محنت کش مشہور ہیں ان سے تھرپارکر میں یا تھر سے باہر گھنٹوں جسمانی مشقت کرائی جاتی ہے۔ جبکہ منچھر جھیل پر آباد موہانہ قبیلہ پروجیکٹ کے مخصوص اضلاع میں آباد نہیں۔شیڈولڈ کاسٹ ہندوؤں کے کچھ گروہ بالخصوص بھیل اور تھری موسمی بنیادوں پر ہجرت کر کے تھرپارکر کے سرحدی علاقوں (میرپور خاص، بدین اور سانگھڑ) میں بطور ہاری یا عارضی مزدور اور کاشتکاری کا کام انجام دیتے ہیں۔تاہم ان میں سے کسی بھی نسلی اقلیتی گروہ کی کوئی اجتماعی دلچسپی یا آبائی زمین پروجیکٹ کے علاقے میں نہیں ہے اس لیے یہ گروہ مقامی آبادی کی تعریف پر پورا نہیں اترتے۔یعنی ان کی کوئی آبائی زمین یا تاریخی بندھن و تعلقات پروجیکٹ ایریا میں نہیں ہیں۔

۲۔ صوبہ پنجاب میں سندھ طاس پر چشمہ بیراج اور تونسہ بیراج کے درمیانی علاقے میں کیہال اور مور قبائل آباد ہیں جو ماہی گیری کا کام کرتے ہیں اور انہیں مقامی قرار دیا جا سکتا ہے۔ دونوں بیراج کے درمیان آباد ان قبائل کی تعداد ۴۰۰۰۰ سے ۴۵۰۰۰ گھرانوں پر مشتمل ہے۔ ان دونوں قبائل کی خاصی تعداد پروجیکٹ کے ضلع ڈیرہ غازی خان (جنوبی پنجاب) میں آباد ہے۔ لیکن یہ توقع نہیں کہ پروجیکٹ ان کے رہائشی علاقوں میں کام کرے گا۔ کیہال اور مور کنب گھاس سے ٹوکریاں اور پرندوں کے پنجرے، ماہی گیری اور موسمی فصلوں کی کٹائی وغیرہ کے کام کرکے زندگی گزارتے ہیں[1]۔

۱۔۱۱ ۔ پروجیکٹ کے مخصوص اضلاع میں میں نسلی اقلیتی گروہ

۳۔ اگرچہ پنجاب اور سندھ صوبوں میں کچھ نسلی اقلیتی گروہ آباد ہیں لیکن ان کی بہت تھوڑی تعداد پروجیکٹ کے آٹھ مخصوص اضلاع میں رہتی ہے (پورا سال یا سال کا کچھ دورانیہ جس میں وہ خانہ بدوشی اختیار کرتے ہیں)۔

جدول نمبر ۱: صوبوں میں آباد نسلی اقلیتی گروہ[2]

صوبہ اور اضلاع	نسلی اقلیتیں	مشترک خصوصیات
پنجاب • ڈیرہ غازی خان • خانیوال • لودھراں • ملتان • مظفر گڑھ	کیہال	• ماہی گیر قبائل • پروجیکٹ کے مخصوص علاقہ ڈیرہ غازی خان میں آباد ہیں
	مور	• ان کی گزربسر ٹوکریاں، پرندوں کے پنجرے، ماہی گیری اور موسمی فصلوں کی کٹائی سے ہوتی ہے • پنجاب میں کیہال اور مور قبائل کی کل تعداد ۲۰۱۲ میں ۴۰۰۰۰ سے ۴۵۰۰۰ تک بتائی گئی ہے۔
سندھ • بدین	بھیل	• پیشہ کے لحاظ سے یہ کسان ہیں جو بدین اور سانگھڑ کی طرف ہجرت کرکے کھیتوں میں مزدوری کرتے ہیں۔
	تھری	

[1] پاکستان میں مقامی آبادی کے مسائل پر ملکی تکنیکی نوٹ (آئی ایف اے ڈی)

• سانگھڑ		• اکثریت کا تعلق تھرپارکر ضلع سے ہے جو کہ پروجیکٹ کے اضلاع میں شامل نہیں ہے
• عمرکوٹ	کولہی	• پیشہ کے لحاظ سے یہ کاشتکاری اور ماہی گیری کرتے ہیں جبکہ اکثریت حصہ ہر غیر زرعی کام یعنی اپنے رہائشی علاقوں میں یا دیگر جگہوں پر تعمیراتی کام کرتا ہے
	مینگھوار	

متعلقہ قواعد وضوابط قوانین اور معاہدے

۴۔ پروجیکٹ سے متعلق سماجی اور ماحولیاتی قوانین کی ایک مکمل فہرست ماحولیاتی اور سماجی انتظام وانصرام کے لائحہ عمل (ای ایس ایم ایف) کے باب نمبر ۴ قوانین اور قابل اطلاق تحفظات کے قواعد و ضوابط میں دی گئی ہے انہیں مد نظر رکھتے ہوئے جب سماجی حقوق اور شمولیت پر توجہ دیناہی مرکوز ہو تو مندرجہ ذیل قواعد وضوابط قوانین اور معاہدوں کا اطلاق ہوتا ہے۔

- کھیتوں میں پانی کا انتظام وانصرام اور پانی کا استعمال کرنے والی تنظیموں کا آرڈیننس (اور پانی کا استعمال کرنے والی تنظیموں سے متعلقہ ذیلی قواعد وضوابط)
- پودے اگانے کے حقوق کا ایکٹ ۲۰۱۶
- جائیداد کی منتقلی کا ایکٹ ۱۸۸۲
- بچوں کے روزگار کا ایکٹ ۱۹۹۱
- جبری مشقت کے نظام کے خاتمے کا ایکٹ ۱۹۹۲
- پنجاب لازمی تعلیمی ایکٹ ۱۹۹۴
- سندھ میں بچوں کے حقوق پر مفت اور لازمی تعلیمی ایکٹ ۲۰۱۳
- سندھ میں آبپاشی کے پانی کے استعمال کا تنظیمی آرڈیننس ۱۹۸۲ (ترمیم شدہ ۱۹۸۴)
- آثار قدیمہ کا ایکٹ ۱۹۷۵ (یہ ایکٹ عبادت گاہوں متبرک مقامات اور آثار قدیمہ سے متعلق ہے۔

۵۔ پاکستان نے سماجی ترقی سے متعلق کئی بین الاقوامی معاہدوں پر دستخط کیے اور انہیں باقاعدہ منظور کیا ہوا ہے یہ پاکستان ۱۹۶۴ سے انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن آئی ایل او کا رکن ہے اور آئی ایل او کے ۳۶ معاہدوں کی منظوری دے چکا ہے جن میں آئی ایل او کے آٹھ بنیادی معاہدے اور مقامی قبائلی لوگوں پر معاہدہ بھی شامل ہے۔

جدول نمبر ۲: پاکستان میں سماجی تحفظ سے متعلق بین الاقوامی معاہدے صفحہ ۸۱تا۸۲

نمبر	معاہدے کا نام	دستخط کی تاریخ	تصدیق/رسائی کی تاریخ
۱	سول اور سیاسی حقوق پر بین الاقوامی عہد	۲۰۰۸	۲۰۱۰
۲	جبری مشقت کے خاتمے کا قانون، ۱۹۵۷	۱۹۶۰	عمل درآمد ہو رہا ہے۔ /تاریخ معلوم نہیں
۳	کم از کم عمر کا قانون ۱۹۷۳ (نمبر ۱۳۸)	۲۰۰۶	عمل درآمد ہو رہا ہے۔ /تاریخ معلوم نہیں
۴	بچوں کی مشقت کی بری اقسام سے متعلقہ قانون ۱۹۹۹ (نمبر ۱۸۲)	۲۰۰۱	عمل درآمد ہو رہا ہے۔ /تاریخ معلوم نہیں
۵	معذور افراد کے حقوق کا قانون	۲۰۰۸	۲۰۱۱
۶	معذور افراد کی پیشہ ورانہ بحالی اور روزگار کا قانون ۱۹۸۳	۱۹۹۴	عمل درآمد ہو رہا ہے۔ /تاریخ معلوم نہیں
۷	لوگوں کی زبردستی گمشدگی سے تحفظ کا بین الاقوامی قانون	ابھی دستخط نہیں ہوئے	ابھی تصدیق نہیں ہوئی
۸	تمام تارکین وطن مزدوروں اور ان کے خاندان کے ارکان کے حقوق کے تحفظ کا بین الاقوامی معاہدہ	ابھی دستخط نہیں ہوئے	ابھی تصدیق نہیں ہوئی
۹	تشدد اور غیر انسانی ذلت آمیز سزاؤں کے خلاف معاہدہ	۲۰۰۸	۲۰۱۰
۱۰	بچوں کے حقوق کا بین الاقوامی معاہدہ	۱۹۹۰	۱۹۹۰

نمبر	معاہدے کا نام	دستخط کی تاریخ	تصدیق/رسائی کی تاریخ
۱۱	بچوں کے حقوق کے عالمی معاہدے کے تحت تنازع میں بچوں کی شمولیت کے خلاف اختیاری مسودہ	۲۰۰۱	۲۰۱۶
۱۲	بچوں کے حقوق کے عالمی معاہدے کے تحت بچوں کی خرید وفروخت، عصمت دری اور فحش فلم سازی کے خلاف اختیاری مسودہ	۲۰۰۱	۲۰۱۱
۱۳	خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کی تمام اقسام کے خاتمے کے لئے بین الاقوامی معاہدہ	قابل اطلاق نہیں	۱۹۹۶
۱۴	اقتصادی سماجی اور ثقافتی حقوق پر بین الاقوامی عہد	۲۰۰۴	۲۰۰۸
۱۵	نسلی امتیاز کی تمام اقسام کے خاتمے کے لئے بین الاقوامی معاہدہ	۱۹۶۶	۱۹۶۶
۱۶	تنظیم سازی کا حق (زرعی) پر عالمی معاہدہ ۱۹۲۱	۱۹۲۳	عمل درآمد ہو رہا ہے۔ معلوم نہیں
۱۷	مقامی اور قبائلی آبادیوں کا معاہدہ	۱۹۶۰	معلوم نہیں
۱۸	اقوام متحدہ کا بدعنوانی کے خلاف معاہدہ	۲۰۰۳	۲۰۰۷
۱۹	مقامی باشندوں کے حقوق پر اقوام متحدہ کا اعلامیہ	۲۰۰۷	۲۰۰۷

۶۔ جیسا کہ مندرجہ بالا قوانین/معاہدوں/اعلامیوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان غیر محفوظ گروپوں (بچوں، عورتوں، مقامی لوگوں وغیرہ) کے یقینی تحفظ اور حقوق پر زور دیتا ہے اس لیے مسئلہ قانونی فریم ورک کا نہیں بلکہ اس کے نفاذ کا ہے۔ لہذا سماجی شمولیت کی منصوبہ بندی کے طریقے کار (ای ایس ایم ایف کے ایک حصے کے طور پر) میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ یہ منصوبہ کس طرح مناسب شمولیت، ممکنہ خطرات کا انتظام و تخفیف اور نگرانی ور پورٹنگ کو یقینی بنائے گا۔

۳ منصوبہ سے نسلی اقلیتوں پر ممکنہ خدشات واثرات

مجوزہ منصوبہ اوراس کی بنیادی سر گرمیوں کی نوعیت کے پیش نظریہ توقع نہیں کہ مندرجہ بالانسلی اقلیتی گروہوں کو کسی بھی قسم کے اضافی منفی خدشات واثرات کا سامنا کرناپڑے گا۔ ممکنہ خدشات کی تفصیل ماحولیاتی وسماجی انتظام وانصرام کے لائحہ عمل (ای ایس ایم ایف) میں دی گئی ہے (مزید تفصیل کے لیے ای ایس ایم ایف کا جزو ۲اور ۶ دیکھیں)۔

تاہم اس منصوبے کے منتخب اضلاع وعلاقوں میں رہنے والے نسلی اقلیتی گروہوں کو منصوبہ کی مدد کے حصول میں کچھ مشکلات پیش آسکتی ہیں۔ایسے کئی منفرد عوامل ہیں جو متعلقین کواس منصوبہ سے فوائد کے حصول کے قابل بناتے ہیں

(الف) منصوبہ کے مخصوص اضلاع کی دیگر آبادی سے مقابلتاً کم خواندگی کی شرح، بہت کم تعلیمی مواقع اور درجات

(ب) ایسی سماجی وثقافتی رسوم جن کے باعث نسلی اقلیتی گروہ عام کسانوں کے ساتھ کسانوں کی تربیت میں شریک نہ ہوسکیں۔ یہ تربیتی مواقع منصوبے کے جزونمبر ۲.۳ فراہم کرے گا

(ج) انکی دور دراز دیہی رہائش گاہیں، نقل وحمل کے بنیادی ڈھانچے تک محدود رسائی اور نقل وحمل کے ذرائع کی کم دستیابی جس کے باعث پروجیکٹ کی منعقدہ تربیت ونمائشی پلاٹس میں شرکت کرناان کے لئے مشکل ہو۔

(د) آمدنی میں اضافہ کے لئے ان کی سر گرمیوں کا کاشتکاری کے نظاموں سے تعلق اور منصوبہ کی طرف سے پیش کی جانے والی سر گرمیاں (مثلاماہی گیری اور غیر زرعی کام پر وجیکٹ کی تربیت میں شامل نہیں)

(ر) ان کے کم ذرائع آمدنی وبچت، مالیاتی سہولیات وخدمات کی کم دستیابی، قابل کاشت زمین تک کم رسائی کی بناپر یہ خدشہ ہے کہ نسلی اقلیتی گروہ پروجیکٹ کی مختلف سر گرمیوں مثلا ذرائع آمدنی بڑھانے اور تربیت وغیرہ سے محروم رہ سکتے ہیں۔

۹۔ مندرجہ بالا مسائل ومشکلات کو سماجی شمولیت کے انتظامی منصوبہ (ایس آئی ایم پی) میں مد نظر رکھا جائے گا اس کے علاوہ مشاورت کی ان تمام سر گرمیوں کے نتائج کو بھی شامل کیا جائے گا جو ان نسلی اقلیتی گروہوں (جن میں ہندو شیڈولڈ کاسٹ اور عیسائی کمیونٹی شامل ہیں) کے ساتھ مل کر منعقد کی جاچکی ہیں۔ایس آئی ایم پی مرتب کرنے سے متعلق عمل کی تمام تر تفصیلات اس دستاویز کے سیکشن نمبر VI میں پیش کی گئی ہیں۔

۴۔ رہنما اصول

۱۰۔ سماجی شمولیت کی منصوبہ بندی کا یہ لائحہ عمل (ایس آئی پی ایف) اور اس کے تحت مرتب کیے جانے والے سماجی شمولیت کی منصوبہ بندی کے دیگر پلان (ایس آئی ایم پی) انہی اصولوں کے تحت ترتیب دیے گئے ہیں جنہیں ماحولیاتی اور سماجی تبدیلی کے انتظام وانصرام کا لائحہ عمل (ای ایس ایم ایف) مرتب کرتے ہوئے مد نظر رکھا گیا تھا۔

۱۱۔ اس پروجیکٹ میں انسانی حقوق پر مبنی کام کا ایسا طریقہ کار اپنایا گیا ہے جس میں انسانی حقوق کو پائیدار ترقی کے لیے مرکز مانا گیا ہے۔اس کے تحت غربت میں کمی کرنے اور ترقی کے مواقع و فوائد کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنانا، عالمی احترام کی حمایت اور نگرانی، انسانی حقوق اور سب کے لئے بنیادی آزادی کو خصوصی اہمیت دی گئی ہے۔ لہذا پروجیکٹ کی تمام سرگرمیوں میں انسانی حقوق کے بین الاقوامی اعلامیہ کے مطابق حقوق اور ذمہ داریوں کا احترام ملحوظ خاطر رکھا جائے گا۔اس کے علاوہ خواتین کے ساتھ امتیازی سلوک کے خاتمہ کے لیے بنائی گئی کمیٹی، بیجنگ اعلامیہ اور اس پر عملدرآمد کا پلیٹ فارم اور انسانی حقوق سے متعلق دیگر بین الاقوامی اہمیت کی دستاویزات مثلاً آئی سی سی پی آر، آئی سی ای ایس سی آر، مقامی اور قبائلی لوگوں کا معاہدہ (آئی ایل او کا کنونشن نمبر ۱۶۹)، اقوام متحدہ کا اعلامیہ برائے مقامی لوگوں کے حقوق (یو این ڈی آر آئی پی) اور نسلی امتیازی سلوک کی تمام اقسام کے خاتمے کے لئے بین الاقوامی کنونشن جیسی دستاویزات خصوصی اہمیت کی حامل ہیں۔

۱۲۔ یہ منصوبہ انصاف کے اصولوں اور قانون کی عملداری، شراکت اور شمولیت، مساوات اور غیر امتیازی سلوک سے متعلق تمام اصولوں پر کاربند رہے گا۔ جن میں امتیازی سلوک کی تمام وجوہات مثلاً ذات پات، نسل، صنف اور صنفی شناخت، عمر، زبان، معذوری، جنسی رویے، عقائد، سیاسی وغیر سیاسی رائے، قومی، سماجی اور جغرافیائی بنیاد، پیدائش یا دیگر حیثیت (بشمول اقلیتی رکن کی حیثیت) وغیرہ خاص طور پر ملحوظ خاطر رکھیں جائیں گی۔

۱۳۔ ملکی/ قومی اختیار، سماجی شمولیت کی قومی پالیسیوں اور ترجیحات بشمول بین الاقوامی انسانی وخواتین کے حقوق سے متعلقہ قومی عزائم کے تحت اس منصوبے کو ڈھالا گیا ہے۔

۱۴۔ متعلقین کی شمولیت اور مشوروں کو خصوصی اہمیت دی گئی ہے۔تاکہ خواتین، مرد اور محروم وکمزور گروپوں اور کمیونٹی کو منصفانہ مواقع فراہم کیے جا سکیں جن کے دوران وہ مکمل طور پر موثر انداز میں اس پروجیکٹ کی تمام سرگرمیوں اور فیصلہ سازی میں شریک ہوں گے۔انہیں شراکت سے انکار یا شرائط پر مبنی شراکت کے اقرار کا حق بھی حاصل ہوگا۔

۱۵۔ پراجیکٹ سے متعلق معلومات کی اشاعت سماجی تحفظات کے تمام معیارات کے ساتھ مقامی زبانوں میں ہوگی۔ تمام تر شائع شدہ معلومات و مطبوعات درست، وقت کے مطابق اور منسلک افراد (خاص طور پر محروم افراد اور کمیونٹی) کو جواب دہ اور متعلقہ ہوں گی۔

۵۔ نسلی اقلیتوں اور محروموں کمزور لوگوں کے ساتھ مصروفیت کا عمل

۱۶۔ **منصوبہ ترتیب دیتے وقت**

مجوزہ منصوبہ کے تحت پراجیکٹ کی سرگرمیوں سے متعلق ممکنہ ماحولیاتی اور سماجی تحفظ کے مسائل کا جائزہ لینے کے لئے فروری تا مارچ ۲۰۱۸ میں دس دن کے دورانیے میں پروجیکٹ کے مخصوص آٹھ اضلاع میں متعلقین کے ساتھ عمیق مشاورت کی گئی تھی۔اس مشاورت میں مختلف اقلیتی گروہوں بشمول شیڈولڈ کاسٹ ہندو ذاتیں اور عیسائی کمیونٹی کے لوگوں سے علیحدہ علیحدہ میٹنگیں بھی شامل ہیں۔یہ مشاورت مندرجہ ذیل معلومات کے حصول/فراہمی کے لیے کی گئیں۔

(الف) منصوبہ کے مقاصد

(ب) ممکنہ اثرات کا جائزہ

(ج) منصوبہ پر عمل درآمد کی منصوبہ بندی

یہ مشاورت اس لئے بھی کی گئی تاکہ دریافت کیا جاسکے کہ :

i۔ پروجیکٹ سے متعلقہ شکایات اور ان کے حل کا طریقہ کس طرح وضع کیا جائے۔

ii۔ منصوبہ کے لئے وسیع پیمانے پر کمیونٹی کی حمایت کیسے حاصل کی جائے۔

خاص طور پر خیال رکھا گیا تھا کہ محروم و کمزور کمیونٹی، عورتیں، نوجوان اور نسلی و مذہبی اقلیتیں ضلعی سطح پر مل بیٹھ کر اپنی منفرد ضروریات، حساسیت اور ممکنہ خطرات کا تعین کر سکیں

۱۷۔ مشاورت سے یہ اخذ کیا گیا کہ تمام اضلاع میں نسلی اقلیتیں یہ چاہتی ہیں کہ پروجیکٹ ایک جی آر ایم استعمال کرے جس کا انتظام و انصرام ایف اے او خود سنبھالے یا مقامی کمیونٹی کی کوئی باقاعدہ تنظیم یہ کام سرانجام دے (مثلاً ڈی جی خان کا معاملہ) تاکہ سرکاری محکموں/ایجنسیز میں شکایات اور ان کے حل کے موجودہ نظام سے متعلق شکایات سے بچا جاسکے۔یہ بات خاص طور پر ان علاقوں میں سامنے آئی جہاں نسلی اقلیتیں واضح طور پر شامل ہیں۔ترجیحات میں ایک ہاٹ لائن کے قیام پر خصوصی توجہ دلائی گئی۔ہر ضلع میں نسلی اقلیتوں کے ساتھ مشاورت کا کام انجام پایا جس میں انہوں نے موجودہ پروجیکٹ کے تحت شکایات کے اندراج کا طریقہ کار اخذ کیا۔ان مشاورتوں میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والی کمیونٹی شامل تھی۔مسائل کے حل کے لیے گاؤں کے بڑے/بزرگ کو ذمہ داری سونپنے پر زیادہ ترجیح دی گئی اور اس سلسلے کو سرکاری نظام سے دور رکھنے پر زور دیا گیا۔ایک ہاٹ لائن کے قیام اور کمیونٹی کی تنظیموں کے ذریعے شکایات کے باکس رکھنے پر خوشی کا اظہار کیا گیا۔

۱۸۔ ضلعی سطح پر مشاورت سے ان طریقوں کی وضاحت بھی ہوئی کہ پروجیکٹ کی مختلف سرگرمیوں میں خواتین اور نسلی اقلیتوں کو کیسے شریک کیا جاسکتا ہے۔ یہ تمام سرگرمیاں ان کی ثقافت اور کھیتی باڑی کے طور طریقوں سے مطابقت رکھتی ہیں۔ مشاورت سے ہونے والا حاصل فیڈبیک پروجیکٹ کی منصوبہ بندی کرنے والی ٹیم کو مہیا کیا گیا جنہوں نے مکمل پروجیکٹ فنڈنگ پروپوزل اور امکانی مطالعہ کی دستاویزات میں اسے شامل کیا۔

منصوبہ پر عمل درآمد کے دوران

۱۹۔ مفت، قبل ازیں اور باخبر رضامندی (ایف پی آئی سی) کے عمل کو مثبت سرگرمیوں میں اہمیت دی جاسکتی ہے۔ اس منصوبہ میں ایف پی آئی سی کے عمل کو نسلی اور مذہبی اقلیتوں اور مقامی لوگوں کی موجودگی میں استعمال کیا جائے گا اور یقینی بنایا جائے گا کہ اقلیتی کمیونٹی:

i۔ اپنی متعلقہ مقامی زبانوں میں مواد کے ساتھ مصروف کار رہے۔

ii۔ ذہن نشین کرلے کہ اس منصوبہ کے تحت تمام فوائد تمام شرکاء اور کمیونٹیز کے لیے یکساں ہیں۔

iii۔ شکایات کے ازالے کے نظام کی تصدیق کرنے کے مواقع فراہم کیے جائیں گے جیسا کہ اس ضمیمہ میں اور ای ایس ایم ایف کے جزو ۵.۴ میں بیان کیا گیا ہے کہ کمیونٹی کے تجویز کردہ جی آر ایم کو یقینی طور پر شفاف اور منصفانہ بنانے کے لئے نسلی اقلیت کی اضافی نمائندگی رکھی جائے گی۔

۲۰۔ منصوبہ پر عملدرآمد کے دوران نسلی اقلیتی کمیونٹیز سے مشاورت کے لیے مندرجہ ذیل طریقہ کار اختیار کیا جائے گا

(الف): مکمل پروجیکٹ فنڈنگ پروپوزل کے ضمیمہ نمبر ۵ میں دیئے گئے طریقہ کار کے مطابق مخصوص اضلاع میں پروجیکٹ کے علاقوں کی شناخت مکمل ہونے کے بعد پروجیکٹ کی سرگرمیوں کو ذیلی سرگرمیوں کے طور پر ترتیب دیا جائے گا۔ (ای ایس ایم ایف کا باب نمبر ۸.۱ **ذیلی سرگرمیوں کی تفصیل** دیکھیں) متوقع اثرات کی شناخت اور شدت کم کرنے اور سرگرمیوں کی نگرانی کرنے کا طریقہ کار ذیلی سرگرمیوں کا حصہ ہے۔ ذیلی سرگرمیاں اس منصوبے کے پہلے سال ہی واضح کرلی جائیں گی ہر ذیلی سرگرمی کے لیے عملدرآمد کے علاقے اور سرگرمیاں سامنے لائی جائیں گی جن میں استعداد کاری/تربیت اور متعلقین سے مشاورت کی متعلقہ معلومات دستیاب ہوں گی۔

(ب) تحفظ کاری کی نگرانی و جانچ پڑتال کی جائے گی (بنیادی ای ایس ایم ایف اور ای ایس ایم ایف کے ضمیمہ نمبر ۵ یعنی **ماحولیاتی اور سماجی جانچ پڑتال کا فارم** کے مطابق)

(ج) **مفت، قبل ازیں اور باخبر رضامندی** (ایف پی آئی سی) کے لیے مشاورت ہر اس موقع پر کی جائے گی جہاں نسلی اقلیتیں موجود ہوں۔ اس پروجیکٹ کے لیے ایف اے او کے ایف پی آئی سی کے مینول/کتابچہ برائے پروجیکٹ سٹاف میں ایف پی آئی سی کے دیے گئے اصول وضوابط اور طریقے اپنائے جائیں گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مندرجہ ذیل عوامل اس میں شامل ہوں گے۔

i۔ کسی بھی قسم کی پروجیکٹ سرگرمی سے **قبل** رضامندی اور مشورہ، ان کے پلان کے مطابق نسلی اقلیتوں کو فیصلہ سازی کے لیے درکار وقت اور مواقع فراہم کیے جائیں گے۔

ii۔ رضامندی **مفت** ہونی چاہیے۔ یہ رضاکارانہ طور پر لیکن بغاوت، دھمکی اور ردوبدل کے بغیر حاصل کی جائے گی اور نسلی اقلیتی کمیونٹی کی شمولیت سے **ممکن** ہوگی۔

iii۔ نسلی اقلیتی کمیونٹیز کو ان کی متعلقہ زبان میں **معلومات** فراہم کرنا جو واضح، مستقل، درست، قابل رسائی اور ثقافتی طور پر حساس ہوں۔ معلومات کی فراہمی کا یہ سلسلہ منصوبہ پر عمل درآمد کرنے والوں/کارکنان اور کمیونٹیز کے مابین **مسلسل** جاری رہے گا۔

iv۔ **رضامندی** دراصل نسلی اقلیتی برادری/کمیونٹی (خواتین، نوجوان، بزرگ، معذور افراد) کا اپنے رسم ورواج کو سامنے رکھتے ہوئے مل جل کر کیا جانے والا فیصلہ ہے یہ ضروری ہے کہ رضامندی کا حصول کمیونٹی کے منفرد رسمی یا غیر رسمی سیاسی وانتظامی معاملات کے عین مطابق ہو۔

(د) سماجی شمولیت کے انتظامی منصوبے (ایس آئی ایم پی) نسلی اقلیتی گروہوں کے ساتھ مل کر ایف پی آئی سی کے عوامل کے تحت بنائے جائیں گے

۲۱۔ سماجی تحفظات کے لئے مناسب اور مسلسل مشاورت، نگرانی اور رپورٹنگ کا طریقہ کار ای ایس ایم ایف کے باب نمبر ۹ اور ای ایس ایم ایف کے ضمیمہ نمبر ۹ میں دیا گیا ہے مثلا:

i۔ تحفظ کاری سے متعلقہ سالانہ تربیت اور اس کی تجدید

ii۔ شرکاء کے ساتھ سالانہ مشاورت کا عمل تاکہ پروجیکٹ کی حالت میں تبدیلی کی شناخت اور ممکنہ خدشات کا تعین کیا جاسکے۔

iii۔ ای ایس ایم پی (بمع ایس آئی ایم پی) کی ہر چھ ماہ کے دورانیے پر نگرانی اور رپورٹنگ۔

پروجیکٹ ایک نسلی اقلیتی ماہر بھرتی کرے گا جو ایف پی آئی سی طریقہ کار کے تحت کمیونٹی سے مشاورت کرنے، ان کی مسلسل شراکت میں مصروف رہنے کے ساتھ ساتھ نگرانی اور رپورٹنگ کے ذریعے مدد فراہم کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔

۶۔ سماجی شمولیت کے انتظام کی منصوبہ بندی

سماجی شمولیت کے انتظام کا منصوبہ خاص طور پر ان صورتوں میں ضرور ترتیب دیا جائے گا جب ذیلی سر گرمیوں میں تحفظ کاری کی جانچ پڑتال کرتے وقت کسی نسلی اقلیتی گروہ کی شمولیت کا پتہ چل جائے۔ ایس آئی ایم پی کی تشکیل کا کام تحفظ کاری سے متعلقہ پروجیکٹ کارکنان، نسلی امتیاز کے ماہر کے تعاون سے کریں گے۔ ان ایس آئی ایم پیز میں یہ واضح ہونا چاہیے کہ منصوبہ کے مخصوص علاقہ میں سماجی شمولیت کیسے کی جائے گی جبکہ وہاں نسلی اقلیتیں بھی موجود ہوں۔ ایس آئی ایم پیز میں مندرجہ ذیل تفصیلات ضرور شامل ہونی چاہئیں:

- نسلی اقلیت کا تعارف بمع سماجی و سیاسی انتظامات اور منفرد فیصلہ سازی کے طریقوں کی تفصیل
- علاقہ میں منعقد کی جانے والی سر گرمیوں کی تفصیل
- ایف پی آئی سی عمل کی تفصیلات جس کے تحت کمیونٹی سے رضامندی حاصل کی گئی۔ بتدریج کی جانے والی مشاورت کا ثبوت اور رضامندی (اگر حاصل کی گئی ہو)، شرائط پر مبنی رضامندی یا منصوبہ میں شرکت کرنے سے انکار کا ثبوت وغیرہ
- مشاورت/ایف پی آئی سی کے نتائج:
  - پروجیکٹ کی ذیلی سر گرمیوں سے ممکنہ مثبت اور منفی اثرات
  - ترجیحی بنیادوں پر بنایا گیا شکایات کے ازالے کا نظام یا اس کے علاوہ اقلیتی برادری کی ترجیحات کی بنیاد پر منعقد کی جانے والی کسی اور سر گرمی کی تفصیل
- تمام تر عملدرآمد کے دوران مشاورت کے عمل کو جاری رکھنے پر تفصیل
- ایس آئی ایم پی دراصل تخفیفی اقدامات، اشاروں، ذمہ داریوں اور وقت کے دورانیوں کا تعین کرتے ہیں یہ تمام تفصیلات نگرانی کے منصوبوں میں شامل کی جائیں گی تاکہ تحفظ کاری سے متعلق کارکردگی پر باقاعدگی سے رپورٹ کی جاسکے۔ (بشمول ہر علاقہ میں متعلقین/کمیونٹی کی مسلسل شراکت)
- وضاحت کریں کہ ای ایس ایم ایف میں دیگی ٹائم لائن کے تحت مشترکہ نگرانی اور رپورٹنگ کا عمل کیسے ممکن بنایا جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ متعلقہ اقلیتی برادری کے لئے کسی بھی اضافی نگرانی کے اقدامات کی تفصیل بھی شامل کریں۔

۷۔ بجٹ مختص کرنا

ایس آئی ایم پیز مرتب کرنے کے عمل، نگرانی اور رپورٹنگ وغیرہ سے متعلقہ بجٹ، پروجیکٹ کے بجٹ میں پہلے ہی شامل کیا گیا ہے (دیکھیں ای ایس ایم ایف ضمیمہ نمبر ۹)۔ نسلی اقلیتی ماہر پر آنے والی لاگت بھی پروجیکٹ بجٹ میں دی گئی ہے (جو تیس مہینوں کے دورانیے کے لیے ۶۶۴،۱۳۵.۱۰۵ امریکی ڈالر ہے) تاکہ نسلی اقلیتوں کی شمولیت کو ممکن بنایا جاسکے نسلی اقلیتی ماہر یقینی بنائے گا کہ ایس آئی ایم پیز میں اقلیتی برادریوں پر کسی بھی قسم کے منفی اثرات خطرات کو کم کرنے کے لئے شرائط شامل ہوں جبکہ اقلیتی برادریوں / کمیونٹیز کو زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل ہو سکیں۔

ضمیمہ ۱۱:   مشاورت میں حاضری کی دستاویز

۲۹۹۔   ضمیمہ ۱۱ دراصل پروپوزل مرتب کرنے کی غرض سے منصوبہ کو ترتیب دیتے وقت منعقد کئے جانے والے مشاورتی مواقع پر حاصل کی گئی حاضریوں کے ریکارڈ پر مشتمل ہے۔مشاورت سے متعلق مزید تفصیلات ای ایس ایم ایف کے حرو نمبر ۵ میں دی گئی ہے۔

۳۰۰۔   جن ۱۳۴۸افراد سے مشاورت کی گئی تھی ان میں سے ۳۸لوگوں نے حاضری سیٹ پر دستخط ہی نہیں کئے۔اس سے یہ ظاہر نہیں ہو ما کہ ان افراد سے درست طور پر مشاورت نہیں کی گئی یا ان لوگوں نے اس منصوبہ یا اس کے مندرجات پر اظہار خیال نہیں کیا بلکہ یہ مشاورت کے عمل کے دوران انتظامی و عملدرآمدی لاپرواہی کا ایک نمونہ ہے۔

Link to Annex 11 (full scanned version of the attendance sheets) http://www.fao.org/3/CA2888EN/Annex11.pdf